ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ اپریل ۲۰۰۸ء

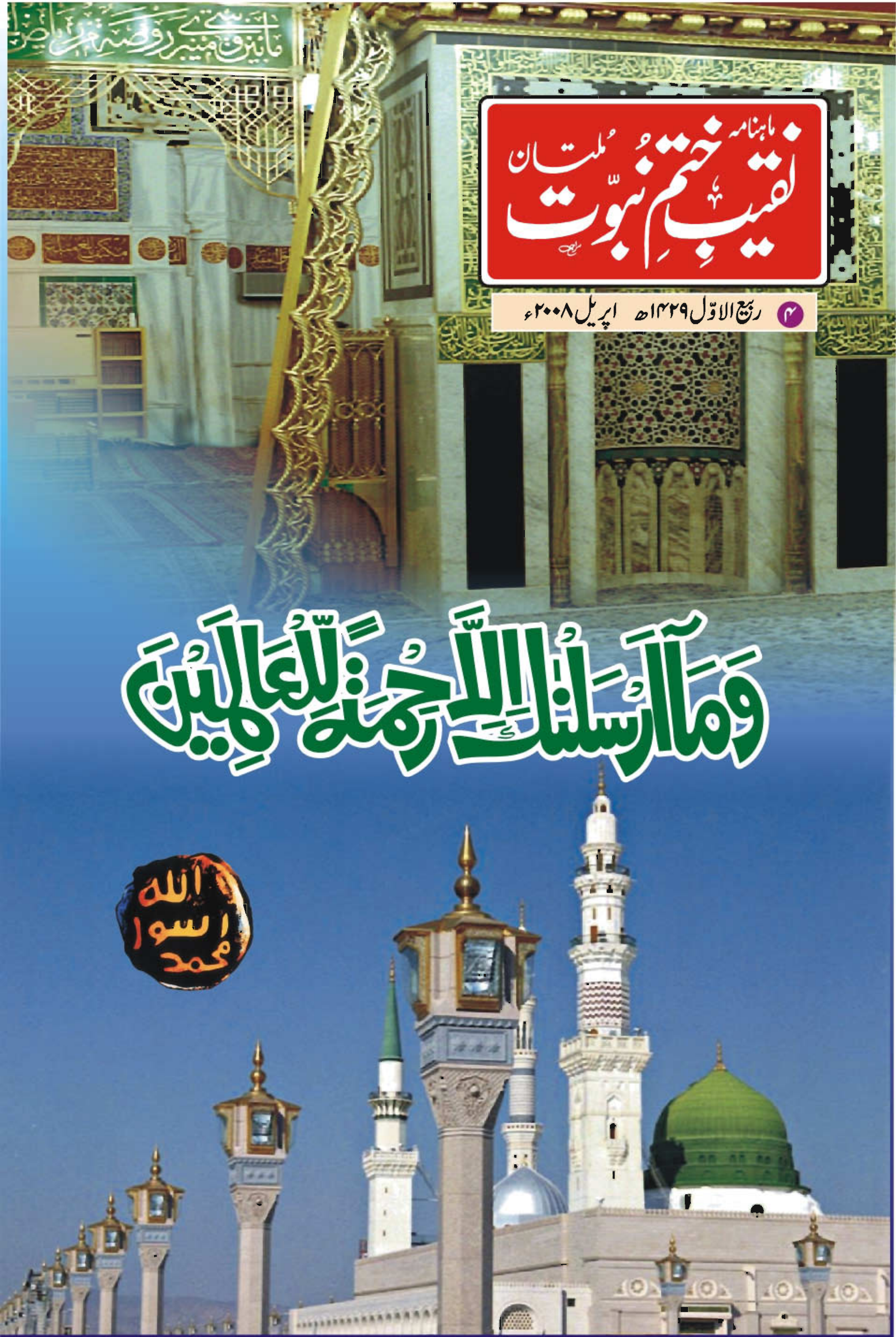

نورِ ہدایت

القرآن

"ہم تیری توہین کرنے والوں کو خوب کافی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ بھی دوسرا معبود کھڑا کرتے ہیں۔ عنقریب انھیں پتا چل جائے گا، ہمیں خوب علم ہے، اُن کی ان تمسخرانہ حرکتوں سے تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے تو تم اپنے رب کی تسبیح بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا پھر زندگی بھر اپنے رب کی عبادت کرتا رہ۔"

(الحجر: ۹۵ تا ۹۹)

الحدیث

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جس مسلمان نے اللہ یا اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) یا انبیاء میں سے کسی کو گالی دی، اُس نے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کی وہ مرتد سمجھا جائے گا اور اِس سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر وہ رجوع کرلے تو ٹھیک، ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا اور جو معاہدہ کرنے والا شخص خفیہ یا علانیہ اللہ یا کسی نبی کو برا کہے تو اس نے وعدے کو توڑ دیا، اس لیے اسے قتل کردو۔" (زادالمعاد)

الآثار

عدل وانصاف کی برکتیں

"حدیث شریف میں ہے کہ زمین پر ایک حد کا قائم ہونا زمین والوں کے حق میں چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے۔ یہ اس لیے کہ حد کے قائم ہونے سے مجرم گناہوں سے باز رہیں گے اور جب گناہ نہ ہوں گے تو آسمانی اور زمینی برکتیں لوگوں کو حاصل ہوں گی۔ چنانچہ آخر زمانہ میں جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اتریں گے اور اس پاک شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے مثلاً خنزیر کا قتل، صلیب کی شکست، جزیے کا ترک یعنی اسلام کی قبولیت یا جنگ۔ پھر جب آپ (علیہ السلام) کے زمانہ میں دجال اور اس کے مرید ہلاک ہو جائیں گے، یاجوج ماجوج تباہ ہو جائیں گے تو زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی برکتیں لوٹا دے۔ اس دن ایک انار لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا۔ اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے چھلکے تلے یہ سب لوگ سایہ حاصل کرلیں گے۔ یہ ساری برکتیں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے جاری کرنے کی وجہ سے ہوں گی۔ جوں جوں عدل وانصاف مطابق شریعت بڑھے گا دُوں دُوں خیر و برکت بڑھتی چلی جائے گی۔" (تفسیر ابن کثیر، اردو، ج ۴، ص ۳۴)

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

بیاد
سیّد الاحرار حضرت امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی
ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 19 شمارہ 4 | ربیع الاوّل 1429ھ / اپریل 2008ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

زیرِ سرپرستی
مولانا حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی
سیّد عطاء المہیمن بخاری

مدیرِ مسئول
سیّد محمد کفیل بخاری

معاون مدیر
شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقائے فکر
پروفیسر خالد شبیر احمد
عبداللطیف خالد چیمہ، سیّد یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر
محمد الیاس میرانپوری
ilyas_miranpuri@yahoo.com
Ilyasmiranpuri@gmail.com

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد

تشکیل

دل کی بات:	نئی حکومت ...... پرانے مسائل	مدیر	2
دین و دانش:	درسِ حدیث	مولانا عبداللطیف مدنی	4
//	توحید کی حقیقت (دوسری و آخری قسط)	سید عطاء المحسن بخاریؒ	6
//	اے کہ تیرے وجود پر خالق دو جہاں کو ناز	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	0
//	جانور بھی گستاخیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برداشت نہ کر سکا (ایک حیرت انگیز واقعہ)	مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی	2
شاعری:	نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر محمد اکرام تائب	4
//	خود ساختہ رہبرِ قوم کے نام	پروفیسر خالد شبیر احمد	5
//	غزل	مولانا دوست محمد ساقیؔ	6
افکار:	نئی حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے	جاوید چودھری	7
//	دائرے کا سفر	سیف اللہ خالد	0
//	اٹھتے ہیں حجاب آخر	مجیب الرحمٰن	2
ردِّ قادیانیت:	کراچی میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے پانچ نئے مرکز قائم	آصف سعود	5
//	قادیانیوں کا صد سالہ جشن ...... (دوسری قسط)	پروفیسر خالد شبیر احمد	4
//	مرزا قادیانی کی علیت کا تحقیقی مطالعہ	مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	9
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	3
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	9
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	4

زرِ تعاون سالانہ
اندرونِ ملک ——— -/200 روپے
بیرونِ ملک ——— -/1500 روپے
فی شمارہ ——— -/20 روپے

ترسیلِ زر بنام: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت

بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100
بینک کوڈ: 0278 یو بی ایل چوک مہربان ملتان

ای میل ایڈریس
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎061-4511961

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سیّد محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو...
Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan,(Pakistan)

دل کی بات　　مدیر

نئی حکومت، پرانے مسائل

انتخابات کی گہما گہمی اور ہما ہمی بھی ختم ہوئی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) دو بڑی جماعتیں بن کر ابھریں۔ نئی قومی اسمبلی وجود میں آئی اور پیپلز پارٹی کے سید یوسف رضا گیلانی نے ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت وزارتِ عظمٰی کا حلف اٹھایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ انھوں نے پرویزی آئین کے تحت حلف نہیں اٹھایا۔ آٹھ سالہ لادین آمریت سے تو قوم کو نجات مل گئی لیکن مردِ آمر صدر پرویز سے ابھی تک ملک وقوم کو نجات نہیں ملی۔ پیپلز پارٹی نے مسلم لیگ (ن) اے این پی اور جمعیت علماء اسلام کے تعاون سے مخلوط حکومت قائم کی ہے۔ یہ ایک تلخ تجربہ ہے۔ ۱۹۷۳ء میں بھی جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے مخلوط حکومت بنائی تھی۔ تب کہا گیا تھا کہ:

مفتی ، بھٹو ، خان ولی
مل بیٹھے تو ناؤ چلی

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ......

حضرت مفتی محمود کی صوبہ سرحد کی وزارت اعلیٰ ختم کر دی گئی، ارباب سکندر خلیل کو گورنری سے ہاتھ دھونے پڑے اور عطاء اللہ مینگل کو بلوچستان کی وزارتِ اعلیٰ سے محروم کر دیا گیا۔ نیپ کی قیادت غداری کے مقدمے میں پابندِ سلاسل کر کے پارٹی خلافِ قانون قرار دے دی گئی۔ اب کہ ۲۰۰۸ء ہے اور مخلوط حکومت کے تجربے کو ایک بار پھر دہرایا جا رہا ہے۔ نواز شریف، اسفند یار ولی اور مولانا فضل الرحمٰن نئی حکومت کے اتحادی ہیں۔ اللہ کرے یہ اکٹھے رہیں اور ۱۹۷۳ء والی صورت حال سے دوچار نہ ہوں۔ کہنے والے تو ابھی سے کہہ رہے ہیں کہ ''یہ کمپنی چلتی نظر نہیں آتی''

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے قائد ایوان منتخب ہونے کے بعد پہلا اعلان معزول چیف جسٹس افتخار چودھری اور دیگر قید ججز کی رہائی کا کیا۔ اس اعلان کا پارلیمنٹ نے جس طرح خیر مقدم کیا وہ تاریخی لمحہ پوری دنیا نے دیکھا اور بقول وزیر اعظم گیلانی ''یہ تاریخی لمحہ خیرات میں نہیں ملتا''۔ ''گو مشرف گو'' کے نعرے سب نے سنے لیکن صدر پرویز ابھی تک سننے سے انکاری ہیں۔ آخر کب تک وہ انکار کریں گے۔ انھیں نوشتۂ دیوار پڑھ کر رختِ سفر باندھ لینا چاہیے۔ ایسے گرما گرم سیاسی ماحول میں دو امریکی وزرائے خارجہ نگرو پونٹے اور رچرڈ باؤچر بھی ''پرویز بچاؤ ایجنڈا'' لے کر پاک سرزمین پر

آدھمکے ہیں جو صدر، وزیراعظم، آصف زرداری، نواز شریف اور دیگر شخصیات سے باری باری مل کر انھیں اس بات پہ قائل کرنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں کہ صدر پرویز اور پاکستان ایک ساتھ ناگزیر ہیں۔ لیکن بہ ظاہر انھیں تاحال کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں ملی۔ سب نے ایک ہی جواب دیا کہ یہ تمام امور پارلیمنٹ میں طے ہوں گے۔ یہ ایک مضبوط مؤقف ہے جس سے ملک کی سلامتی اور وقار وابستہ ہے۔

وزیراعظم گیلانی نے اپنی پارلیمنٹ کی تقریر میں بالوضاحت فرمایا کہ ''میثاقِ جمہوریت'' اور ''معاہدۂ مری'' کی پابندی اور پاسداری کی جائے گی۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر شاید مستقبل میں ریاستی ادارے مستحکم ہو جائیں اور سیاسی جماعتوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو جائے۔

نئی حکومت کو صدر پرویز اور اُن کے پیدا کردہ پرویزی مسائل ورثے میں ملے ہیں جو ایک بڑا چیلنج ہیں۔ عدلیہ کی آزادی، معزول ججوں کی بحالی، کمر توڑ مہنگائی، بے روزگاری کا سیلاب، خودکش دھماکے، سرحد و بلوچستان میں فوجی آپریشنز، ملک کے داخلی و خارجی معاملات میں کھلی امریکی مداخلت اور وزیرستان و وانا کے بے گناہ عوام پر امریکی و نیٹو فورسز کے حملے، پاکستان پر مسلط کردہ فرضی جنگ، امریکی حمایت پر مشتمل خارجہ پالیسی، امریکی حکومت کے پاکستانی حکمرانوں سے گیارہ مطالبات، دہشت گرد اور دہشت گردی، جامعہ حفصہ کی سینکڑوں معصوم بیٹیوں کا بے گناہ قتل، اسلام آباد میں مساجد و مدارس کو مسمار کرنا اور ایسے ہی بے شمار پرانے مسائل نئی نویلی جمہوری، عوامی، مخلوط حکومت کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑے ہیں۔ مسٹر پرویز کی صدارت اور پرویزی مسائل سے نجات حاصل کرنا موجودہ حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کا تحفظ، آئین کی تمام اسلامی دفعات کا تحفظ، عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور قانون امتناعِ قادیانیت کا تحفظ، ریاستی اداروں میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کا خاتمہ، یورپی ممالک کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی مذمت، امریکی صدارتی امیدوار جان میکین کی طرف سے اسلام کو ختم کرنے کے ناپاک اعلان کی مذمت، آئین میں دی گئی مدت کے مطابق ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ، اسلامی نظریاتی کونسل جیسے آئینی ادارے کی فعالیت اور تجاویز پر عمل درآمد پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کی حکومت کی ترجیح ہونی چاہیے۔ اگر نئی حکومت پرانے مسائل حل کرنے میں خدانخواستہ ناکام ہوگئی تو یہ ملک و قوم کی بدنصیبی ہوگی اور تازہ بہار سے صرف حکمران ہی لطف اندوز ہوسکیں گے۔ قوم کے لیے تو وہی رات دن ہوں گے:

پھر بہار آئی ، وہی دشت نوردی ہو گی
پھر وہی پاؤں ، وہی خارِ مغیلاں ہوں گے

کامل مسلمان کون؟

بَابُ مَاجَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

درس حدیث
مولانا عبداللطیف مدنی

(۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَاءِ هِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

(۲) حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْجَوْهَرِیُّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ لوگ اپنے خون اور مال پر اس سے امن میں رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا مسلمانوں میں کون شخص افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں یعنی زبان سے گالی گلوچ نہ کرے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہیں۔

تشریح: اس جملہ میں مسند ومسندالیہ دونوں معرفہ ہیں اور قاعدہ ہے کہ دونوں کا معرفہ ہونا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔ لہٰذا اس جملہ میں بھی حصر ہوگا اور ترجمہ یہ ہوگا کہ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

سوال: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جس سے دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچے وہ مسلمان ہی نہیں حالانکہ یہ اہلِ سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

جواب: یہاں حصر کمال وافضلیت ہے حصر صحت مراد نہیں۔ لیکن حدیث کو اس کے ظاہر پر رکھنا ہی بہتر ہے تاکہ حدیث کا وزن نہ گھٹ جائے اور جو اس سے اصل غرض ہے یعنی لوگوں کو متنبہ کرنا، اس میں ضعف نہ پیدا ہو جائے اس کو ایک مثال سے سمجھنا مفید ہوگا کہ لغت میں مال دار ہر اس شخص کو کہنا صحیح ہے جو مال رکھتا ہو اگرچہ قلیل ہو۔ مال کا معنی ہے قابلِ

انتفاع چیز،اب جس کے پاس ادنیٰ سی ادنیٰ قابلِ انتفاع چیز ہوگی وہ لغت کے اعتبار سے مال دار ہوگا لیکن عرف میں اس کو مال دار نہیں کہا جاتا۔عرف میں صرف اس شخص کو مال دار کہتے ہیں جو معتد بہ مال رکھتا ہو۔اسی طرح دوسروں کو ایذاء (تکلیف) پہنچانے والا حقیقت میں تو مسلمان ہے مگر عرف میں اس لائق نہیں کہ اسے مسلمان کہا جائے۔(یہ تقریر اہلِ سنت کے بھی خلاف نہیں اور اس سے حدیث کا وزن بھی قائم رہتا ہے۔یعنی زجرو توبیخ کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔) زبان اور ہاتھ کی وجہ تخصیص یہ ہے کہ اکثر ایذاء انہی دونوں سے ہوتی ہے۔

<u>زبان کو پہلے ذکر کرنے کی وجہ:</u>

(۱)　سب سے پہلے عام طور پر زبان ہی سے بات چیت ہوتی ہے۔اس کے بعد ہاتھ جلتا ہے۔

(۲)　زبان کا چلانا آسان ہے۔

(۳)　زبان کی تکلیف زیادہ شدید اور دیر پا ہوتی ہے،کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جراحات السنان لها التیام
ولا یتام ما جرح اللسان

ترجمہ: نیزوں کے زخم مٹ جاتے ہیں مگر زبانوں کے زخم نہیں مٹتے۔

اور اردو میں بھی کسی نے خوب کہا ہے:

چھری کا ، تیر کا ، تلوار ، کا گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہرا کا ہرا

(۴)　زبان کی تکلیف میں ابتلاء زیادہ ہے حتیٰ کہ خواص بھی اس میں مبتلا ہیں۔

(۵)　زبان سے تکلیف زندے مردے دونوں کو عام ہے اور ہاتھ سے تکلیف زندوں کے ساتھ خاص ہے۔یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ایک ہے جنھیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ لاکھ حدیثوں میں سے منتخب فرمایا ہے کہ انسان کو اپنے دین پر عمل کرنے کے لیے یہ پانچ احادیث کافی ہیں۔

(۱)　**انما الاعمال بالنیات**۔عبادات کی درستی کے لیے

(۲)　**من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه**۔عمر عزیز کے گراں قدر لمحات کی حفاظت کے لیے

(۳)　**لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه**۔حقوق العباد کی صحیح طور پر ادائیگی کے لیے

(۴)　**الحلال بین والحرام بین وما بینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات فقداستبرأ لدینه**۔ مشتبہات سے بچنے کے لیے

(۵)　**المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده**۔اپنے اسلام میں کمال پیدا کرنے کے لیے۔(یہ آخری جملہ میں نے اپنی طرف سے سمجھ کر لکھا ہے) امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنے صاحبزادہ حماد سے فرمایا تھا کہ میں نے پانچ لاکھ احادیث میں سے پانچ احادیث منتخب کی ہیں۔(نصر ص ۲۱۵)

دوسری وآخری قسط

توحید کی حقیقت

(خطاب بہ موقع شہداءِ ختم نبوت کانفرنس ۶/ مارچ ۱۹۸۶ء، مسجد احرار، چناب نگر)

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: حافظ محمد اکمل

ولایت اور شعبدہ بازی میں فرق:

پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک ہندو کہنے لگا اگر تمہارے گرؤوں کے پاس کچھ ہے تو آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ وہ آگ جلا کے اس کے دائرے میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں نہیں جلوں گا۔ ایک مرتبہ دو مرتبہ، تین مرتبہ، لوگوں پر بہت اثر ہوا...... ہمارے اس بزرگ پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں وہ اپنے تین چار ساتھیوں کو لے کر آ گئے اور ان سے کہا کہ تم میرے پیچھے بیٹھے رہنا اور جب میں کچھ کہوں تو پھر کچھ کرنا باقی میرے لیے اللہ سے کامیابی کی دعا کرنا اب وہ بیٹھ گئے۔ پندرہ منٹ بمشکل گزرے ہوں گے کہ وہ کہنے لگا ہائے میں مر گیا۔ ہائے میں مر گیا ارے میں جل گیا رام، رام، بھگوان جی، بھگوان جی، اب وہ بزرگ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جل کر خاک ہو گیا۔ حقیقت کیا تھی؟ یہ وہی قوت فکر کو جمع کرنا۔ ارتکازِ فکر، قوت متخیلہ کو ایک جگہ جمع کرنا۔ اس کے پاس بھی پریکٹس تھی اس بات کی کہ مجھے کوئی آگ نہیں لگا سکتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں قوتیں دی ہیں کہ وہ کسی بھی چیز پر مثبت یا منفی اثر ڈال سکتا ہے مگر یہ فن ہے دین نہیں۔ ایک کافر کے پاس فن تھا، ایک اللہ والا تھا۔ اس نے کہا یا اللہ تیری مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے۔ اور بعد میں لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا تو انھوں نے کہا کہ بھائی جب میں وہاں پہنچا تو محسوس کیا کہ اس کے پاس ویسے تو کچھ نہیں ہے کوئی اور ہی بات ہے تو سمجھ میں آئی کہ اس نے قوتِ متخیلہ کو مرتکز کیا ہوا ہے لہٰذا میں نے بھی کہا کہ یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے اور اللہ نے اسے جلا کر راکھ کر دیا۔ اب میں منوانے کے لیے تو بیٹھا نہیں ہوں سمجھا دیا جتنی اپنی عقل کام کرتی تھی۔ ولایت کا ایک حصہ تو یہاں ختم ہو گیا۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

انعامِ خداوندی:

اگر ایک شخص عالم ہے، فقیہ ہے، محدّث بھی ہے لیکن اس کے دوست احباب میں ایسے لوگ ہیں جو فساق و فجار ہیں۔ اس کی کمپنی کا غلبہ ہے اس پر! یہ ولی نہیں، حرام کا مرتکب ہے روزانہ عشاء کی نماز میں کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکَ مَنْ یَّفْجُرُکَ. (اعلاء السنن، اخفاء القنوت فی الوتر)

روزانہ بلاناغہ معاہدہ کرتا ہے۔ روزانہ توڑتا ہے۔ میں ہوں حضرت مولوی صاحب، ولد مولانا، ولد مولانا، ولد مولانا...... آٹھویں نویں پشت تک تو مجھے یاد ہے کہ الحمد اللہ سب حافظ عالم، حافظ عالم! آگے بھی اللہ گاڑی چلا دے تو اس کی مرضی اور مہربانی ہے اگر روک دے تو کون ہے اسے پوچھنے والا۔ اس وقت بھی الحمد اللہ ہمارے خاندان کی دو تین خواتین حافظہ عالمہ، بچے حافظ، ہم چاروں بھائی حافظ، الحمد اللہ گاڑی ابھی چل رہی ہے رکی نہیں جب تک ہم اس کے راستے پر گامزن رہیں گے وہ ہماری گاڑی نہیں روکے گا۔ اس کا راستہ چھوڑیں گے، دنیا کے کتے بنیں گے تو وہ راستہ روکے گا۔ اللہ وہ دن نہ لائے۔

خدا وہ دن نہ دکھائے کہ اپنی آگ جلوں

جمہوریت مشرکوں کا نظامِ ریاست ہے:

جناب والا فاجرین وفاسقین کی اتباع اوران کا ساتھ دینے والا ولی نہیں ہوسکتا۔ ایک تیسری بات کہ اللہ کے دین کا بتایا ہوا جو نظام ریاست ہے اس میں ملاوٹ!....... یوں بات سمجھ میں نہیں آئیگی۔ بھائی آپ میں سے کچھ میٹرک پاس ہوں گے۔ کچھ ایف اے ہوں گے اور کچھ بی اے، ایم اے ہوں گے۔

سادہ لوگوں کے لیے کہ دنیا میں حکومت چلانے کے بہت سے طریقے ہیں اور وہ سب کے سب مشرکوں کے بنے ہوئے ہیں یا یہودیوں اور عیسائیوں کے۔ اور جتنے بھی نظام ہائے ریاست اس وقت کائنات میں پائے جاتے ہیں یہ مشرکوں کی ایجاد ہیں یا مشرکوں کے اصلاح یافتہ ہیں یا مشرکوں کا معمول ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق ہے؟

مشرکین کا بنایا ہوا نظام ریاست، مشرکین کا بنایا ہوا دستورِ زندگی مشرکین کا دیا ہوا منشور وآئین اس کو قبول کرنا بھی حرام ہے۔ جو اس کو قبول کرتا ہے ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں ساتویں کلاس کا مسلمان ہوسکتا ہے۔ آؤٹ آف ڈیٹ، اپاہج اور پھٹیچر قسم کا مسلمان۔ نظام ریاست جمہوریت، وضع کرنیوالا مشرک اور اس کو معمول بنانیوالا انگریز تقریباً ایک ہزار برس ہو گئے مشرکینِ برطانیہ کا معمول ہے۔ بنانیوالا مشرک افلاطون، اور اس کو بطور نظامِ حیات قبول کرنے والے انگریز، اس میں ترمیم کرنیوالا امریکہ کا مشرک عیسائی ابراہم لنکن، روسو، ہیگل۔

میرا چیلنج ہے کہ ہندوستان میں صحابہؓ کے دور سے لے کر اورنگ زیب تک ایک آدمی مجھے بتاؤ، جس نے جمہوریت جیسا قبیح نظام مسلمانوں میں متعارف کرایا ہو۔ چہ جائے کہ نافذ ہوا ہو! پچھلی صدی میں لارڈ کرزن نے ہندوستان میں جمہوریت کو متعارف کرایا۔ بانی مشرک' معمول بنانے والا مشرک، ترمیم کرنے والا مشرک، ہندوستان میں لانے والا مشرک، ہمارا اس سے کیا تعلق ہے کیا رشتہ ہے؟ تم اگر قبول کرو تو یہ حرام نہیں ہے......؟ مشرکین کے نظام زندگی کو قبول کرتے ہو پھر کہتے ہو اسلام آئے گا۔ کیسے آئے گا؟ ولایت کیسے عام ہوگی؟ اس کو قبول کرنے والا کیسے ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ امپریلزم' کمیونزم' اور دیگر تمام نظام کفر ہیں تو جمہوریت کیونکر اسلام ہے جو دلیل سوشلزم کے کفر ہونیکی ہے وہی دلیل جمہوریت کے کفر ہونے کی بھی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ (النساء:۶۰)

(کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں، کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان

کوحکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں۔)

اے محمد! کیا نہیں دیکھتے آپ ان لوگوں کی طرف جو تیرے بن بن کے اپنے تئیں گمان کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ بھی مانتے ہیں۔اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا وہ بھی مانتے ہیں۔مانتے وانتے نہیں بلکہ:

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ

اظہار یہ کرتے ہیں کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اُن کے عطا کیے ہوئے نظام کو مانتے ہیں، قرآن کو مانتے ہیں لیکن جناب نظام ریاست سوشلزم اچھا ہے، ڈیموکریسی اچھی ہے۔اور جب ان کو جوتے پڑیں تو کہتے ہیں کہ مارشل لاء بھی اچھا ہے۔ یہ سب کچھ طاغوت ہے اور یہ مسلمان جماعتیں اور بدقسمتی سے مولویوں کی جماعتیں بھی اسی طاغوت کی حکومت قائم کرنے کی حماقت کررہی ہیں اور یوں اس قرآنی آیت کا مصداق بن رہے ہیں نام اسلام کا لیتے ہیں حکومت جمہوریت کی قائم کرتے ہیں۔کیسے اسلام آئیگا اس ملک میں؟ جس ملک کی آبادی بارہ کروڑ سے متجاوز ہو اس ملک میں ایک فیصد بھی علماء اور متقی لوگ کام کرنے والے نہ ہوں۔وہاں اسلام کیسے آئے گا۔

غلبہ اسلام مگر کیسے؟

اسلام لانے کا مورچہ...... جَاهِدُوْ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:۷۸)

(اور اللہ کے راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حکم ہے۔)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَاقِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ (التوبہ۳۸)

(اے ایمان والو تمھیں کیا ہو گیا ہے۔جب تمھیں کہا جاتا ہے۔اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو۔)

خدا کے راستے میں نکلے بغیر دین نہیں آئے گا۔گھر میں بیٹھے رہنے سے انقلاب نہیں آئے گا۔ایمان بھی نہیں بچے گا۔کوئی مانتا ہے تو مان لے اگر نہیں مانتا تو اس کی مرضی۔ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔اللہ کی بارگاہ میں مجلس احرار کے غریب کارکن سرخرو ہیں۔یا اللہ آپ گواہ رہیں میں نے آپ کے دین کے بیان کرنے میں کوئی منافقت اور کوئی مداہنت نہیں کی۔جتنی میری عقل تھی، جتنا میرا شعور تھا۔میں نے اس کے مطابق بیان کر دیا۔اور اے لوگو! مانو تو سزا سے بچو گے۔نہیں مانو گے۔تو نبی کی بات کا انکار بھی تمھیں سزا دلوائے گا۔اور مجھ فقیر کی دستک......اس کے متعلق بھی آپ سے پوچھ ہوگی۔کہ میرا ایک عاجز اور نالائق سا بندہ اس نے بھی تمھیں کہا تھا کیوں تم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

مجلس احرار اسلام کے کارکن یہ مت سمجھیں کہ محض تقریروں سے اسلام آجائے گا۔کارکن ساتھیو! آپ اگر یہ چاہتے ہو کہ اس ملک میں دینی انقلاب آئے، دینی قوت، قوت حاکمہ بنے تو آپ کو اپنا وقت سب سے پہلے قربان کرنا ہوگا۔ہم فقیروں کے شانہ بشانہ چلنا ہوگا۔ پالیسی کیا ہوتی ہے۔کیا ہوتا ہے منشور و دستور؟ یہی دستور ہے یہی منشور ہے کہ اللہ کے راستے میں ہمارے ساتھ نکلو۔اگر ہماری زندگی کو صحیح سمجھتے ہو۔اگر آپ یہ سمجھتے ہو کہ ہم لوگ ایمانداری سے دین کو بیان کرتے ہیں دین کا کام کرتے ہیں تو ہمارا ساتھ دو گھر میں بیٹھ کے نہیں...... وقت لگاؤ ہمارے ساتھ چلو، قریہ قریہ بستی بستی۔اپنے عمل کی چھاپ لوگوں کے دلوں پر لگاؤ اپنے تصورات ونظریات، اعتقادات، اعمال اور اخلاق سے امت میں تبدیلی پیدا کرو۔جس طرح صحابہ نے کی۔پھر آئے گا دین وگرنہ نہیں آئے گا۔'' وما علینا الا البلاغ'' ☆☆☆

اے کہ تیرے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے پوری دنیا میں جور و جبر کا تسلط تھا ہر طرف قیامت خیز، فتنے برپا تھے۔ انسان درندوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا کہ رحیم کو رحم آیا اور فرمانروائے کائنات پہلوئے آمنہ سے ہویدا ہوئے۔ بت کدوں میں کہرام مچ گیا آتش کدوں میں خاک اڑنے لگی۔ مژدۂ ولادتِ مجتبیٰ سے سارا جہاں مسکرا اٹھا اور ہر طرف بہاریں ہی بہاریں، روشنیاں ہی روشنیاں نظر آنے لگیں......

کلمہ آپ کا سنگریزوں کو دیکھا جو پڑھتے ہوئے
پتھروں کو خدا کہنے ولوں کے لب پہ اذاں آ گئی
وقت کا قافلہ روشنی کے سفر پر روانہ ہوا
اپنے ہاتھ میں کھلتے ہوئے پھول لے کر خزاں آ گئی

ہادی اکبر، سرور رہبر، بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان تھے۔ آپ صاحب شمشیر و نگین بھی تھے۔ گوشہ نشین بھی۔ شہنشاہ کشور کشا بھی اور نمونہ صدق و صفا بھی۔ علم و حلم۔ سخاوت و شجاعت۔ حکمت و عدالت۔ شفاعت و رحمت۔ فہم و ذکا۔ جود و سخا۔ بندہ نوازی۔ غریب پروری اور خلق و مروت کے پیکر تھے۔ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کی عظمت کو تسلیم کیا۔ باسمورتھ اسمتھ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری لکھتے ہوئے رقمطراز ہے:

''جس طرح آپ مذہب کے پیشوا تھے اسی طرح ایک حکومت کے سب بڑے مدبر بھی تھے۔ ان کے پاس باڈی گارڈز نہ تھے، کوئی قلعہ یا محل نہ تھا تاہم ان کے ہاتھ میں ساری قوت تھی۔''

مسٹر جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب میں سوال کرتا ہے:

''کیا یہ خیال کرنا بھی ممکن ہے کہ ایسی ذات جس نے بچوں کے قتل کروانے کی رسم بد کو مٹایا ہو۔ شراب خوری اور جوئے سے نجات دلائی ہو۔ اور جس نے شادی کے لئے پاکیزہ سماجی آئین و قواعد بنائے ہوں۔ کیا ایسی ذات جوان حالات کے لیے انتہاء سے کوشاں رہی ہو۔ جھوٹی خیال کی جاسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔''

ایک اور عیسائی مصنف لکھتا ہے کہ:

''مسلمان اپنے رہبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس والہانہ انداز سے قدر کرتے ہیں۔ کہ آج بھی اگر کسی مسلمان کو کاغذ کا ایک پرزہ زمین پر پڑا ملے تو وہ اسے اٹھا کر کسی سوراخ میں ٹھونس دیتا ہے مبادا اس پرزے پر اللہ محمد کا نام ہو۔''

''فلپ کے حتی''، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

> ''دنیا میں محمد کے نام کے جتنے بچے ہیں اتنے کسی نام کے نہیں۔ ہماری دنیا میں ہر آٹھواں شخص محمد کا پیرو ہے تمام سطح ارضی پر دن بھر کے چوبیس گھنٹوں میں کسی نہ کسی جگہ اذان کی شکل میں اللہ کے ساتھ محمد کا نام ضرور سنائی دیتا ہے۔''

ہوگر تھ کہتا ہے:

> ''یہ بات بہت اہم ہو یا بے حقیقت لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر آج بھی کروڑوں انسان نہایت پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ جن شخصیتوں کو انسانی نسل کے کسی گروہ نے مکمل انسان تسلیم کیا ہے ان میں کسی کی تقلید اتنی احتیاط سے نہیں ہوئی۔''

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عظیم ہستی ہونے کے باوجود آج کل کے پیران قسمہ پاپا بیوروکریٹس کی طرح اپنے رفقائے کار سے ہٹ کر رنگین جبے قبے یا شاندار دفاتر میں نہیں بیٹھتے تھے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گل مل کر اس طرح بیٹھتے تھے کہ آنے والے اجنبی کو پوچھنا پڑتا تھا۔ آپ میں سے محمد کون ہیں؟

رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی سنتے تھے اور سننے کے بعد انصاف کے تقاضوں کے مطابق حق کو جاری فرماتے۔ دورُخی ڈپلومیسی یا جسے آج کل سیاست کہا جاتا ہے اس کا آپ کی زندگی میں کہیں نشان نہیں ملتا۔ آپ کا دین واضح طور پر عملی ہے جو اپنے بانی کے عملی دماغ ہونے کا ثبوت ہے دیتا ہے آپ کی تعلیمات گم کردہ راہ انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں ابدی مستقل اور آفاقی ہیں ایک محدود زمانے یا محدود لوگوں کے لیے نہیں اسمیں کوئی نا قابل قبول نصب العین نہیں ملتا۔ دنیاوی پیچیدگیاں اور الجھن نام کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے کوئی صوفیانہ رسوم نہیں پادریوں، پنڈتوں اور پروہتوں کے اقتدار جیسی کسی گدی نشینی کا تصور نہیں زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ نیک ہے چاہیئے وہ جھونپڑے میں رہنے والا مزدور ہی کیوں نہ ہو اور سب سے زیادہ معتوب وہ شخص ہے جو بدکردار بدقماش ہے چاہے وہ بنگلے، کوٹھی میں رہنے والا بہت بڑا لیڈر، جاگیردار، صنعت کار یا آفیسر ہی کیوں نہ ہو۔ ساقی کوثر، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق گھاس پھوس کی اس جھونپڑی پر خدا کی رحمت کی بارش ہوتی ہے جس سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آ رہی ہو اور اس کوٹھی پر خدا کی لعنت برستی ہے جس میں زنا۔ شراب اور فحاشی کی ترغیب دی جا رہی ہو۔

> ''تمہارا خون، تمہارا مال، تمہارے حقوق اور تمہارا ننگ و ناموس ایک دوسرے پر حرام ہے۔ اے لوگو! آخر تمہیں بارگاہ ایزدی میں پیش ہونا ہے وہاں تمہارے کردار کی باز پرس ہوگی اے لوگو! تمہارے ملازم، جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ، جو لڑکا باپ کے سوا کسی دوسرے خاندان کا دعویٰ کرے اس پر خدا کی لعنت ہے، عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال صرف نہ کرے۔ قرض ادا کئے جائیں ادھار لی ہوئی چیزیں واپس کی جائیں۔''

اے لوگو! تم سب کا خدا ایک ہے تم سب کا باپ بھی ایک ہے۔ لہٰذا کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی سیاہ پر، کسی سیاہ کو کسی سرخ پر کوئی پیدائشی برتری حاصل نہیں۔ ہاں افضل وہی ہے جو نیکی اور حسن سلوک میں زیادہ ہو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ میرے بعد کوئی امت ہے پس تم سب اللہ

کی عبادت کرو۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ خوش دلی سے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ اللہ کے گھر کا حج کرو۔ اے لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب اور میرا راستہ ہے۔

آج کل کے اس مادی والحادی دور میں جب مذہبی ماحول کا فقدان ہے چالاکی اور دغا بازی کو ہوشیاری کا نام دیا جا رہا ہے جھوٹ اور مکر و فریب کو بیدار مغزی سے تعبیر کیا جاتا ہے امام رازیؒ اور غزالیؒ سے گزر کر ملٹن اور گوٹے سے عہد و پیمان وفا باندھے جا رہے ہیں محمد کی بجائے ماؤ کو اپنا نجات دھندہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کعبہ کو چھوڑ کر ماسکو اور واشنگٹن کو قبلہ ٹھہرایا جا رہا ہے مارکس اور ہٹلر کے بنائے ہوئے دستور حیات کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے اور محمد عربی کی تعلیمات کو مُلّا ازم کا نام دے کر اسلام سے فرار کی راہیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ عقل مند کو بے وقوف اور بے وقوف کو عقل مند ہی نہیں، دانش ور کا نام دیا جا رہا ہے۔ با اختیار لوگ مظلوم عوام کے آنسوؤں سے ظالم کے قہقہوں کو ہوا دیتے ہیں اور با اختیار لوگوں کو جنسی اور نفسی عیش و عشرت کا سامان مہیا کرنے والے دسیسہ کار، زندگی کے ہر شعبے میں دندناتے پھرتے ہیں سود کو منافع اور رشوت کو حق کہتے ہیں ہوئے کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ شب کور نقادوں کی طرف سے اپنی نفسی کوتاہیوں کا جواز پیدا کرنے کے لئے شعائر اسلام کو ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے۔ ہم صرف اسی لیے مسلمان ہیں کہ والدین نے ہمارا نام مسلمان جیسا رکھ دیا تھا باقی کردار کا دور دور تک نشان نہیں ملتا ایسے گئے گزرے دور میں انتہائی ضرورت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کیا جائے اسلام کی حقیقی روح کو عملی طور پر زندگی کے ہر شعبے میں جاری و ساری کیا جائے کہ!

یہ میرے پاس جو ذکر نبی کی مالا ہے
اسی سے میں نے کئی مشکلوں کو ٹالا ہے
زمانے والو! محمد کا اک غلام ہوں میں
فقط یہی میری نسبت یہی حوالہ ہے

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
6 اپریل 2008ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

جانور بھی گستاخیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برداشت نہ کرسکا!
ایک حیرت انگیز واقعہ

مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، ننددربار (انڈیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دنیا کے لیے رحمت ہی رحمت ہے بلکہ مقصد تخلیق بھی، دنیا کے مقاصد تخلیق میں سے ایک مقصد بعثتِ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن کی بے شمار آیتیں اس فریضہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے:

''قل ان کان آبائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم وامو الن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یأتی اللہ بأمرہ'' (التوبہ:۲۴)

''اے محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے آباواجداد اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دیگر رشتہ دار اور تمہارا وہ مال جو تم نے کما رکھا ہے اور تمہاری وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں خدشہ لگا رہتا ہے اور تمہاری وہ رہائش گاہیں جس کو تم پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں، تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا عذاب آجائے''۔

اس آیت کریمہ میں دنیا میں انسان کی محبوب ترین ۸/ چیزوں کو بیان کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر مذکورہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمہیں زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاءِ فانی آخرت باقی کے مقابلہ میں تمہارے نزدیک زیادہ اہمیت رکھتی ہے، جو مقصدِ تخلیق کے خلاف ہے، لہٰذا عذاب کی آمد لازمی ہے، یہ بات الگ ہے کہ لوگ اسے سمجھ نہ سکے، ہم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی، جس کا عذاب ہم پر یہ آیا کہ خلافتِ اسلامیہ، فلسطین میں بیت المقدس، ہمارے ہاتھوں جاتا رہا، اشرار امراء ہم پر مسلط کردئے گئے، ہم اختلاف وانتشار سے دوچار کردئے گئے اور دشمن ہم پر غالب کردیا گیا، ہماری اولاد نافرمان ہوگئی، وغیرہ وغیرہ، یہ سب حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی طور پر ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔

امتِ مسلمہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ کی ذات بے نیاز اور غنی ہے، اس کو نہ ہماری ضرورت ہے اور نہ وہ

ہمارے اعمال کا محتاج ہے، نہ اسے ہماری محبت کی ضرورت ہے۔ ہاں البتہ ہم ہر باب میں اس کے محتاج ہیں۔ ہم نے اگر حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تقصیر (کوتاہی) کی اور گستاخِ رسول پر اگر ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہے، تو اللہ نے گستاخانِ رسول کو بے سمجھ جانور کے ذریعہ اپنے انجام کو پہنچایا، ایسا ہی ایک واقعہ محققِ عظیم، شارحِ بخاری، مؤرخِ اسلام، محدثِ کبیر، امام حجر عسقلانی نے اپنی کتاب ''الدُّرَرُ الکامنه'' میں بیان کیا؛ حضرت العلام کا محقق ہونا مسلّم ہے، آپ کے تحقیق کے باب میں مسلّم ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ محدثین آپ کی کتاب ''فتح الباری'' کو بخاری کی ایسی شرح مانتے ہیں کہ جس نے بخاری کا حق ادا کر دیا، فنِ جرح وتعدیل میں بھی آپ کی بات آخری بات تسلیم کی جاتی ہے، لہٰذا آپ نے جو واقعہ ''الدرر'' میں بیان کیا ہے، وہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا ہوگا۔

حیرت انگیز واقعہ:

امام حجر عسقلانیؒ تحریر فرماتے ہیں: ''ہلاکو خاں'' نے ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کی تھی، جس کا نام ظفر خاتون تھا اور ''ہلاکو'' اس سے شادی کرنے کے بعد عیسائیت کی طرف مائل ہو گیا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اس کے خاندان کے لوگ عیسائیت کو قبول کر لے، لہٰذا اس نے عیسائی پادریوں کو بلا کر اس کام میں سرگرم ہونے کا حکم دے دیا اور یوں انہوں نے اپنا یہ مشن شروع کر دیا۔

ایک موقعہ پر ایک شاہی خاندان کی عورت نے عیسائیت قبول کیا، جس کی خوشی میں تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑے بڑے عیسائی مبلغین کو مدعو کیا گیا، انہوں نے تقریب میں تقریریں کرنی شروع کیں، ایک مبلغ نے اپنے خطاب کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، وہیں قریب میں ایک شکاری کُتا باندھا ہوا تھا، جیسے ہی اس نے گستاخی کی، وہ شکاری کُتا اس مردود مبلغ پر لپکا، لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کو اس سے دور کیا، وہ مبلغ کہنے لگا کہ در اصل میں نے ہاتھ پھیلائے تو شکاری کتا یہ سمجھا کہ مجھے مار رہا ہے، اس لیے حملہ آور ہوا، کچھ لوگوں نے کہا ایسا نہیں، بل کہ گستاخیِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے وہ حملہ آور ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس مردود مبلغ نے دوبارہ گستاخی شروع کی، تو اس کتے نے اپنی رسی توڑ کر اس ملعون کے گلے پر زوردار حملہ کر کے اس کے گلے کی سفید رگ کاٹ دی، اور اسے واصل جہنم کر دیا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے ایک بے سمجھ جانور کو گستاخِ رسول پر حملہ کے لیے آمادہ کر دیا اور اپنی قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ کیا کہ ہم کسی کے محتاج نہیں، بے سمجھ جانوروں سے بھی اپنے محبوب کا بدلہ لے سکتے ہیں۔

(الدرر الکامنہ: ج ا ص ۲۰۲، امام حجر ابن عسقلانی)

اے مسلمانو! ہمارے لیے بڑی افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر گستاخی کی جائے، اور ہم باوجود بڑی تعداد میں ہونے کے، صرف مظاہروں پر اکتفا کریں! اور کوئی اقدام نہ کریں! اللہ ہمیں عشقِ رسول سے سرشار کرے اور اسی پر مر مٹنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین یا رب العالمین)

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد اکرام تائبؔ

میں ، اور کہاں یہ صحنِ حرم ، سبحان اللہ سبحان اللہ
مجھ پہ بھی ہے اُن کی نگہِ کرم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

کوئی مفلس ہو یا شاہِ عجم، اس در پر سب کا سر ہے خم
بے معنی تخت و تاج و علَم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر جانب پاک اُجالا ہے ، ہر منظر یہاں نرالا ہے
دل شاداں ، آنکھیں ہیں پُرنم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر آن گھٹائیں آتی ہیں ، ہر جا رحمت برساتی ہیں
یہ مست ہوا اور یہ شبنم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

جو شخص بھی در پر آتا ہے وہ جھولیاں بھر کر جاتا ہے
ہر ایک کا رکھتے ہیں وہ بھرم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر دکھ کے لیے اکسیر ہیں ، یہ ہر ماتھے کی تقدیر ہیں
یہ خاکِ شفاء آبِ زمزم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

اس رہ میں تائبؔ کھو جاؤں ، پیوند زمیں کا ہو جاؤں
وہ سامنے ہوں جب نکلے دم ، سبحان اللہ سبحان اللہ

خودساختہ رہبرِ قوم کے نام

پروفیسر خالد شبیر احمد

لفظوں کے ہیر پھیر کا تُو ہی تو ہے امام
چھلکے ہے تیری آنکھوں سے خم خانۂ خیام

تیرا ہے گہرا ربط جو نصرانیوں کے ساتھ
ڈوبا ہوا نفاق میں ہے تیرا ہر کلام

طاقت کی تیغ ہاتھ میں تیرے جو آ گئی
کر ڈالا تُو نے اپنے ہی لوگوں کا قتلِ عام

پیرِ مغاں بھی تیری ہی زلفوں کا ہے اسیر
اور مغبچہ بھی تیری اداؤں کا ہے غلام

بیزار ہے جو ہر گھڑی تُو اپنی قوم سے
لیتا ہے کس گناہ کا ہم سب سے انتقام

تجھ کو نہیں ہے واسطہ نام و ناموس سے
بے مُزد تجھ کو مل گئیں ہیں نعمتیں تمام

ہر ایک فتنہ تیرے ہی قدموں سے ہے اُٹھا
فتنہ گری میں تجھ کو ملی شہرتِ دوام

مجھ پر عیاں ہیں تیری سیاست کے خدوخال
ہر اک زباں میں بولتے ہو جھوٹ صبح و شام

کذب و دروغ گوئی میں تُو بے مثال ہے
مرزائے قادیان کا جیسے ہو تُو امام

اپنے مفاد پر ہے تیری ہر گھڑی نظر
ملکی مفاد سے نہیں تجھ کو کوئی کام

تیری تمام سوچ ہی پتھرا کے رہ گئی
دل میں ہوس ہے تیرے تو سر میں خیالِ خام

وعدوں نے تیرے یوں لیا اپنے فریب میں
انصاف و عدل تک ہوئے تیرے ہی زیرِ دام

تیری زباں سے نکلا نہ کوئی بھی حرفِ خیر
بے معنی گفتگو تیری ، مبہم تیرا کلام

قوم اپنی پھنس کے رہ گئی فکرِ معاش میں
تُو نے وصول کر لیے غداریوں کے دام

تُو نے لہو تو پی لیا میرے وجود کا
لے گا زمانہ تجھ سے کبھی اس کا انتقام

مرد و زن نانِ جویں کو ترسے ہے ہر طفل
بے موت مر رہے ہیں یہاں لوگ صبح و شام

اغیار کی نگاہ میں تو معتبر بجا
اہلِ وطن کے دل میں نہیں تیرا کچھ مقام

تیری ستم ظریفیوں کا شاخسانہ ہے
دستور اپنا ہو گیا ہے بے نام ، بے مقام

اونچی اُڑان بخت میں ہوتی نہیں سدا
قدموں کو رکھ زمین پر تو دل کو اپنے تھام

ابنِ زیاد سے بھی فزوں ہیں تیرے ستم
زخموں سے چُور چُور ہے ہر فرد خاص و عام

القصہ! سانحہ ہے تیرا عہدِ اقتدار
تجھ سے نجات پائیں گے نہ جانے کب عوام

اس عہدِ پُر فتن میں ہے اللہ کا کرم
خالد جو راہِ حق پہ ہیں احرار تیز گام

غزل

مولانا دوست محمد ساقی رحمہ اللہ
چنیوٹ

بعشقِ مصطفیٰ تڑپے میرے قلب و جگر برسوں
نگاہِ شوق نے دیکھا نشانِ رہگذر برسوں

جگر تھا یا کہ سینے میں کوئی تھا خون کا سوتا
کہ آنکھوں سے ٹپکتا ہی رہا خون جگر برسوں

گزرتی شام ہے تو پھر نمودِ صبح ہوتی ہے
مگر نہ ہوسکی شامِ مصائب کی سحر برسوں

مری ناکامیاں تجھ کو نہیں معلوم اے ہمدم
رہی آہِ سحر بھی نارسا و بے اثر برسوں

اگرچہ حلقۂ احباب تھا ، لیکن شبِ غم میں
کسی نے کچھ نہ پوچھا اور نہ دیکھا اِدھر برسوں

جنونِ عشقِ احمد میں رہی وارفتگی ایسی
کہ ہر سود و زیاں سے میں رہا ہوں بے خبر برسوں

بہ پہنائے جہاں مجھ کو کہیں نہ مل سکی تسکیں
اگرچہ چھانتا پیہم رہا ہوں بحر و بر برسوں

کسی نے خاک ہی سے رول کر موتی بھرا دامن
کئی غوّاص بدقسمت رہے ہیں بے گہر برسوں

بہارِ جاوداں چھائی رہی کچھ گلستانوں پر
کئی نخلِ تمنا بھی رہے بے برگ و بر برسوں

خدا را دے وہ جامِ ارغواں ساقی مجھے جس سے
رہوں سرمست و بے خود ، بے ہش و وارفتہ سر برسوں

نئی حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے

جاوید چودھری

یہ مسئلہ ۱۲ر فروری ۲۰۰۸ کو شروع ہوا۔ ڈنمارک کے مغرب میں "AARHUS" نام کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس قصبے میں پولیس نے صبح سویرے ایک گھر پر چھاپہ مارا اور تین مسلمان باشندے گرفتار کر لیے۔ ان میں سے ایک کا تعلق مراکش سے تھا جبکہ باقی دو تنزانیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پولیس کا دعویٰ تھا یہ تینوں ایک کارٹونسٹ کرٹ ویسٹر گارڈ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ کرٹ ویسٹر گارڈ ان بارہ کارٹونسٹوں میں شامل تھا جنھوں نے ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے مشہور اخبار ''یولاند پوسٹن'' کے لیے گستاخانہ خاکے بنائے تھے۔ کرٹ ویسٹر گارڈ کی عمر ۷۳ سال ہے اور یہ مسلمان فدائیوں سے چھپ کر بیٹھا تھا۔ پولیس اور خفیہ ادارے اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ ان اداروں نے دیکھا چند لوگ کرٹ ویسٹر گارڈ کے معمولات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ خفیہ والوں نے جب ان لوگوں کی نگرانی شروع کی تو معلوم ہوا یہ لوگ کرٹ ویسٹر گارڈ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ یوں پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ کرٹ ویسٹر گارڈ کے خلاف اس اقدام کے کے خلاف اس اقدام کی خبر اخبارات تک پہنچی تو ''یولاند پوسٹن'' نے کرٹ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک بار پھر گستاخی کر دی۔ اخبار نے ۱۳ر فروری کو مزید ایک گستاخانہ خاکہ شائع کر دیا۔ اگلے دن ڈنمارک کے تین، سویڈن کے دو اور ہالینڈ اور سپین کے پانچ اخبارات نے بھی یہ خاکہ چھاپ دیا۔ جس کے بعد گستاخی کا یہ سلسلہ چل نکلا اور یوں پچھلے ایک ماہ کے دوران یورپ کے ۱۷ اخبارات یہ گستاخانہ حرکت کر چکے ہیں۔ یہ خاکے یوٹیوب پر بھی چڑھائے گئے لیکن پاکستان میں احتجاج کے بعد حکومت نے یوٹیوب پر پابندی لگا دی اور اس کے بعد یوٹیوب سے یہ خاکے اڑا دیئے گئے۔

گستاخانہ خاکوں کا سلسلہ ستمبر ۲۰۰۴ء میں شروع ہوا تھا۔ ۲۰۰۴ء کے آخر میں ڈنمارک کے مصنف کرے بلولیٹکن نے بچوں کے ذاتِ اقدس پر ایک کتابچہ لکھا۔ وہ کتابچے میں (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ڈنمارک کے بے شمار مصوروں سے رابطہ کیا لیکن انھوں نے معذرت کر لی۔ وہ بعد ازاں ایک دوست کے ذریعے سے ''یولاند پوسٹن'' اخبار کے دفتر گیا۔ اس نے اخبار کے ایڈیٹر سے اپنا مسئلہ ڈسکس کیا اور اس دوران ایڈیٹر کے دماغ میں یہ شیطانی آئیڈیا آ گیا۔ ایڈیٹر نے ۴۰ کارٹونسٹوں سے رابطہ کیا۔ ۲۸ نے انکار کر دیا لیکن کرٹ ویسٹر گارڈ سمیت ۱۲ گستاخ اس قبیح جسارت پر رضامند ہو گئے۔ یوں یہ خاکے بنے اور انھوں نے پوری دنیا کا امن غارت کر دیا۔ ۲۰۰۵ء سے آج مارچ ۲۰۰۸ء تک عالم اسلام اس گستاخانہ حرکت پر کوئلوں پر لوٹ رہا ہے اور لوگوں کا بس نہیں چل رہا۔ وہ ان گستاخوں کو کیا سزا دیں؟ ان خاکوں کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کے ایک سیاست دان کرٹ ویلڈ رز نے بھی قرآن کے خلاف پندرہ منٹ کی ایک فلم بنا دی۔ کرٹ ویلڈ رز ''پارٹی فار فریڈم'' نام کی ایک سیاسی جماعت کا بانی اور سربراہ ہے اور ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں اس کے نو ارکان ہیں۔ کرٹ ویلڈ رز عربوں کے خلاف بیانات، نبی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی وجہ

سے پورے یورپ میں مشہور ہے۔ وہ ہر مہینے اسرائیل کا دورہ کرتا ہے اور موساد کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات ہیں۔ یہ ایک ایسی فتنہ پرور فلم ہے جس کے بارے میں خود ہالینڈ حکومت کا خیال ہے کہ جب یہ فلم ریلیز ہوگی تو اس دن ہمیں اسلامی دنیا میں اپنے سفارتخانے بند کرنا پڑ جائیں گے۔ یورپی یونین، ناٹو اور امریکہ بھی یہ فلم رکوانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن گرٹ ویلڈرز نہیں مان رہا۔ پاکستان میں موجود برطانوی سفارت خانے نے جنوری ۲۰۰۸ء میں اپنے عملے کے تمام افراد کو ایک خط کے ذریعے اس فلم کے بارے میں مطلع کر دیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ جوں ہی یہ فلم ریلیز ہو تمام لوگ اپنی حرکات وسکنات محدود کر دیں۔ اسی طرح کی ایک اور گستاخی کا سلسلہ امریکہ میں شروع ہونے والا ہے۔ ایک امریکی مصنف رابرٹ سپنسر نے ''دنیا کا عدم برداشت پر مبنی مذہب اور اس کے بانی کی حقیقت'' کے نام سے ایک گستاخانہ کتاب تحریر کی اور امریکہ کے ایک ہفت روزہ ''ہیومن ایونٹس'' نے اس کتاب کی مفت کا پیاں تقسیم کرنے کا اعلان کر دیا اور یہ اعلان بھی آنے والے دنوں میں فساد کی جڑ بن جائے گا۔

دنیا میں مقدس ہستیوں کی شبیہہ کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ عراق اور لبنان کے علماء کرام کا موقف اس سلسلے میں ذرا سا نرم ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں دین کی ترویج اور وضاحت کے لیے شبیہہ یا تصویر کی گنجائش موجود ہے جب کہ باقی اسلامی دنیا اس موقف سے اختلاف کرتی ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان سمیت ۵۹ اسلامی ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مقدس ہستیاں تو رہی ایک طرف عام جانداروں کی تصاویر تک کو جائز نہیں سمجھتے، لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ حقیقت بھی ماننا پڑے گی کہ ماضی میں بعض اسلامی حکومتیں بھی اس قسم کی غلطیاں کرتی رہیں مثلاً آپ پرشین اور عثمانیہ دور کو لے لیجیے۔ اس دور میں ایسے خاکے، منی ایچرز اور تصاویر بنائی گئی تھیں جن پر اس وقت کے علماء کرام نے اعتراضات کیے تھے۔ البیرونی کی ایک کتاب ''الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ'' میں بھی ۲۵ خاکے موجود تھے، جن میں سے پانچ کا تعلق براہِ راست نبی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے ساتھ تھا۔ چودھویں صدی کے آغاز میں ایران کے ایک مصنف راشد الدین نے ''جامع التواریخ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ یہ کتاب ۱۳۰۵-۰۶ عیسوی میں شائع ہوئی تھی اور اس میں بھی خاکے موجود تھے۔ ایران کے ایک مصنف ابن شادی (اسد آبادی) نے ۱۳۳۹ء میں ''مجمل التواریخ والقصص'' کے نام سے فارسی میں کتاب لکھی تھی۔ اسی نام سے ایک دوسری کتاب ۱۴۴۱ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔ اس کا مصنف فخر الدین احمد تھا اور اس کتاب میں بھی خاکے موجود تھے۔ عثمانی حکمران مراد سوم نے ''سیار نبی'' کے نام سے ۱۳۸۸ء میں سیرت پر ایک کتاب مرتب کرائی تھی۔ یہ کتاب مصطفیٰ نام کے ایک غیر معروف مصنف نے لکھی تھی اور خلیفہ نے اس میں سیرت سے متعلقہ واقعات کے خاکے شامل کرائے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت سے قبل ہی مراد سوم انتقال کر گیا۔ چنانچہ کتاب کا باقی کام اس کے پیش رو محمود سوم نے مکمل کرایا۔ یہ کتاب ۱۶ر جنوری ۱۵۹۵ء میں منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل تھی اور اس میں ۸۱۴ منی ایچرز تھے اور اسی طرح سلطان محمود نے ۱۵۳۹-۴۳ء میں واقعہ معراج پر ایک پینٹنگ تیار کرائی تھی۔ یہ پینٹنگ تبریز کے مقام پر تیار کی گئی تھی۔ اسلامی دنیا کے بعد عیسائیوں کی باری آتی ہے۔ یورپ کے مشہور دانشور دانتے کی شہرہ آفاق کتاب ''ڈیوائن کامیڈی'' میں بھی ایک گستاخانہ خاکہ شائع کیا تھا۔ ۱۶۸۳ء میں عیسائی مصنف الیگزینڈر روز نے ''اے ویو آف آل ریلیجنز ان دی ورلڈ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی اور اس کتاب میں بھی اس

نے ایک خاکہ شائع کیا تھا اور ۱۹۷۱ء میں ''لائف آف محمد'' کے نام سے ایک کتاب چھپی تھی۔ اس میں بھی خاکہ موجود تھا۔ اٹلی کے شہر بولوگنا کے چرچ میں بھی آپ کا ایک امیج نصب ہے۔ یہ امیج ۱۵ ویں صدی میں بنایا گیا تھا۔ ۱۹۵۵ء میں نیویارک کے میوزیم میں ایک مجسمہ رکھا گیا تھا۔ اس مجسمے کے بارے میں یہ خبر پھیل گئی تھی کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے۔ پاکستان، مصر اور انڈونیشیا نے اس پر امریکہ کے سامنے شدید احتجاج کیا تھا اور اس احتجاج پر میوزیم سے یہ مجسمہ ہٹا دیا گیا تھا۔ امریکہ کی سپریم کورٹ میں دنیا کے نامور قانون سازوں کی شبیہات نصب ہیں۔ ان شبیہات میں سے ایک شبیہہ کے ایک ہاتھ میں کتاب ہے اور دوسرے میں تلوار۔ اس شبیہہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے مگر عالم اسلام اس ''گڈ فیتھ'' کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ دنیا میں موجود ہر مسلمان کے خون کا ایک ایک قطرہ اور سانس کی ایک ایک تار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بندھی ہے اور ہم ان کی تصویر، شبیہہ اور سکیچ تو رہا ایک طرف، ان کے تصور تک کو بے ادبی سمجھتے ہیں۔ ہم لوگ تو وضو کے بغیر ان کے نعلین شریفین کے سکیچ تک کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ چنانچہ یہ اکیڈمک کی بجائے عقیدت، محبت اور عشق کا مسئلہ ہے اور عشق کی جنگ میں ہمیشہ جذبات کی فتح ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم لوگ اس شخص کو مسلمان ہی تسلیم نہیں کرتے جو نبی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کی مذمت نہیں کرتا۔

ہماری پارلیمنٹ تشکیل پا چکی ہے۔ اس موقع پر ملک کے سولہ کروڑ لوگوں کی خواہش ہے ہمارا نیا وزیر اعظم ان گستاخوں کے خلاف پہلا بیان جاری کرے اور اسی طرح ہماری پارلیمنٹ کی پہلی قرارداد بھی ڈنمارک سمیت یورپ کے ان تمام گستاخ ممالک کے خلاف ہونی چاہیے جنھوں نے توہین رسالت کی یہ جسارت کی۔ یہ ایمان اور اسلام کا مسئلہ ہے اور اس ملک کے لوگ اس وزیر اعظم اور اس پارلیمنٹ کو اسلامی اور مسلمان ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے جو انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا یقین نہ دلا دے۔ ہم سمجھتے ہیں ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عہدے اور مرتبہ سے بلند مقام نہیں دیتے اور اگر ہماری حکومت نے ایسا نہ کیا تو یقین کیجیے اس پارلیمنٹ میں برکت نہیں ہوگی اور یہ پارلیمنٹ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے گی۔ چنانچہ نئی حکومت فوراً اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''ایکسپریس'' ۲۳ / مارچ ۲۰۰۸ء)

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

دائرے کا سفر

سیف اللہ خالد

کیلنڈر بہت ظالم ہے، اچانک وہ سب یاد دلا دیتا ہے، سامنے لا ڈالتا ہے جس کو ہم بھول چکے ہوتے ہیں اور یاد بھی نہیں کرنا چاہتے۔ جیسے ۶؍مارچ، بلکہ ۵ اور ۶؍مارچ۔ کسی درسی کتاب میں ہے نہ کسی اخبار نویس کی یاد میں کہ ۵ اور ۶؍مارچ کو کیا ہوا تھا۔ ٹھیک ۵۵ برس قبل ۵؍مارچ ۱۹۵۳ء وہ مکروہ دن ہے کہ جس روز میرے بازو مجھ پر اٹھے۔ میرے ہاتھوں نے میرے ہی وجود پر گولیاں برسائیں اور ایک بڑی سازش کے تحت قوم کو اپنی ہی فورسز کی گولیوں کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ دو روز میں ۱۲ ہزار انسان شہید ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پہلا سانحہ۔ جب اس دور کے قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان اور دیگر حواریوں نے مملکت خداداد کی بنیادوں میں نفرتوں کا بیج بویا اور ختم نبوت کا نعرہ لگانے والے ۱۲ ہزار انسان لاہور، کراچی، ملتان، فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی سڑکوں پر قتل کر دیئے گئے۔ لاہور کا مال روڈ عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لہو سے نہا گیا۔

۵ اور ۶؍مارچ ۱۹۵۳ء سے ۵؍مارچ ۲۰۰۸ء تک کا سفر اسی المیے اور اسی گولی، گالی، خون اور لاش کا سفر ہے۔ مملکت کی گاڑی راست سمت میں چلتی ہے اور پھر کوئی نادیدہ ہاتھ اپنے مفادات کی خاطر بھائیوں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کرتا ہے اور پھر سے قومی خودکشی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

یہ معاملہ جو ۵۵ برس قبل لاہور کے مال روڈ پر جزوی مارشل لاء سے شروع ہوا تھا، آج ۵۵ برس بعد قبائلی علاقوں سے لے کر پورے ملک کے طول وعرض میں آگ لگا چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ فصیلِ وطن کے نگہبانوں کو قوم سے دست وگریباں کرنے میں کس کا مفاد ہے؟ پاکستان کو اندرونی کشمکش میں الجھانا کس کا خواب؟ آج ۵۵ برس بعد اک ذرا پلٹ کر دیکھ لیں تو چہرے بے نقاب ہیں، شخصیات عیاں ہیں، ارادے طشت از بام ہیں۔ اور اک ذرا تجسس اور تحقیق بھری نگاہ حال پر ڈال لی جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ صرف نام بدلے ہیں کردار نہیں۔ صرف چہروں کی تبدیلی ہوئی ہے، اندازوں کی نہیں، کل جو سازشی تھا۔ آج بھی وہی سازش ہے۔ کل جس کا مفاد قتل وغارت تھا آج بھی اسی کا مفاد خون بہانے میں ہے۔ کل جو اس ملک کو توڑنا چاہتا تھا، آج بھی وہی دیواروں میں شگاف ڈال رہا ہے اور بنیادوں کو ہلانے کے عمل میں مصروف ہے۔

۵؍مارچ ۱۹۵۳ء۔ اک ذرا جائزہ تو لیں مال روڈ پر پہلی گولی اور لاشوں کا سلسلہ شروع کیسے ہوا۔ محض اس بنا پر کہ پاکستانی قوم ایک جھوٹے نبی کو ماننے پر تیار نہ تھی۔ اس لیے کہ اس وقت کے مسلمان اپنے نبی آخر الزماں، صاحب تاج وتخت

ختم نبوت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر کوئی حرف نہیں آنے دینا چاہتے تھے اور ان کے منصب پر ڈاکہ ڈالنے والے ٹولے کا احتساب اور ان کے دجل وفریب کو بے نقاب کر کے انھیں ملت کے وجود سے کاٹ پھینکنا چاہتے تھے۔ ان کے پاس بندوق تھی نہ گولی۔ ہاں ایمان تھا اور ہم سے زیادہ مضبوط ایمان تھا جس کے بل پر نکلے اور اس وقت کی حکومت کی گولیوں کا شکار ہو گئے۔ یہ حکم کس نے دیا اور کیوں دیا؟ اس پر تو بحث چلتی آ رہی ہے مگر اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ یہ قتل عام صرف ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو تحفظ دینے کی خاطر کیا گیا۔ اس کے پس پردہ قادیانی تھے جو اپنے جھوٹے نبی کی نبوت گولی کے زور پر منوانا چاہتے تھے مگر وقت نے ثابت کر دیا کہ لاشیں گریں، خون بہا، خاموشی تو چھا گئی، قبرستان آباد ہو گئے مگر تحریک کو ختم نہ کیا جاسکا، راکھ سلگتی رہی اور ۱۹۷۴ء میں وہ ہو کر رہا جس کو روکنے کی خاطر خون بہایا گیا تھا۔ قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ یہ الگ کہانی کہ مسلمان پھر لمبی تان کر سو گئے۔

۱۹۵۳ء کی یہ سازش اگر کوئی کہتا ہے کہ صرف تحریک ختم نبوت کے خلاف تھی تو غلط کہتا ہے۔ یہ سازش بنیادی طور پر پاکستان کے خلاف تھی، جہاں ۱۹۴۷ء میں مہاجروں کی خدمت کے سبب فوج لوگوں کے دلوں میں بستی تھی، اُسے نفرت کا نشانہ بنانے کی خاطر قادیانی شاطروں نے ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہے کہ فوج کے ذریعے تحریک دبا دو۔

آج ۲۰۰۸ء میں بھی حالات مختلف نہیں۔ اس وقت لاہور کی سڑک خون میں نہائی تھی تو آج اسلام آباد کی جامعہ حفصہ معصوموں کے لہو کی امین ہے اور اس کا ملبہ سازشیوں کو بے نقاب کر رہا ہے تو کہیں شمالی وجنوبی وزیرستان میں امریکی میزائلوں کی باڑ ہے تو دوسری طرف ملک بھر میں فوجی تنصیبات پر حملے ہیں۔ وہی ۱۹۵۳ء کا منظر، مگر وسیع تناظر میں۔ آج بھی فوج کو بدنام کرنے کی سازش ہے اور آج بھی عشاقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نشانہ ہیں اور اگر ذرا گردن گھمانے کی فرصت ملے تو تالیاں پیٹنے والوں کے چہرے دیکھ کر سر پیٹ لینے کو دل کرتا ہے اور انسان سوچتا رہ جاتا ہے کہ نحوست بھی شاید اسی طرح سفر کرتی ہے جیسے رب کی رحمت۔

جو چہرے ۱۹۵۳ء میں مجرم تھے، وہی آج بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اُس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وعزت کا سوال تھا، آج بھی مغربی میڈیا ویسی ہی حرکتیں کر رہا ہے۔ سازش پرانی ہے، انداز نئے۔ دشمنی پرانی ہے نام نئے۔ کاش ہم اب تو سمجھ جائیں کہ ۵۵ برس قبل جس آگ کے دائرے میں سفر شروع کیا تھا نصف صدی گزرنے کے بعد بھی ہم وہیں کھڑے ہیں۔ کیوں؟

آج بھی مرنے والے مسلمان ہیں۔ آج بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر بکواس کی جا رہی ہے۔ آج بھی سازش کرنے والے وہی چہرے ہیں جو ۱۹۵۳ء میں تھے۔ آج بھی فوج اور قوم کو مقابل کھڑا کیا گیا ہے۔ سب کچھ تو وہی ہے۔ میں تو آج بھی ۱۹۵۳ء میں کھڑا ہوں، نہ معلوم کب تک یہیں کھڑے رہنا پڑے، لیکن ایک بات کا یقین ہے کہ اگر اسلام کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی سزا یہ ہے تو پھر قوم نصف صدی کیا تا قیامت ہدف بننے کو تیار ہے۔

اٹھتے ہیں حجاب آخر

مجیب الرحمٰن

علامہ اقبال نے اپنی ایک نظم میں سینما کو ''صنعتِ آذری'' کہا ہے۔ اقبال کے بقول جیسے ''صنعت آذری، ''شیوۂ کافری'' تھا۔ایسے ہی سینما بھی ''شیوۂ ساحری'' ہے۔

وہ مذہب تھا اقوامِ عہدِ کہن کا
یہ تہذیب حاضر کی سوداگری ہے

ٹیلی ویژن کی ایجاد سے یہ ''صنعتِ آذری'' اور ''شیوۂ ساحری'' سر چڑھ کر بولا اور گلی گلی، نگر نگر بلکہ گھر گھر، در در ''منی سینما'' کھل گئے اور پھر یوں ہوا کہ ''دنیا تمام بزم خرافات ہوگئی'' لیکن اس سب کے باوجود اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کچھ حدود و قیود بہر طور باقی رہیں اور دیکھنے دکھانے والوں کی حالت کچھ یوں رہی:

کچھ انھیں اجتناب سا کچھ مجھے احتمال سا

لیکن نائن الیون کے واقعے کے بعد روشن خیالی کے عہد تاریک کا آغاز ہوا اور آزادیٔ افکار کے نام پر ''جدت کے، عبادت کے، اشارت کے لذائذ'' یوں بڑھتے گئے کہ

فریب دم گہ رنگ و بو معاذ اللہ

ابھی کچھ عرصے قبل گاؤ تکیے سے سہارا لگائے اخبار دیکھتے دیکھتے ایک خبر پر جا کر نظر ٹک گئی۔ایک معروف کالم نگار نے اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ ہالی وڈ کے اداکار رچرڈ گیئر اور بھارتی اداکارہ شلپا سیٹھی کی آپس میں چوما چاٹی اور بوس و کنار کی فلم ایک پاکستانی چینل پر بار بار دکھائی جارہی تھی کہ ''ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ''

رسماً تو ایک بوسہ ہے کافی دمِ وداع
لیکن مزہ جو آئے تو دو تین کیوں نہ لیں
(اکبرالہ آبادی)

خبر پڑھتے ہی ''بجلی سی اک کوندگئی آنکھوں کے آگے'' دیر تک یہ کیفیت رہی۔اینکہ می بینی بیداری است یا بخواب! ایک محلے دار جو خیر سے نماز باجماعت کے پابند ہیں، سے اس بات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ یقین نہیں آتا کہ اتنی جلدی ایسا بھی ہوگا۔وہ ہنسے اور کہنے لگے۔یقین کرنے والی بات ہے تو نہیں، لیکن میں نے خود دیکھا ہے! اس پر ایک اور جھٹکا لگا۔ابھی

پوچھنے ہی والا تھا کہ حضرت آپ بھی! وہ گویا ہوئے:

''اب ہم کیا کرتے، ہم تو خبریں دیکھ رہے تھے کہ اچانک خبروں میں ہی انھوں نے یہ خبر بھی چلا دی اور یوں تیرا مجبور کردینا، میرا مجبور ہوجانا کے مصداق انہونی ہوگئی۔''

اُٹھی جاتی ہیں جذبِ حسن سے بے اختیار آنکھیں
ہوا جاتا ہے سارا زہد و تقویٰ نذر حیرانی
(حضرت مجذوبؒ)

میری چشمِ تصور میں کئی مناظر گھوم گئے۔ ایک ایسے گھر کا منظر جہاں ایک والد نے اپنی جواں سال بیٹی، اپنی بیوی اور دوسرے معصوم بچوں کے ساتھ یہ سین دیکھا ہوگا تو ''چھا گیا ہوگا دھواں، گھوم گئی ہوگی زمین'' جواں سال حیادار بیٹی کے ''رنگ چہرے پہ کئی روز نہ آیا ہوگا'' نوخیز جواں بچے جن کے نفس امارہ نے یہ منظر دیکھ کر نعرہ مارا ہوگا ''حاصل دل مقصد دل مطلب دل، جان دل'' اور ایسی کتنی ہی لڑکیاں ہوں گی جنھوں نے اکیلے بیٹھے ہوئے اس منظر کو دیکھا ہوگا پھر خلوت میں نفس وشیطان نے کتنے ہی لڑکے، لڑکیوں کے اذہان میں ''ایکشن ری پلے'' چلایا ہوگا، کتنے ہی نفوس میں ہیجان نفسانی پیدا کیا ہوگا اور کتنوں نے خدا جانے کتنے ہی عرصہ تک یہ لطف عریانی لیا ہوگا:

تیرے ہی بال بکھر جاتے ہیں دیواروں پر
تیری ہی شکل کتابوں میں نظر آتی ہے

اور پھر اس منظر نے کتنوں کی زندگی کے پیش منظر اور ڈگر کو بدلا ہوگا۔ خیال آیا کہ اب ایسی خبریں آنا شروع ہوں گی کہ کسی غیرت مند باپ نے ایسے حیاباختہ منظر کو دیکھ کر اپنا ٹی وی سیٹ توڑ ڈالا۔ کسی باحیا ماں نے گھر میں ٹی وی دیکھنے پر پابندی لگوادی۔ کچھ ایماندار والدین نے اس پرائیویٹ ٹی وی چینل کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا کہ ابلیس کی ایجاد آزادئ افکار کے نام پر ہماری نسلوں کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالو۔ کسی دینی سیاسی جماعت نے اپنے پلیٹ فارم سے صدائے احتجاج بلند کی کہ ایسے حیاسوز مناظر سے دین وایمان کے خرمن پر بجلیاں نہ گراؤ لیکن ہائے افسوس ایسا کچھ بھی تو نہ ہوا۔ گھر میں ٹی وی پر ایسے حیاباختہ منظر چلتے ہی رہے اور لوگ اپنے دین وایمان کا سودا کرتے رہے۔ وہ جن کے پاس اپنی بات پہنچانے کے لیے پلیٹ فارم ہیں۔ منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے رہے اور جمہوریت کا راگ الاپتے رہے۔ یہاں ''آدمیت پر تسلط ہوگیا ابلیس کا'' اور وہ دین وایمان کا دفاع کرنے کی بجائے جمہوریت کی جنگ لڑتے رہے۔

''گردشِ ایام'' مجھے اٹھارویں صدی کے ایک ایسے دن لے گئی جب دلّی پر عظیم مغلوں کی نسل کا ایک تاجدار شاہ عالم حکمران تھا اور عظیم مغلیہ سلطنت آخری سانسیں لے رہی تھیں۔ تب ایک مسلمان غلام قادر روہیلہ محل میں داخل ہوا اور شاہ عالم ثانی کی اولاد اور خاندان کے سامنے بادشاہ کے سینے پر سوار ہوا اور خنجر سے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں۔ خیر تاریخ میں آنکھوں میں سلائیاں پھیرنے کے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ تاریخ کے طالب علم کے لیے یہ ''معمولات'' کا درجہ

رکھتے ہیں لیکن اس کے بعد غلام قادر روہیلہ نے ایسی پستی کا مظاہرہ کیا جس کی مثال ہماری تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ اُس نے حرم کی خواتین کو رقص کرنے کا حکم دیا۔ اقبال نے ''بانگِ درا'' میں اس واقعہ کو یوں منظوم کیا ہے:

رہیلہ کس قدر ظالم ، جفاجو ، کینہ پرور تھا　　نکالیں شاہِ تیموری کی آنکھیں نوکِ خنجر سے
دیا اہلِ حرم کو رقص کا فرماں ستم گر نے　　یہ اندازِ ستم کچھ کم نہ تھا آثارِ محشر سے
بنایا آہ سامانِ طرب بے درد نے اُن کو　　نہاں تھا حُسن جن کا چشمِ مہر و ماہ و اختر سے
لرزتے تھے دل نازک قدم مجبور جنبش تھے　　رواں دریائے خوں شہزادیوں کے دیدۂ تر سے

آگے چل کر اقبالؒ لکھتے ہیں کہ غلام قادر روہیلہ نے سونے کا بہانہ بنا کر اپنی آنکھیں موندلیں اور اپنا خنجر قریب ہی رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اُٹھا اور تیموری حرم سے کہنے لگا کہ میرا یہ سونا اور آنکھیں موندنا تو محض بناوٹ اور تکلف تھا۔ اس سب سے میرا مقصد یہ تھا کہ کوئی تیمور کی بیٹی مجھے غافل سمجھ کر میرے ہی خنجر سے میرا کام تمام کر ڈالے لیکن افسوس:

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر
حمیت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے

خیال آیا کہ مذکورہ ٹی وی چینل کے کارپردازان کا ان مناظر کے دکھانے سے مقصود کہیں پاکستانی قوم کا ''پیمانۂ حمیت'' معلوم کرنا تو نہیں تاکہ اس کے بعد دھڑا دھڑ ایسے پروگرام دکھا کر قوم کو بے غیرت وکودن بنایا جائے اور ''زن'' کو ''نازن'' اور ''چراغِ خانہ'' کو ''شمعِ انجمن'' بنایا جائے۔ پاکستانی مسلمان عورت ''خاتونِ خانہ'' سے ''سبھا کی پری'' بن جائے اور ''شوہر پرست بی بی''، ''پبلک پسند لیڈی'' بن جائے۔ کچھ بعید نہیں کہ اس طرح کے سین اور پروگرام دیکھ کر کل کو ''ناچے دلہن خوشی سے خود اپنی برات میں'' اور ''سروباز وو ساق وسینہ وزانو'' کو کھلا رکھنے والی تو مہذب جب کہ برقعہ میں چھپی خاتون کا رویہ سراپا جہل ونادانی کہلائے جو غیر مردوں سے نہ ملے تو وہ بد خلق اور وحشی اور جو غیروں کے ساتھ ناچے تو یہ عین تہذیبِ انسانی کہلائے۔ یہ ''قاصرات الطرف'' (نیچی نگاہ والیاں) کو ''شوق تبرج'' (اپنا ہار سنگھار دکھاتے پھرنا) میں مبتلا کرنے کا ایک پروگرام ہے اور اس کے اثرات یہاں وہاں نظر آنا بھی شروع ہوگئے ہیں۔ ہماری خواتین کے لباس کی قطع وبرید اس ''انقلاب'' کا پتا دے رہی ہے جو کچھ ہی عرصہ میں اپنا رنگ دکھانے والا ہے۔ آستین سکڑ کر Half Sleeve کا روپ دھار چکی ہے۔ گلے کی ساخت کچھ یوں بن گئی ہے کہ سینے اور کندھے کے زیادہ سے زیادہ حصے کو ظاہر کرسکے اور ''تن یاسمیں'' پر ایسا ''باریک لباس مصفیٰ'' پہنایا جارہا ہے کہ ''خود بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر'' مصداق۔ ہائے افسوس، وائے افسوس!

ردائے دین و ملت پارہ پارہ
قبائے ملک و ملت چاک در چاک
(اقبالؒ)

کراچی میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے پانچ نئے مراکز قائم

ملازمتوں کے بہانے بیرون ملک بھجوانے اور مفت علاج معالجے کا جھانسہ دے کر سادہ لوح افراد کو پھانسا جا رہا ہے

آصف سعود

کراچی کے مختلف علاقوں میں قادیانیت کا نیٹ ورک ایک بار پھر سرگرم ہو رہا ہے اور غریب مجبور اور بے آسرا لوگوں کو روزگار دلانے، شادی کرانے، غیر ملک بھجوانے اور دیگر مسائل حل کرنے کا لالچ دے کر انھیں قادیانی بنانے کی جانب راغب کیا جا رہا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں منظّم نیٹ ورک کام کر رہے ہیں۔ جب کہ ۵ نئے مرکز بھی بنائے گئے ہیں۔ ابراہیم حیدری کے علاقے اور قریبی گوٹھوں میں قادیانی افراد گروپ کی شکل میں آتے ہیں جن کے ساتھ خواتین بھی ہوتی ہیں۔ یہ مفت دوائیاں اور راشن تقسیم کرتے ہیں اور غریب رہائشیوں سے ان کے مسائل پوچھتے ہیں پھر انھیں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کی تنظیم کے رکن بن جائیں۔

''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق چند روز قبل ابراہیم حیدری کے علاقے خاص خیلی گوٹھ میں تین خواتین اور چار مرد آئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اس علاقے کے کیا مسائل ہیں اور کہا کہ وہ مفت ڈسپنسری قائم کریں گے۔ انھوں نے خواتین کو کہا کہ وہ ایک تنظیم کی جانب سے آئے ہیں جو قسطوں پر مکان دیتی ہے۔ ہم ہفتہ وار راشن بھی دیں گے۔ انھوں نے بعض گھرانوں کے نام بھی اپنے پاس لکھے تھے اور انھیں قادیانیت کی تبلیغ کی گئی اور ''جماعتِ احمدیہ کا مسلک'' نامی کتاب دی گئی اور کہا گیا کہ تمہارے گوٹھ میں کوئی اردو پڑھنا جانتا ہو تو اس کو بولو کہ فارغ وقت میں تمام مرد اور عورتوں کو پڑھ کر سنائے۔ یہ سلسلہ چند ماہ سے جاری ہے، جب کہ کورنگی سو کوارٹرز میں بھی قادیانی افراد کی تبلیغ کی اطلاعات ملی ہیں۔ اس علاقے میں عالم نامی شخص کو قادیانی ہونے کی شرط پر نوکری کے لیے جرمنی بھجوانے کا جھانسہ دیا گیا تھا۔ جب کہ جعفر نامی ایک شخص کو کاروبار کے لیے بھاری رقم دی گئی، اس علاقے میں قادیانی نیٹ ورک زیادہ فعال ہو رہا ہے۔ ریڑھی گوٹھ جہاں غریب طبقہ دو وقت کی روٹی نہیں کھا سکتا، وہاں فری ڈسپنسری، مفت دوائیاں، راشن دے کر انھیں قادیانی بنانے کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق گزشتہ ماہ اس علاقے سے ۵۰ سے زائد افراد جن میں ۲۲ خواتین بھی تھیں، قادیانی افراد کے ہمراہ گاڑیوں میں منظور کالونی گئے تھے جہاں انھیں بٹھا کر قادیانیت کی تبلیغ کی گئی۔ جب کہ قادیانی نیٹ ورک اس علاقے میں کافی سرگرم ہے اور گزشتہ دو سال سے قادیانی کام کر رہے ہیں۔

کورنگی کے علاقے بلال کالونی اور گلزار کالونی میں بھی قادیانی نیٹ ورک موجود ہے۔ ''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق ایک مقامی ڈاکٹر علاج کے ساتھ ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں بھی مصروف ہے، جب کہ برساتی نالے کے قریب ایک

مکان پر بڑی سی ڈش لگائی گئی ہے اور ہر جمعہ کی شام اس مکان میں مجبوری کے تحت گمراہ ہونے والے مرد اور عورتوں کو لایا جاتا ہے اور شام کے وقت ڈش کے ذریعے بیرون ملک سے نشر ہونے والا تبلیغی پروگرام دکھایا جاتا ہے۔

ڈاکس کے علاقے مچھر کالونی میں بھی قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ جمعہ کے اوقات میں خواتین جو خود کو رفاعی ادارے کا کارکن کہتی ہیں، وہ عورتوں اور بچوں کی صحت کے لیے دوائیاں مفت تقسیم کرتی ہیں اور اس دوران ان پڑھ اور غریب خواتین کو رفاعی تنظیم کی ممبر شپ حاصل کرنے کا کہتی ہیں اور قادیانی ہونے کے عوض مختلف لالچ دیتی ہیں۔ دو ماہ قبل برمی محلے میں دو خواتین کو عورتوں نے مارا پیٹا تھا، انھوں نے قادیانیت کی تبلیغ کے دوران خواتین کو کہا تھا کہ وہ انھیں صحیح طور پر راشن دیں گی اور ساتھ ساتھ انھیں رقم دینے کی کوشش کرتی رہیں، اس دوران ان عورتوں میں ایک پیش امام کی اہلیہ بھی تھیں۔ انھوں نے فوری طور پر شور کر دیا کہ قادیانی عورتیں انھیں گمراہ کر رہی ہیں، جس کے بعد ان قادیانی عورتوں کو مارا پیٹا گیا اور وہ وہاں سے فرار ہو گئی تھیں۔

قادیانی تبلیغ کی کتابیں زیادہ تر کراچی کے مختلف علاقوں میں چھاپی جا رہی ہیں تاہم ان پر رقیم پریس اسلام آباد یا شیچ لائن ٹیلیفورٹ برطانیہ اور دیگر فرضی پتے درج ہوتے ہیں، جب کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور ان کی تبلیغی تقریروں پر مشتمل سی ڈیز، رینبو سینٹر اور شہر کے دیگر علاقوں میں واقع سی ڈیز کی دکانوں پر کاپیاں کی جاتی ہیں۔ قادیانی افراد لٹریچر، کتابیں اور سی ڈیز مفت تقسیم کرتے ہیں۔

ذرائع کے مطابق شام کے وقت جرمنی اور دیگر ملکوں سے نشر ہونے والے تبلیغی پروگراموں کی سی ڈیز بعض افراد گھروں پر گمراہ لوگوں کو اکٹھا کر کے دکھاتے ہیں اور انھیں قادیانی بننے کے لیے راغب کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی فضل عمر نام کی ڈسپنسریاں شہر کے مختلف علاقوں میں کام کر رہی ہیں۔ قادیانی افراد شہر کے مختلف علاقوں میں تبلیغی نیٹ ورک پر کام کر رہے ہیں جب کہ شہر کے مختلف علاقوں ابراہیم حیدری، مچھر کالونی، منظور کالونی، ناتھا خان گوٹھ، شاہ فیصل کالونی اور ڈیفنس میں نئے تبلیغی مراکز بنائے گئے ہیں اور وہاں پر قادیانیوں کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں اور معاشی مسائل میں گھرے افراد کو قادیانی بنایا جا رہا ہے، جب کہ اسٹیل ٹاؤن میں قادیانیوں کے لیے علیحدہ قبرستان بھی بنایا گیا ہے جہاں شہر کے مختلف علاقوں سے مرنے والے قادیانیوں کو لا کر دفن کیا جاتا ہے۔

ذرائع کے مطابق کراچی میں تبلیغ کے خفیہ انچارج مرزا آفتاب احمد کا تعلق جہلم سے ہے اور وہ شاہ رسول کالونی کے قریب ایک بنگلے میں رہائش پذیر ہے۔ دو سال سے اس نے خفیہ طریقے سے نیٹ ورک شروع کیا ہوا ہے۔ اس کے استعمال میں کالے رنگ کی ہنڈا سٹی کار ہے۔ مرزا آفتاب خود کو ٹرانسپورٹر ظاہر کرتا ہے جب کہ اس کا اصل کام امپورٹ ایکسپورٹ کا ہے۔ اس نے بنگلے میں خفیہ کیمرے اور جدید سیکورٹی سسٹم لگوا رکھا ہے۔ آفتاب احمد نے خالد بن ولید روڈ پر ایک اسکول میں بھی دفتر کھول رکھا ہے، جب کہ اس نے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے میٹروول تھرڈ میں ایک مکان کرائے پر لے رکھا ہے، جہاں وہ اپنے کارندوں کو جمعرات کی شب ہدایات دیتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس نے ۳ سو سے زائد افراد قادیانی بنائے ہیں۔ مرزا آفتاب ہر دو ماہ بعد لندن اور جرمنی کا دورہ کرتا ہے۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ شاہ فیصل کالونی کے علاقے ناتھا خان گوٹھ میں مبشر احمد نامی شخص جو جنرل اسٹور کا مالک ہے، وہ خفیہ طور پر نیٹ ورک چلا رہا ہے۔ اس کے نیٹ ورک کے افراد جناح

اسپتال اور ملیر کے علاقے میں نجی اسپتالوں کے باہر موجود ہوتے ہیں جو ضرورت منداور غریب افراد کی مالی امداد کرتے ہیں اور انھیں خون اور دوائیاں دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ ان سے تعلقات بنا کر انھیں قادیانیت کی طرف راغب کرتے ہیں۔

کراچی کے مختلف علاقوں بالخصوص ڈیفنس، طارق روڈ، پی ای سی ایچ ایس، گلشن اقبال، حسن اسکوائر، تبت سنٹر، نیو کراچی، ماڈل کالونی، الفلاح، شاہ لطیف ٹاؤن، عبداللہ گوٹھ، اسٹیل ٹاؤن اور گلشن حدید میں قادیانی نیٹ ورک کے تحت قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر جاری ہیں۔ خواتین کے ذریعے گھر گھر جا کر احمدیت پر مبنی لٹریچر تقسیم کیا جا رہا ہے اور نوجوانوں کولڑکیوں کے ذریعے خاص طور پر قادیانی بنایا جا رہا ہے۔

''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق گزشتہ ٦ ماہ سے قادیانی نیٹ ورک شاہ لطیف ٹاؤن کے سیکٹر ۲۰ سی، سیکٹر ۱۷۔ سی میں خواتین میں درس کے نام سے اپنا نیٹ ورک فعال کرنے کی کوشش میں ہے۔ اس میں قادیانیوں کے دو مختلف نیٹ ورک ملوث ہیں۔ ایک نیٹ ورک ماڈل کالونی سے منتقل ہونے والا ایک اسٹیٹ ایجنٹ چلا رہا ہے۔ اس نے پہلے پہلے کچھ خواتین کو گھروں میں جا کر درس کے لیے دعوت دی۔ اس کے بعد ان خواتین کو جن کی تعداد ۸ تھی گلشن حدید میں واقع اپنے عبادت خانہ لے کر گیا اور وہاں پر انھیں تحائف دیئے۔ دو مرتبہ ان خواتین کو وہاں لے جایا گیا۔ علاقے کے علماء اور رہائشیوں کو جب معلوم ہوا تو انھوں نے مساجد میں اعلانات کے ذریعے رہائشیوں کو آگاہ کیا کہ یہ لوگ قادیانی ہیں۔ اس کے بعد اب یہ پراپرٹی ایجنٹ خاموشی سے اپنا نیٹ ورک چلا رہا ہے۔ اس نے اپنے گھر کی چھت پر دو ڈش انٹینا لگائے ہوئے ہیں، جس کے ذریعے قادیانی چینل نئے افراد کو دکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا نیٹ ورک شاہ لطیف ٹاؤن میں ویلفیئر ایسوسی ایشن کی آڑ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس نیٹ ورک نے ایک فری ڈسپنسری قائم کی ہوئی ہے۔ چونکہ مقامی آبادی انتہائی غریب ہے، اس آبادی میں وہ آٹا، چینی، دال اور دیگر اشیاء وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے بچوں میں کتابیں اور بیگز تقسیم کیے ہیں۔ اس نیٹ ورک میں اس وقت چار افراد کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے مقامی آبادی کو کہا ہے کہ آنے والے سال سے بچوں کے لیے مفت اچھا اسکول بھی قائم کیا جائے گا۔ اس نیٹ ورک نے اپنی عبادت گاہ کے لیے جگہ خریدنے کی کوشش بھی کی ہے۔ اس قادیانی نیٹ ورک کے زیر اہتمام ہر مہینے کے آخری اتوار کو عصر کے بعد ٹی پارٹی (چائے پارٹی) منعقد کی جاتی ہے اور اس میں یہ لوگ جمع ہو کر صرف گپ شپ کرتے ہیں تاکہ نئے لوگوں کو آہستہ آہستہ راغب کیا جا سکے۔ اس نیٹ ورک نے شاہ لطیف سیکٹر ۳۰ میں ۳۵ پلاٹ خریدنے کی کوشش بھی کی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کچھ انھوں نے خرید بھی لیے ہیں۔ غریب لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے پلاٹوں کا لالچ دے رہے ہیں کہ آپ صرف ہزار روپے ماہانہ جمع کراؤ اور دو سال بعد پلاٹ آپ کو دے دیں گے۔ شاہ لطیف ٹاؤن کے علاقے میں بہت منظم طریقے اور خاموشی سے یہ نیٹ ورک فعال ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی نیٹ ورک عبداللہ گوٹھ میں بہت فعال ہے۔ اس نیٹ ورک کو چلانے والے پچھلے سال بھٹائی آباد سے آئے ہیں۔ اس علاقے میں بھٹائی آباد سے تقریباً ۳۵ سے زائد گھرانے یہاں منتقل ہوئے ہیں۔ ان کے ہر گلی میں تین سے چار گھر ہیں، اس نیٹ ورک نے عبداللہ گوٹھ میں فری ڈسپنسری بھی قائم کی ہوئی ہے اور اس کی آڑ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ عبداللہ گوٹھ کے عوام کو صحیح طریقے سے ان کے بارے میں معلومات نہیں

ہیں۔ عبداللہ گوٹھ والے نیٹ ورک میں بھی خواتین پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ ان کو درس کے نام پر گھروں میں بلایا جارہا ہے اور دعوتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ گلشن حدید میں قادیانی نیٹ ورک بہت عرصے سے فعال ہے۔ اس نیٹ ورک نے گلشن حدید میں دو مقامات پر عبادت گاہیں قائم کی ہوئی ہیں۔ ان میں یہ لوگ جمعہ اور اتوار کے دن جمع ہوتے ہیں۔ وہاں ان کا مقرر تقریر کرتا ہے اور نئے آنے والے افراد کو قادیانی چینل دکھایا جاتا ہے۔ گلشن حدید اور سٹیل ٹاؤن کی آبادی چونکہ ملازم پیشہ ہے اس لیے یہ نیٹ ورک بھی خصوصی طور پر نوجوان لڑکوں اور خواتین پر نظر مرکوز رکھتا ہے۔ نوجوان لڑکوں کو نوکری اور باہر ممالک کے ویزے کا لالچ دیا جاتا ہے اور خواتین کو بھی مختلف ترغیبات دی جاتی ہیں۔ اس نیٹ ورک نے کچھ ماہ قبل ایک نوجوان کو جو کہ ایک ڈیری فارم پر ملازم تھا اور گاڑی چلاتا تھا۔ ایک لڑکی کے ذریعے گھیرا اور اسے جرمنی کے ویزے کا لالچ دیا گیا اور یہ لڑکی شادی کے لیے بھی راضی ہوئی مگر اس شرط پر کہ وہ قادیانی ہوجائے، صفدر نامی یہ شخص ان کی ترغیبات میں پھنس کر قادیانی ہوگیا اور جرمنی جانے کی تیاری کی مگر جانے سے پہلے اس پر فالج کا اٹیک ہوا جس کی وجہ سے وہ چار ماہ بیمار رہا۔ اب گلشن حدید میں لوگوں کی لعنت ملامت سے یہ شخص ملیر شفٹ ہوگیا ہے۔ قادیانی نیٹ ورک نے اسے دودھ کی دکان کھلوا کر دی ہے اور ایک شہزور گاڑی بھی لے کر دی ہوئی ہے۔ یہ نیٹ ورک گلشن حدید میں نوجوان لڑکوں کو موبائل فون کے ذریعے لڑکیوں کے ذریعے گمراہ کرتے ہیں اور باہر جانے کا لالچ دیتے ہیں۔ اس نیٹ ورک کے پیچھے کچھ سرکاری افسران جو قادیانیت میں ملوث ہیں۔ یہ نیٹ ورک باقاعدہ اپنا اخبار ''الفضل'' بھی اپنے لوگوں میں تقسیم کرتا ہے، ہر جمعہ کو ان کا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔

گلشن حدید، بن قاسم ٹاؤن میں قادیانیوں کے تمام نیٹ ورک اور ذیلی تنظیمیں فعال ہیں، نوجوانوں کو قابو کرنے کے لیے ان کی ذیلی شاخ خدام احمدیہ فعال ہے اور اس کا سالانہ بجٹ کروڑوں روپے ہے۔ یہ نیٹ ورک نوجوان لڑکوں کو مختلف طریقوں سے نوکری، ویزے اور دوسری ترغیبات کے ذریعے قادیانیت کی طرف راغب کرتے ہیں اور کمزور عقیدے والے نوجوانوں کو مرتد کرنے کے لیے اپنے ماحول میں لے جاتے ہیں۔ قادیانی جماعت کا دوسرا نیٹ ورک ۴۵ سال سے بڑے لوگوں کی تنظیم انصار اللہ کے نام سے بڑی عمر کے لوگوں پر محنت کر رہا ہے۔ یہ لوگ مختلف شکلوں میں سرگرم ہیں۔ ان میں کچھ کالم نگار ہیں اور کچھ افسر جو کہ اپنے ماتحتوں پر محنت کر رہے ہیں اور یہ ان کا دوسرا بڑا نیٹ ورک ہے۔ یہ درس اور نئے لوگوں کو خصوصی توجہ دیتا ہے اور یہ عوام میں فرقہ وارانہ خیالات پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قادیانی نیٹ ورک کی ایک اہم ذیلی شاخ عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ ہے۔ یہ نیٹ ورک پورے بن قاسم ٹاؤن میں خواتین پر محنت کر رہا ہے۔ اس نیٹ ورک کے ذریعے مقامی سطح پر مختلف پارٹیز کا اہتمام کیا جاتا ہے اور خواتین کو دعوتوں میں بلایا جاتا ہے اور ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل حل کرنے کے لیے آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نیٹ ورک بہت منظّم طریقے سے فعال ہے۔ اس کا بجٹ پاکستان میں زیادہ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی جماعت کا ایک اور نیٹ ورک جو کہ بیرون ملک کام کرتا ہے، تحریک جدید کے نام سے فعال ہے۔ کراچی کے علاقے گلشن اقبال بلاک ۶ میں قادیانیوں کا ایک بڑا اجتماع جمعہ کے دن ہوتا ہے اور اتوار کے دن کے دوپہر میں خواتین کی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں اور اس میں یہ مشورہ کرتے ہیں کہ آنے والے دنوں میں کیا اور کہاں محنت کرنی ہے اور اس پروگرام میں قادیانی نیٹ ورک کے سربراہ کی

طرف سے اگلا ٹاسک دیا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں جو افراد جمع ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر کی تعداد بعض قادیانی سرکاری افسران کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میٹروول تھری ملیر کینٹ اور ماڈل کالونی اور عبداللہ ہارون کے اطراف کے علاقوں میں قادیانی نیٹ ورک پوری طرح سرگرم ہے۔ اس وقت کراچی میں بعض سرکاری افسران کی بڑی تعداد قادیانیوں کی تبلیغ کے دوران سرپرستی کرتی ہے جو کہ قادیانی نیٹ ورک کے لیے پوری طرح فعال ہیں۔ قادیانی جماعت کو اس وقت اور ان کے تمام نیٹ ورکس کو قادیانی کمپنیاں کروڑوں روپے سالانہ فنڈ فراہم کرتی ہیں، جس کے ذریعے یہ نیٹ ورکس اخبارات کے ذریعے نیٹ کے ذریعے اور بعض ٹی وی چینل کے ذریعے بالخصوص MTA چینل کے ذریعے قادیانیت کے لیے راہ ہموار کرتے ہیں اور قادیانی تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے لیکن پاکستان میں اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے علماء ان کے خلاف سرگرم ہیں اور عوام کو جگہ جگہ مساجد کے ذریعے قادیانیت کے مکر سے آگاہ کر رہے ہیں اور قادیانیت پر لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔

''تکبیر'' کی ٹیم نے ۱۶/ مارچ کو ڈرگ روڈ کے علاقے میں جا کر جب معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ڈرگ روڈ، کینٹ بازار میں پلاٹ نمبر ۱۶۵/ ۲۶ پر الاحمدیہ بیت المبارک پر عبادت گاہ قائم ہے، جبکہ اس کے ساتھ گیسٹ ہاؤس اور فضل عمر میموریل ڈسپنسری قائم ہے۔ مذکورہ عبادت گاہ ۱۹۶۵ء سے قائم ہے اور اس علاقے میں قادیانی نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔ کینٹ بازار کی اس عبادت گاہ میں قریبی علاقوں گرین ٹاؤن، گولڈن ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی ایک سے پانچ نمبر تک ناتھا خان گوٹھ، الفلاح اور دیگر علاقوں سے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے متعدد افراد کو لایا جاتا ہے۔ اس عبادت گاہ کے اندر صدر انجمن، جنرل سیکرٹری، خزانچی، ناظم اور دیگر عہدیدار نماز کے اوقات میں آتے ہیں، اس عبادت گاہ میں نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے جب کہ عبادت گاہ میں سہ پہر چار بجے مسلم احمدیہ تحریک (MTA) چینل پر انگلینڈ سے براہِ راست قادیانی اسکالر کی تقریریں دکھائی جاتی ہیں جو نئے اور پرانے افراد کو سنائی جاتی ہیں۔ ڈرگ روڈ کراچی میں ۶ مساجد مختلف فرقوں کی ہیں اور تمام فرقوں کے افراد قادیانی افراد کے نیٹ ورک سے سخت اشتعال میں ہیں۔ مذکورہ عبادت گاہ کے بارے میں قادیانی مبشر نامی شخص نے بتایا کہ یہ پلاٹ متقی نامی شخص کا تھا جو مر چکا ہے وہ قادیانی تھا اور اس نے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے پلاٹ وقف کر دیا تھا جو مذکورہ علاقے میں نیٹ ورک کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس عبادت گاہ کی وجہ سے علاقے میں اکثر ہنگامہ آرائی ہوتی ہے، علاقے کے رہائشی ریاض احمد کا کہنا ہے کہ قادیانی مرکز کے خلاف متعدد بار شارع فیصل تھانے میں مقدمات درج کرائے گئے ہیں جن میں سرفہرست ۸۵/ ۴۷ اور ۸۵/۲ ۷ سمیت دیگر مقدمات شامل ہیں۔ پولیس نے کئی بار اس عبادت گاہ پر چھاپے مارے اور کئی افراد کو گرفتار بھی کیا ہے۔ علاقے کے رہائشی توفیق کا کہنا ہے کہ فضل عمر ڈسپنسری میں موجود ایک ڈاکٹر کا پورا خاندان مسلمان ہے اور اس ڈاکٹر نے خود قادیانی لڑکی سے شادی کی تھی۔ ڈرگ روڈ، کینٹ بازار کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ان کے علاقے میں متعدد افراد قادیانی ہوئے ہیں۔ قادیانی ہونے والوں میں اکرام کا بیٹا کاشف بھی شامل ہے، ڈرگ روڈ کے رہائشی محمد بشیر کا کہنا ہے کہ کاشف انٹرنیٹ کا شوقین تھا جسے جرمنی لے جایا گیا۔ بعد ازاں کاشف نے رابطہ کرنے پر بتایا تھا کہ وہ قادیانی ہو گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت شاہراہ فیصل کے ذمہ دار عبدالناصر خان کا کہنا ہے کہ ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں قادیانی افراد کا منظّم نیٹ ورک کام کر رہا ہے اور یہ لوگ طلباء کو امتحانی نوٹس بھی دیتے ہیں۔ بے روزگار افراد کو روزگار مہیا

کرنے کا جھانسہ دیا جاتا ہے اور بعض افراد کو شادی کرا کے قادیانی بنایا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے ۱۰ افراد کو قادیانی سے مسلمان بنایا ہے جن میں حسین محمد مبشر نامی شخص اور ناصر مغل کے خاندان کے ۷ افراد کو مسلمان کیا۔

''تکبیر'' سے گفتگو کرتے ہوئے ناصر کے بیٹے عمران نے بتایا کہ ان کا تمام خاندان اندرون سندھ کے شہر نواں کوٹ سے ہے اور ان کا تمام خاندان قادیانی ہے۔ جب کہ یہاں کراچی میں متعدد رشتے دار قادیانی ہیں۔ انھوں نے اسلام قبول کیا، ان کے خاندان کے ۷ افراد میں ناصر احمد مغل، محمد علی، عمران احمد، نادر احمد، والدہ کنیز اختر، بہن کرن اور نیلم شامل ہیں۔ عمران کا کہنا ہے کہ وہ ڈرگ روڈ میں رہتے تھے اور انھوں نے اسلام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ تاہم ڈرگ روڈ میں موجود قادیانی افراد نے ان پر جھوٹا مقدمہ کر دیا اور وہ پریشان ہو کر بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں منتقل ہو گئے۔ انھیں قادیانی سے اسلام قبول کرنے پر سنگین نتائج بھگتنے کی متعدد دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا اور بہت پریشانی اٹھانی پڑی۔ ان کے رشتے داروں نے ان سے رابطہ ختم کر دیا ہے۔ ''تکبیر'' کی ٹیم کو ڈرگ روڈ کے رہائش ممتاز نامی شخص نے بتایا کہ ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع قادیانی عبادت گاہ کے افراد پکنک پارٹی کے بہانے نوجوانوں کو لے جاتے ہیں جب کہ اسکولوں کے باہر اسٹوڈنٹس کو لٹریچر دیا جاتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے علاقے میں جو قادیانی مرتے ہیں تو انھیں مختلف قبرستانوں میں امانتاً دفن کیا جاتا ہے اور پھر بعد میں اسٹیل ٹاؤن کے قریب قادیانی قبرستان میں ان کی تدفین کی جاتی ہے۔ علاقے کے رہائشی جبار کا کہنا ہے کہ قادیانی افراد زن، زر، زمین کا لالچ دے کر معصوم لوگوں کو قادیانی بناتے ہیں جب کہ اسلام کے بارے میں تبلیغ کے دوران شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے علاقے میں ایک نوجوان ہاشم علی قادیانی ہوا تھا۔ تاہم چار سال بعد وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا اور آج کل گرین ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے۔ (''تکبیر'' کے پاس مذکورہ نوجوان کا اصل نام، کوائف اور اس کا بیان بھی ریکارڈ ہے جو اس نے خود دیا ہے) ہاشم سے جب ''تکبیر'' کی ٹیم نے منگل کی شب اس کے گھر پر رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے چار سال بعد قادیانیوں کے چنگل سے جان چھڑائی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کے والد سعودی عرب میں نوکری کرتے ہیں اور وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے۔ اس نے بی کام تک تعلیم حاصل کی ہے۔ جس کے بعد وہ ڈیڑھ سال تک بے روزگار رہا۔ اس دوران اس کا ایک رشتے دار آیا اور اس نے کہا کہ تمھیں ایک کوریئر کمپنی میں نوکری دلوا دیتا ہوں۔ اگلے روز وہ اس کو مذکورہ کوریئر کمپنی دفتر کلفٹن لے گیا۔ ۱۹۹۹ء اس کے دفتر میں چند افراد اس کو نماز پڑھنے کی ہدایت کرتے جب کہ اکثر ساتھ بھی لے جایا کرتے۔ وہ تمام افراد ایک بنگلے میں بیٹھ کر ٹی وی پر لیکچر سنتے اور اس کو بھی ترغیب دیتے کہ وہ بھی پروگرام دیکھے۔ اس کو دو مہینے بعد پتا چلا کہ یہ لوگ اس کو قادیانی بنانا چاہتے ہیں اور یہ کوریئر کمپنی بھی قادیانیوں کی ہے جس کا زیادہ تر سٹاف بھی قادیانی ہے۔ اس کو جرمنی بھجوانے، شادی کرانے اور تنخواہ بڑھانے کے جھانسے دیئے جاتے رہے، وہ مجبوراً نوکری کرتا رہا جب اس نے نوکری چھوڑنے کی دھمکی دی تو وہ محتاط ہو گئے اور پھر غیر محسوس انداز میں آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف راغب کرنے لگے۔ اس کا کہنا ہے کہ پورے شہر میں اس کوریئر کمپنی کے افراد لٹریچر بانٹتے تھے۔ اس کو بھی پڑھنے کو دیا گیا، اس کا گھرانہ اتنا مذہبی نہیں تھا کہ اس سے پوچھ گچھ کرتا، وہ ان کے لیکچر سننے ڈیفنس اور کلفٹن میں بنے گیسٹ ہاؤس جاتا تھا۔ وہ کئی دفعہ جمعہ کی نماز پڑھنے ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع الاحمدیہ بیت المبارک

عبادت گاہ میں جاتا تھا۔ سہ پہر چار بجے ایم ٹی اے چینل سے وہ لیکچر سنتا تھا۔ قادیانی اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ وہ خود بھی کئی دفاتر میں قادیانی بننے کا لٹریچر فراہم کرتا تھا۔ اس کے کئی دوست بھی قادیانی بن کر جرمنی اور دیگر ممالک منتقل ہو گئے تھے۔ گرین ٹاؤن میں قادیانیوں کا سینٹر بنا ہوا ہے، جس میں ۵۰/۶۰ افراد روزانہ جمع ہوتے ہیں اور انھیں لیکچر سننے کے لیے ڈرگ روڈ لے کر جاتے ہیں۔ ہاشم کا کہنا ہے کہ اس کے دل کو چین نہیں مل رہا تھا۔ آخر کار اس نے چند افراد سے مشورہ کر کے نوکری چھوڑ دی اور اسلام قبول کر لیا۔ اب اس نے توبہ کر لی ہے اور وہ پانچ وقت کا نمازی ہے۔ اب یہ سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ وہ مرتد ہو گیا تھا۔ تاہم اب وہ اپنے اللہ سے معافی کا طلب گار اور خوش ہے کہ اس کو غلط راستے سے دوبارہ واپسی نصیب ہوئی۔ اس کا کہنا ہے کہ شہر بھر میں قادیانی بنانے والے نیٹ ورک میں موجود افراد معصوم اور ان پڑھ افراد کو گھیرتے ہیں۔

''تکبیر'' کو ڈرگ روڈ محمود آباد میگزین روڈ صدر اور دیگر علاقوں کے رہائشیوں نے بتایا کہ کراچی کے تین سرکاری اسپتالوں اور ۵ مقامات پر مسلمانوں کو قادیانی بنانے والے افراد سرگرم ہیں جو غریب مریضوں کے اہل خانہ کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر انھیں بھاری رقوم فراہم کر رہے ہیں اور انھیں پرکشش مراعات دے کر قادیانی کر رہے ہیں۔

انتہائی باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ کراچی میں قادیانی کی تبلیغ زوروں پر ہے اور کراچی میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے افراد کافی تیزی سے اپنا نیٹ ورک بڑھا رہے ہیں۔ ''تکبیر'' کی تحقیقاتی ٹیم نے جب محمود آباد میں مزید معلومات حاصل کیں تو انکشاف ہوا کہ محمود آباد میں قادیانیت کی خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور عام مسلمانوں کو نوکری کا لالچ دے کر یا ان کی مالی امداد کر کے انھیں قادیانی بنایا جا رہا ہے اور ۵ سال کے دوران سیکڑوں لوگوں کو محمود آباد میں قادیانی بنایا جا چکا ہے۔ اس انکشاف پر ''تکبیر'' نے مزید تحقیقات کیں تو معلوم ہوا کہ قادیانیوں نے محمود آباد نمبر ۶ لیاقت اشرف کالونی گلی نمبر ۴ میں قادیانی مسجد قائم کی ہے جب کہ منظور کالونی عید گاہ چوک سیکٹر F مین روڈ پر فضل عمر ویلفیئر ڈسپنسری قائم ہے جہاں سے قادیانیت کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ''تکبیر'' کی جانب سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ محمود آباد میں رؤف نامی شخص قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے اور خود کو ایک سماجی کارکن بتاتا ہے۔ ''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق رؤف احمد نے محمود آباد میں متعدد نوجوانوں کو مختلف کمپنیوں میں ملازمت دلوا کر انھیں مرتد بنایا ہے۔ ''تکبیر'' کو منظور کالونی کے رہائشی سرور علی نے بتایا کہ ان کے محلے میں ۴ نوجوان مرتد ہوئے ہیں۔ انھیں رؤف احمد نے نوکری پر رکھوایا ہے۔ دونوجوان ایک کوریئر کمپنی میں ملازم ہیں جب کہ ایک کو سیکورٹی ایجنسی اور دوسرے کو گارمنٹس فیکٹری میں نوکری دلوائی گئی ہے۔ انھیں بہترین تنخواہ اور میڈیکل کی سہولیات بھی دی جا رہی ہیں۔ سرور نے بتایا کہ مذکورہ نوجوان اب خود بھی علاقے کے دیگر نوجوانوں کو نوکری کا جھانسہ دے کر انھیں قادیانیت کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ سرور نے مزید بتایا کہ قادیانیوں نے ان کے محلے میں ایک نوجوان توصیف کو بھی قادیانی بنایا ہے اور اس کو ایک جنرل سٹور کھلوا کر دیا ہے۔ جہاں سے علاقے کے قادیانیوں کی بڑی تعداد سودا سلف خریدتی ہے۔ اس جنرل سٹور کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے۔ منظور کالونی اور محمود آباد میں قادیانیوں نے کئی مکانات خریدے ہیں۔ جنھیں کرائے پر دیا جاتا ہے، جب کہ محمود آباد اور منظور کالونی میں ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں، جن میں غریبوں

کا مفت علاج کیا جارہا ہے۔ اگر کوئی غریب مریض ایسا ہوتا ہے جس کے پاس آپریشن یا ٹیسٹ کروانے کے لیے رقم نہیں ہوتی تو انھیں شہر کے مہنگے ترین اسپتالوں میں بھیجا جاتا ہے اور ان کے علاج کے تمام اخراجات اٹھائے جاتے ہیں۔ اس شخص پر احسان کر کے اسے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مذہب تبدیل کر لے جس پر بہت سے لوگ احسان کے بوجھ تلے آ کر مرتد ہو جاتے ہیں۔

''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق منظور کالونی میں ایک ڈرائیور عمر جان کی اہلیہ کے پیٹ میں رسولی ہوئی۔ اس نے منظور کالونی میں ڈاکٹر عتیق احمد سے علاج کرایا۔ ڈاکٹر عتیق احمد نے عمر جان سے کہا کہ اس کی اہلیہ کا فوری آپریشن کرنا پڑے گا جس کا خرچہ ۸۰ ہزار روپے آئے گا۔ عمر جان ساڑھے سات ہزار روپے کا ملازم تھا اور اپنی بیوی کا آپریشن نہیں کروا سکتا تھا، جس پر اسے ڈاکٹر عتیق نے کہا کہ وہ قادیانی ٹرسٹ کے ذریعے اس کا مفت علاج کرا سکتا ہے جس پر عمر جان راضی ہو گیا۔ اسے اس وقت قادیانیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ البتہ جب اس کی اہلیہ کا آپریشن ہو رہا تھا تو اس سے کاغذات پر انگوٹھا لگوایا گیا تھا۔ عمر جان کی اہلیہ کا کامیاب آپریشن ایک پرائیویٹ اسپتال میں ہوا اور وہ صحت یاب ہو کر گھر آ گئی۔ جس کے بعد اس سے ایک ماہ تک کوئی رابطہ نہیں کیا گیا اور ایک ماہ بعد یعنی جون ۲۰۰۴ء میں اس سے ڈاکٹر عتیق احمد نے رابطہ کیا اور کہا کہ محمود آباد میں ایک مکان میں تبلیغ ہوتی ہے وہ وہاں شیراز احمد کے ساتھ جایا کرے۔ وہاں بڑے لوگ آتے ہیں، اسے اچھی نوکری مل سکتی ہے جس سے اس کی غریبی دور ہو جائے گی۔ عمر جان شیراز احمد کے ساتھ اس مکان پر جانے لگا جہاں قادیانیت کی تبلیغ ہوتی تھی پھر اسے دیگر لوگوں کے ہمراہ دینی مدرسے کے نام پر قادیانیت کا درس دیا جانے لگا۔ اس دوران جب عمر جان کو رقم کی ضرورت ہوتی تو اسے اُدھار دے دیا جاتا اور چند ماہ میں ہی عمر جان کو ایک لاکھ روپے کا قرض دے دیا گیا۔ اس دوران عمر جان کو کہا گیا کہ اس مکان میں عورتوں کے لیے پردے کا انتظام ہے۔ لہٰذا وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لایا کرے، جس پر عمر جان اپنی بیوی کو بھی لانے لگا اور ایک سال تک انھیں قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی رہی۔ بعد ازاں انھیں قادیانی بنا لیا گیا۔ ''تکبیر'' کو عمر جان کے قریبی دوست بختیار خان نے بتایا کہ عمر جان اب منظور کالونی میں نہیں بلکہ ماڈل کالونی میں رہتا ہے اور اس کے پاس اپنی موٹر سائیکل بھی ہے جب کہ مکان کا کرایہ بھی وہ ادا نہیں کرتا۔ کیوں کہ مذکورہ مکان اسے ٹرسٹ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ بختیار خان نے بتایا کہ عمر جان اسے بھی دو مرتبہ درس کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ پر لے کر گیا تھا لیکن اسے ان کی باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ اس لیے اس نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ ''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر عتیق احمد یہاں سے جا چکا ہے۔ اس کے بارے میں قادیانی کہتے ہیں کہ اسے لندن بلا لیا گیا ہے جب کہ بعض ذرائع یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ بلوچستان میں قادیانیت کی تبلیغ پر مامور ہے۔ اہم ذریعے نے بتایا کہ منظور کالونی سیکٹر G میں بھی قادیانیت کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔ منظور کالونی میں راشد احمد نامی شخص بھی قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اس نے اسٹیل ٹاؤن میں ایک ڈسپنسری قائم کی ہے جہاں غریب مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور بعد ازاں انھیں قادیانیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ محمود آباد میں تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا کہ کراچی جیسے پڑھے لکھے کہلانے والے شہر میں قادیانیت کی تبلیغ کا وسیع نیٹ ورک ہے۔ ''تکبیر'' کو معلوم ہوا ہے کہ محمود آباد میں کچھ عرصہ قبل راشد، سہیل اور انجم خان کو سہگل نامی شخص نے قادیانی بنایا اور انھیں بینک میں ملازمت دلوائی۔ سہگل کے بارے میں معلوم ہوا ہے

کہ وہ پہلے منظور کالونی میں رہتا تھا اور اس ایریا میں اس کا بزنس تھا۔ علاقہ ظفر عباس نے بتایا کہ محمود آباد سے لوگوں کو شاہ فیصل کالونی لے جایا جاتا ہے جہاں پر قادیانیوں کے درمیان مسلمانوں کو جمع کر کے قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔

قادیانی مراکز کے ذمہ داروں نے بات نہیں کی:

تکبیر نے اس رپورٹ کی تیاری کے دوران محمود آباد نمبر ۶ لیاقت اشرف کالونی گلی نمبر ۴ میں واقع قادیانی عبادت گاہ کے ذمہ دار سے رابطہ کرنا چاہا تو انھوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ جب تکبیر کی ٹیم نے ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع الاحمدیہ بیت المبارک قادیانی عبادت گاہ کے افراد سے رابطہ کیا تو وہاں پر موجود افراد نے ذمہ داروں سے بات کرانے سے انکار کر دیا۔ تکبیر نے وہاں موجود افراد سے نشرواشاعت کے ذمہ داروں کے فون نمبر حاصل کرنا چاہے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں کسی ذمہ دار کا فون نمبر دینے کی اجازت نہیں ہے۔ تکبیر نے رپورٹ کی تیاری کے دوران بارہا کوشش کی کہ قادیانی جماعت کے کسی بھی ذمہ دار سے رابطہ ہو جائے لیکن یہ رابطہ ممکن نہ ہو سکا۔

(مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۲۶؍مارچ ۲۰۰۸ء)

★★★

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ماہانہ مجلس ذکرو اصلاحی بیان
24 اپریل 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

دوسری قسط

قادیانیوں کا صد سالہ جشن ...... حقیقت کے آئینے میں

پروفیسر خالد شبیر احمد

قادیانیت اور یہودیت تو اَم بہنیں ہیں:

پہلی قسط میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ قادیانیت ایک ایسی تحریک ہے جو مذہب کے لبادے میں انگریزی استعمار کے ایماء اور امداد سے برپا کی گئی۔ اس گروہ کی بنیادی غرض وغایت انگریزی سامراج کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور دنیائے اسلام میں تفرقہ ڈال کر اُن کی ملّی شناخت کو مجروح کرنے کے علاوہ خلافتِ عثمانی (جو دنیائے اسلام کے مرکز اور محور کے طور پر جانی پہچانی جاتی تھی) کو ختم کر کے اُس کی جگہ دنیا میں یہودیوں کی سیاسی حیثیت کو مستحکم کرنے کے لیے فلسطین کے اندر ایک یہودی ریاست قائم کرنا تھا۔ یہ ایک سامراجی ضرورت تھی، جس میں قادیانی کردار ایک واضح حیثیت رکھتا ہے جس کی تصدیق ''قادیان سے اسرائیل تک'' کے مصنف ابو مدثرہ صفحہ ۱۸ پر اس طرح کرتے ہیں:

> ''مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک کی ابتداء اس کے مزاج اور اس کی حقیقی غرض وغایت سے شناسائی حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک تو برطانوی سامراج کی سیاسی پالیسی پر نظر رکھنی ہوگی، دوسرے یہودی تحریکِ قومیت صہیونیت ۱۸۹۷ء کے رہنماؤں اور انگریزوں کے بڑھتے ہوئے روابط کا جائزہ لینا ہوگا۔ اس پس منظر میں قادیانی تحریک کے کردار کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی سول سروس کے یہودی افسر اس تحریک کی کامیابی کے لیے ہر سطح پر کوشاں تھے۔ دراصل وہ ہر ایسی تحریک کے قیام اور اس کی سرپرستی کے لیے بے تاب تھے جو برطانوی سامراج کے توسیع پسندانہ اغراض اور صہیونیت کے سیاسی عزائم کے دوہرے مقاصد کو پورا کرنے کی اہل ہو۔ ان دونوں طاقتوں کا بڑا نشانہ ترکی کی عظیم سلطنت تھی جس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہی علاقائی توسیع پسندی اور فلسطین میں یہودی ریاست کے خواب کو پورا کیا جا سکتا تھا۔
>
> یہ حقیقت پیشِ نظر رہے کہ انیسویں صدی کے وسط میں ''رسل اوتھ بل'' پاس ہونے کے بعد یہودی برطانیہ کی سیاست پر چھائے جا رہے تھے اور سول سروس میں اعلیٰ عہدے حاصل کر کے برطانوی نوآبادیات میں قدم جما رہے تھے۔ جدید سیاسی افکار نے یہودی اور عیسائی مذہبی امتیازات کو ختم کر دیا تھا۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۰۲ء تک برطانیہ کے تین وزیراعظم سالسبری، گلیڈسٹون اور روزبری میں سے اوّل الذکر یہودی تھا اور دوسرے دو یہود نوازی اور ترک دشمنی میں اپنی مثال آپ تھے۔ تحریکِ صہیونیت (۱۸۹۷ء) کی بنیاد رکھ کر تھیوڈر ہرزل نے جب عثمانی حکومت کے قبضے سے فلسطین کو آزاد کرانے کا اعلان کیا تو برطانیہ نے صہیونی لیڈروں سے مضبوط روابط قائم کر لیے اور ایک مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔ یہودی ریاست کے سوال پر برطانوی سیکرٹری نوآبادیات جوزف چیمبرلین اور ہرزل کی طویل ملاقاتیں ہوئیں جس کے نتیجے میں برطانیہ یوگنڈا میں یہودی ریاست کی تشکیل کی تجویز پیش کی لیکن یہودی برادری

نے اسے مسترد کردیا (انسائیکلوپیڈیا برٹینکا ریوزم)۱۹۵۲ء میں دنیا کے تمام ممالک میں یہودیوں نے صہیونیت کے پروگرام کے مطابق یہودی ریاست کے قیام کے لیے وسائل کو بروئے کار لانے کی جدوجہد کو تیز کردیا۔ اس کی بڑی وجہ برطانیہ میں آرتھر جے بالفور کا وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہونا تھا۔ بالفور سابق وزیراعظم برطانیہ سالسبری کا بھتیجا تھا اور اُس کی لبرل یونینسٹ کی وزارت (۱۸۸۶ء تا ۱۸۹۲ء) میں چیف سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہ چکا تھا۔ یہ وہی بدنام زمانہ یہودی ہے جو اعلانِ بالفور (۱۹۱۷ء) کا مجوز تھا۔ اپنے دورِ وزارت (۱۹۰۲ء تا ۱۹۰۵ء) اس نے تمام صہیونیت نواز تحریکوں کی بھرپور مدد کی۔ ۱۹۰۵ء میں سربیریان وزیراعظم برطانیہ فارن سیکرٹری سر ایڈورڈ گرے اس کا معتمد تھا۔ انھوں نے اپنے پیش روؤں کی ترک دشمنی حکمتِ عملی پر پورا پورا عمل کیا۔ اس عہد میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن (۱۸۹۹ء۔ ۱۹۵۷ء) ہندوستان کو ''بیس'' بنا کر مشرقِ وسطیٰ میں سامراجی سازشوں کی تکمیل میں سرگرم رہے۔ یہ تاریخی حقیقت بھی منظر عام پر آچکی ہے کہ یہود کے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لیے ہندوستان کی سول سروس کے بعض یہودی افسر بھی سرگرم عمل تھے جو اینگلو اسرائیلی ایسوسی ایشن لندن کے اراکین تھے۔ اور مختلف فوجی اور انتظامی عہدوں پر فائز تھے، جن میں فوج کے جنرل اور گورنر تک کے عہدے شامل تھے۔ یہ لوگ صہیونیت کے عمومی مقاصد کی تکمیل میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔'' (سوشلوجیکل ریویو لندن، مارچ ۱۹۶۹ء مقالہ از جے وِسن)

اس تحریر کی روشنی میں مسلمانوں پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ترکی کی عثمانی ریاست کا قیام یہودی اور عیسائی طاقتوں کی نظر میں کس طرح کھٹک رہا تھا۔ وہ اس ریاست کو مسلمانوں کا مرکز تصور کرتے ہوئے اسے تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ تاکہ صہیونی ریاست کے قیام کو ممکن بنایا جاسکے۔ برطانیہ کی طرف سے یوگنڈا میں یہودی ریاست کی تشکیل کی تجویز کو یہودیوں نے محض اس لیے مسترد کردیا تھا کہ اُن کی نگاہیں فلسطین پر جمی تھیں۔ وہ فلسطین کو اپنا وطن گردانتے تھے اور دوبارہ فلسطین میں ہی اسرائیلی ریاست قائم کرنا چاہتے تھے۔ فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام اور ترکی کی سلطنت عثمانیہ کا اختتام اُس وقت کے حالات میں دشمنانِ اسلام کے اوّلین مقاصد تھے جسے وہ ہر حال میں حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے قادیانی کتنے متحرک اور فعال تھے، اس کا اندازہ لگانے کے لیے ذیل میں چند حقائق پیش نظر ہیں۔

حکیم نورالدین نے اپنے دورِ اقتدار میں یہودیوں کے ان مقاصد کو آگے بڑھایا۔ اصل کام کا آغاز تو مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے دور سے ہی ہو چکا تھا۔ ہندوستان میں قادیان مرزا غلام احمد کے خلاف اسلام اور خلافِ ترک سلطنت سرگرمیوں کی وجہ سے تخریب کاری اور سازشوں کا مرکز بن چکا تھا۔ جہاں سے پورے بلادِ اسلامیہ کے اندر انگریزوں کی اطاعت، سلطنت عثمانیہ کی مخالفت، اور جہاد کی مذمت میں لٹریچر بھیجا جاتا تھا۔ مرزا غلام احمد نے سوڈان میں مہدی سوڈانی کی مخالفت کے لیے غلام نبی قادیانی کی قیادت میں ایک مشن مصر بھیجا۔ اسی طرح عراق میں ترکی کی حکومت کے خلاف کام کرنے کے لیے ایک عرب قادیانی جس کا نام عبداللہ تھا، مامور کیا گیا۔ اسی طرح وسط ایشیا زار روس کے خلاف برطانوی جاسوسی کے لیے کئی مشن روانہ کیے گئے جن میں مولوی قطب الدین قادیانی، میاں جمال الدین قادیانی اور مرزا خدا بخش قادیانی اچھے خاصے معروف نام ہیں۔ افغانستان ایک مدت تک قادیانی جاسوسوں کی زد میں رہا۔ مولوی عبداللطیف قادیانی

اس ضمن میں ایک نمایاں نام ہے جسے اُس وقت کی حکومتِ افغانستان نے اُس کے مرتد ہونے کی بنا پر سنگسار کر دیا تھا۔ (تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''تاریخ محاسبۂ قادیانیت'' ملاحظہ کریں)

ترکی کی حکومت مسلمانوں کے اتحادِ ملّی کا نشان بن چکی تھی۔ مرزا غلام احمد کی تنقید اور مذمت کا خصوصی نشانہ بنی رہی۔ مرزا غلام احمد بڑے تسلسل کے ساتھ ترکی کی تباہی اپنے الہاموں اور پیش گوئیوں میں بیان کرتے رہے۔

ترک قونصل سے ملاقات:

۱۸۸۷ء میں جب ترک قونصل کراچی سے لاہور آئے تو مسلمانوں نے اُن کا شاندار استقبال کیا۔ لاہور کی قادیانی جماعت کی طرف سے مرزا غلام احمد کی طرف سے ترک قونصل کو ملاقات کی دعوت دی گئی۔ مسلمان ذرا مطمئن ہوئے کہ شاید خلافتِ عثمانیہ کے نمائندے سے مرزا کی ملاقات سے مرزا غلام احمد ترک مخالفت سرگرمیوں میں کچھ کمی آجائے گی لیکن مرزا صاحب نے اپنی ملاقاتوں میں انگریزوں اور یہودیوں کی حمایت اور ترکوں کی مخالفت کا اعادہ کیا تو ترک قونصل ناراض ہوکر واپس چلے گئے۔ اُسے یقین ہوگیا کہ یہ شخص جو اپنے آپ کو مذہبی رہنما کہتا ہے۔ درحقیقت انگریزوں کا ایجنٹ اور گماشتہ ہے جو اپنے قول اور فعل سے اپنے آپ کو مسلمانوں کا ازلی اور ابدی دشمن ثابت کر چکا ہے۔ مذاکرات ختم ہونے پر مسلمانوں کو ان مذاکرات کے بارے میں فطری طور پر تجسس تھا۔ چنانچہ لاہور کے ایک اخبار ''ناظم الہند'' نے ترکی قونصل کے ساتھ رابطہ قائم کر کے مرزا صاحب سے اُن کی ملاقات کے بارے میں استفسار کیا تو انھوں نے صاف صاف الفاظ میں مرزا قادیانی کی مذمت کی اور کہا کہ یہ شخص فریب کاری کا مجسمہ ہے، جس کی رگ رگ میں اسلام کی مخالفت اور مسلمانوں کی دشمنی کا جذبہ موجزن ہے۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا کارِ فضول ہے۔ چنانچہ ترک قونصل کا یہ خط جب اخبار میں چھپا تو مسلمان سیخ پا ہوگئے اور انھوں نے مرزا غلام احمد کی بڑی شدت کے ساتھ مخالفت اور مذمت کر کے اپنے دلّی جذبات کا اظہار کیا۔ اس واقعہ کے فوراً بعد مرزا صاحب ایک اشتہار کے ذریعے اپنے خیالات کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

> ''میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب اطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن سے یہ آسانی کارروائی کر رہا ہوں۔ ترکی کی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور شامتِ اعمال بھگت رہی ہے اور یہ ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم کسی راستی کو پھیلا سکیں۔ میں نے صاف کہہ دیا ہے کہ سلطان کی سلطنت کی حالت ٹھیک نہیں اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ اس کا انجام اچھا نہیں۔ یہی وہ باتیں تھیں جو سفیر مذکور کو اپنی بدقسمتی سے بری طرح محسوس ہوئیں۔'' (تبلیغ رسالت، جلد ہشتم مؤلفہ میر قائم علی قادیانی، ص۵)

مرزا غلام احمد کی ترک دشمنی اُن کی وفات ۱۹۰۸ء تک جاری رہی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کسی قسم کی کمی کی بجائے بلا کی شدت ہی پیدا ہوتی گئی۔ ہندوستان کے مسلمان جو دل وجان سے ترکی کی سلطنت عثمانیہ کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کی اس پالیسی کو بخوبی سمجھتے تھے اور مرزا کی اس برطانیہ نواز ترک دشمن حکمت عملیوں پر کڑی تنقید بھی کرتے تھے۔ چنانچہ جہلم سے شائع ہونے والے مسلمان اخبار ''سراج الاخبار'' نے اپنے خصوصی مقالے میں مرزا غلام احمد کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا:

''مرزائے قادیاں کے جھوٹے دعوے اور انبیاء علیہم السلام کی نسبت اس کی توہین آمیز تحریریں ایک مدت سے مسلمانوں کی سخت دل آزاری کا باعث ہورہی تھیں مگر اب کی مرتبہ ۲۴ رمئی کو ایک اشتہار ''حسین کامی سفیر سلطانِ روم'' کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ اس سے تو ہندوستان کے ہر طبقے کے مسلمانوں کو انتہائی قلق ہوا ہے۔ اس اعلان سے صریحاً ثابت ہوگیا ہے کہ یہ شخص صرف علمائے امت کا ہی دشمن نہیں بلکہ ملتِ اسلامیہ اور روئے زمین پر مسلمانوں کا جانی دشمن ہے۔ اور جس طرح انگلستان میں گلیڈسٹون اسلام اور ترکی کا مخالف ہے، اسی طرح ہندوستان میں یہ شخص اسلام اور اہل اسلام کا دشمن ہے۔ حیف ہے کہ وہ خلیفۃ المسلمین جو روئے زمین کے مسلمانوں کا واجب الاحترام مقتدیٰ ہے اور جو حرمین شریفین کا محافظ ہے۔ اس کی نسبت گلیڈسٹون کا یہ بے باک مقلد ایسی ہی دریدہ دہنی کرتا ہے۔

اخبار بین طبقہ جانتا ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے، یہ وہی کچھ ہے جو گلیڈسٹون اور اُس کے یورپی پیرو ترکی سلطنت کی نسبت بکا کرتے ہیں۔ قادیان کے اس قول سے کہ ''میں نے سفیر کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا الہام کرنے والا خدا بھی صرف مسلمانوں کا ہی دشمن ہے، ان کے خون کا پیاسا ہے اور جو لوگ دین اسلام کے دشمن اور اس کے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں، اُن سے خوش ہے اور انھی کو دنیا میں قادیانی اور اس کے گروہ کے ساتھ باقی رکھنے کے لیے منتخب کیا ہے۔'' (مولانا ابوالقاسم دلاوری، رئیس قادیان)

یہ تھے حکیم نورالدین کے مرشد جن کا تذکرہ اس مضمون میں بطور پس منظر آ گیا ہے کہ وہ کس طرح انیسویں صدی کے آغاز میں مرنے سے پہلے اسلام اور اہل اسلام کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جس پر آج قادیانی جشن صد سالہ منا رہے ہیں۔ اب ذرا اُن کے معتمد خاص حکیم نورالدین کی خدمات کا جائزہ بھی لیتے ہیں کہ وہ کیا اور کس طرح اسلام اور اہل اسلام کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

۱۹۰۸ء میں جب حکیم نورالدین نے اقتدار سنبھالا تو ترکی کی سلطنت نامساعد حالات کا شکار تھی۔ یہودی اور انگریز ترکی کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ استعماری طاقتوں نے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں قومیت کے جذبات کو اُبھار کر ترک قوم کو داخلی انتشار جیسے مسئلے سے دوچار کر دیا تھا۔ بلقان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں جن میں رومانیہ اور بلغاریہ بھی شامل تھیں۔ ترکوں کے خلاف بغاوت کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ نوجوان ترکوں کو ورغلا کر حکومت کے خلاف کر دیا گیا۔ انھوں نے ''ینگ ٹرکس'' کے نام سے ایک الگ تنظیم قائم کر لی۔ اس تنظیم کی غرض و غایت بھی سلطان عبدالحمید کو معزول کر کے اُس کی جگہ محمد خامس نامی ایک شخص کو ترکی کا سلطان مقرر کرنا تھا۔ سلطنتِ عثمانیہ کے ان حالات کو دیکھ کر ارد گرد کی غیر مسلم ریاستوں نے بھی ترکی کے لیے مسائل پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ آسٹریا نے بوسنیا ہرزی گوینا کی ریاستوں کے ساتھ الحاق کر کے انھیں ترکوں کے خلاف اُکسانا شروع کر دیا۔ اٹلی کی حکومت نے بھی ترکوں کے خلاف باقاعدہ اعلانِ جنگ کر کے ۱۹۱۲ء میں طرابلس پر حملہ کر دیا۔ جب ترکی کی خلافتِ عثمانیہ نے مصر کے راستے اپنی فوج کو اٹلی کی فوج کے خلاف کارروائی کرنا چاہی تو انگریزوں نے مصر کے راستے ترک فوجوں کو راستہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بلقان نے بھی خلافتِ عثمانیہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا جو ترکوں کے زیر تسلط ایک ریاست تھی۔ انگریز نے

ان بغاوتوں کو نہ صرف شہہ دی بلکہ اپنے سوچے سمجھے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے باغی فوجوں کی مدد کی۔ اس طرح ترکی کی عظیم سلطنت یعنی خلافتِ عثمانیہ کو ان ریاستوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس شکست پر ہندوستان کے مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا۔ ہندوستان کے مسلم زعماء کی ان تمام حالات پر ایک گہری نگاہ تھی۔ وہ اس کے پس پردہ یہودی اور عیسائی مقاصد سے پوری طرح آشنا تھے اور دل کی گہرائیوں سے سلطنت عثمانیہ کو بچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے جنگِ طرابلس اور بلقان کے موقع پر پورے ہندوستان کے مسلمانوں کو غیرتِ ملّی کے جذبات سے سرشار کر کے میدانِ عمل میں لا کھڑا کیا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، مولانا شبلی نعمانیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (بانی مجلس احرار اسلام) ترکوں کی حمایت میں پیش پیش تھے۔ اوّل الذکر تین رہنماؤں نے اپنے اپنے اخبارات کے ذریعے مسلمانوں میں خلافتِ عثمانیہ کے دفاع کے لیے ایک تحریک کی صورت پیدا کر دی، جگہ جگہ جلسے کیے گئے، جلوس نکالے گئے، مالی امداد طرابلس اور بلقان کے مسلمانوں کو پہنچائی گئی۔ ڈاکٹر مختار انصاری کی قیادت میں ایک طبی وفد ترکی بھیجا گیا تاکہ زخمی مسلمانوں کی مدد کی جا سکے۔ اس کے علاوہ وہ چند مسلمان طلباء بھی اس طبی وفد میں شامل تھے جنھوں نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے اپنی تعلیمی مستقبل کو داؤ پر لگا دیا تھا۔ اس صورتِ حال کی عکاسی مولانا شبلی نعمانی کے مندرجہ ذیل اشعار سے ہوتی ہے جو اُس وقت ہر باشعور مسلمان کی زبان پر تھے:

مراکش جاچکا فارس گیا اب دیکھنا یہ ہے　　　　کہ جیتا ہے یہ ترکی کا مریضِ سخت جاں کب تک
یہ سیلابِ بلا جو بلقان سے بڑھتا چلا آتا ہے　　　　اسے روکے گا مظلوموں کی آہوں کا دھواں کب تک
زوالِ دولت ِ عثماں زوالِ شرع و ملت ہے　　　　عزیزو ، فکرِ فرزند و عیال و خانماں کب تک
بکھرتا جاتا ہے شیرازۂ اوراقِ اسلامی　　　　چلیں گی تُند بادِ کفر کی یہ آندھیاں کب تک

ہندوستانی مسلمانوں کا یہ طبی وفد جب واپس ہندوستان پہنچا تو مسلمانوں نے اس کا عظیم الشان استقبال کیا۔ مولانا شبلی نعمانیؒ نے اس موقع پر ڈاکٹر مختار انصاری کے پاؤں چومنے چاہے۔ ڈاکٹر صاحب نے انھیں منع کیا تو جواب میں مولانا نے فرمایا کہ یہ تمہارے پاؤں نہیں بلکہ اسلام کے مجسمۂ غربت کے پاؤں ہیں۔

اِدھر ہندوستان کے غیرت مند مسلمانوں کے دل دشمنانِ اسلام کی مسلمانوں کے خلاف سازشوں پر خون کے آنسو رو رہے تھے تو اُدھر قادیان کے بزعم خویش ''اصلی مسلمان'' یا پھر ''سرکاری مسلمان'' اپنے قائد و پیشوا مرزا غلام احمد کی واضح ہدایت کی کہ مطابق یہودی اور نصرانیوں سے گٹھ جوڑ کر کے کیسی کیسی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ اس کے بارے میں اگلی قسط میں بیان کیا جائے گا کہ یہ ہیں وہ جذبات جو یہ بیسویں صدی میں اسلام اور اہل اسلام کے لیے سرانجام دیتے رہے جس پر جشنِ صد سالہ منایا جا رہا ہے:

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

(جاری ہے)

مرزا قادیانی کی علمیت کا تحقیقی مطالعہ

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

☆ غلط علم حاصل کرنے سے بہتر ہے کہ بے علم رہا جائے۔
☆ تھوڑا علم خطرناک اور نہایت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔
☆ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل و دماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھول لگتے ہیں۔
☆ جب خدا کسی کو ذلیل کرتا ہے تو علم اس پر حرام ہو جاتا ہے۔
☆ علم خدا کا دیا ہوا ایک نور ہے اور یہ نور گنہگاروں کو نہیں دیا جاتا۔
☆ ادھورا علم خطرے کا موجب ہوتا ہے۔ علم کے چشمہ کا پانی سیر ہو کر پیو یا اس سے الگ رہو۔
☆ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ مضحکہ خیز وہ شخص ہے جو اِدھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں سے علم کی شُدبُد حاصل کرتا ہے اور پھر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ علامہ ہے۔

حکمت و دانائی کے مذکورہ اصول ذہن نشین کرنے کے بعد مرزا قادیانی کے متعلق درج ذیل امور ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کو دینی علوم میں معمولی شُدبُد حاصل تھی۔ وہ کوئی بڑا عالم نہ تھا۔ اس کا اقرار اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی ہے۔ لکھتا ہے: ”ظاہری کسبی علوم کے لحاظ حضرت مسیح موعود کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ ہی علم مناظرہ میں کوئی خاص دسترس تھی۔“ (سیرت المہدی، ۱/ ۱۳۷)

(۲) قادیانی، مرزا کے متعلق علوم لدنیہ کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ خود مرزا بھی اس بات کا مدعی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ براہِ راست تعلیم دیتے ہیں لیکن باب ہٰذا کے تمام مندرجات اس دعویٰ کی تردید کر رہے ہیں۔ اس باب میں درج حقائق کے باوجود مرزا کو صاحبِ علومِ لدنیہ کہنا اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی جاہلانہ باتوں کی تعلیم دینے سے پاک ہیں۔

(۳) مرزا کا علوم لدنیہ کا دعویٰ اس لیے بھی درخورِ اعتنا نہیں ہے کہ غیبی علوم اس شخص کو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں جو انتہائی نیک و پرہیزگار ہو جب کہ مرزا کا نیکی و تقویٰ سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

مرزا کا دعویٰ علمیت:

(۱) بڑا معجزہ علمی معجزہ ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ احمدیہ، حصہ اوّل، ص ۱۶۵)

(۲) امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابلہ پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ (ضرورت الامام، ص ۱۰، روحانی خزائن، جلد ۱۳، ص ۴۸۰)

(۳)　بے شک اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر آنکھ جھپکنے کی دیر بھی قائم نہیں رہنے دیتے اور ہر غلطی سے میری حفاظت کرتے ہیں اور شیطانی راستوں سے مجھے بچاتے ہیں۔ (نور الحق، ۲/ ۸۶، روحانی خزائن، ۸/ ۲۷۲)

(۴)　سو خدا تعالیٰ نے اس جادو (عیسائیت کا جادو۔ ناقل) کے باطل کرنے کے لیے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف وحقائق ساتھ دیئے تا کہ اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ (فتح الاسلام ص ۶، روحانی خزائن ۳/ ۵۔۶)

(۵)　عنایت الٰہی نے میری دستگیری کی اور وہ علم بخشا کہ مدارس سے نہیں بلکہ آسمانی معلم سے ملتا ہے۔
(فتح الاسلام حاشیہ ص ۳۴، روحانی خزائن، ۳/ ۲۱)

(۶)　وہ کتابیں جو اس عاجز نے تالیف کر کے شائع کی ہیں۔ درحقیقت یہ تمام غیبی مدد کا نتیجہ ہے اور اس عاجز کی استعداد اور لیاقت سے برتر۔

(۷)　امامِ زمانہ کے لیے درج ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے......

تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لیے ضروری اور اس کا خاصہ لازمی ہے...... خدا تعالیٰ کے فضل سے علومِ الٰہیہ میں اس کو بسطت (یعنی وسعت) عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو اُس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیوں کہ علومِ حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے اور وہ نوران چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ (*)
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء . (ضرورۃ الامام ص ۹، روحانی خزائن، ۱۳/ ۴۷۹)

(۸) مرزا کے الہام:

(ا)　وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لیے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم ومعارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔ (ازالہ اوہام ص ۸۵۵، ۸۵۶، روحانی خزائن ۳/ ۵۶۶، مثلہ تذکرہ، ص ۱۹۴، طبع دوم)

(۲)　وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی . اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ اور وہ اپنی خواہش کے تحت نہیں بولتا بلکہ وحی کا تابع ہے۔
(اربعین نمبر ۲، صفحہ ۳۶، روحانی خزائن، ۱۷/ ۳۸۵)

فصل اوّل: مرزا کی علومِ عقلیہ سے لاعلمی:

علم مناظرہ:

(الف) مناسب ہے کہ یہ سارا مضمون ایک ہی دفعہ برادر ہند میں درج ہو یعنی تین تحریریں ہماری طرف سے اور تین ہی آپ

* مرزا صاحب کا اپنے متعلق امام ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔ انی جاعلک للناس اماماً۔ میں لوگوں کے لیے تجھے امام بناؤں گا تو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔ (تذکرہ ص ۶۳۰)

کی طرف سے ہوں اوران پر دونوں منصفوں کی مفصل رائے درج ہو۔ (مکتوبات احمدیہ، حصہ دوم ص۲۲)

(ب) اوّل تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیوں کہ ہم معترض ہیں پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے پھران کا جواب الجواب ہماری طرف سے گزارش ہوگا اور بحث ختم ہوجائے گی۔ (مکتوبات احمدیہ، حصہ دوم ص۷۰)

تجزیہ: علم مناظرہ کے مذکورہ قواعد اس فن کی کسی کتاب میں نہیں لکھے ہوئے بلکہ محض مرزا کے خود ساختہ ہیں۔

علم النحو:

علم النحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ، ص۴۷، روحانی خزائن، جلد۱۷، ص۱۶۲)

تجزیہ: مرزا کا تحریر کردہ یہ قاعدہ خود ساختہ ہونے کے علاوہ علم النحو سے بھی غیر متعلق ہے۔ (اگر اس قاعدہ کا کوئی وجود وثبوت ہوتو اسے علم اشتقاق کا قاعدہ کہا جاسکتا ہے نہ کہ علم النحو کا)

علم منطق:

(الف) اسی واسطے صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار دیا گیا ہے۔
(سرمہ چشم آریہ، ص۹۹، روحانی خزائن، جلد۱۰، ص۱۴۷)

(ب) لمّی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسے کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔ (چشمۂ معرفت، ص۵۶، روحانی خزائن، جلد۲۳، ص۶۴)

(د) اور دوسری دلیل کی قسم انّی ہے اور انّی اس کو کہتے ہیں کہ مدلول سے ہم دلیل کی طرف انتقال کریں۔ (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

تجزیہ: مرزا صاحب کی درج کردہ تینوں تعریفات کتب منطق کے اصول وضوابط کے خلاف ہیں۔

علم ریاضی: پانچ اور پچاس میں انوکھا فرق:

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص۷، روحانی خزائن، ص۹، جلد۲۱)

۳۱ رستمبر:

محمدی بیگم کے متعلق لکھا: والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیش گوئی فوت ہوگیا یعنی نکاح ۷ راپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور وہ ۳۱ رستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور گزر گیا۔ (آئینہ کمالات اسلام، حاشیہ، ص۲۸۶، طبع اوّل)

نوٹ: بعد کے ایڈیشنوں میں ۳۱ کی جگہ ۳۰ ستمبر لکھا گیا ہے۔

صفر چوتھا مہینہ اور چہار شنبہ چوتھا دن:

اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتے کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا اور چہار شنبہ (تریاق القلوب، ص۲۱۷، ۲۱۸، روحانی خزائن، جلد۱۵)

تجزیہ: پرائمری میں پڑھنے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ اسلامی لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے لیکن مرزا اسے چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے

اور ہفتہ کے دنوں کی ترتیب یہ ہے:

(۱) شنبہ (۲) یک شنبہ (۳) دوشنبہ (۴) سہ شنبہ (۵) چہار شنبہ

اس ترتیب کے مطابق چہار شنبہ ہفتہ کا پانچواں دن ہے اور مرزا اسے چوتھا دن کہتا ہے۔ سبحان اللہ یہ ہے علمیت اور دعویٰ ہے دنیا بھر کی امامت کا...... کارِ طفلاں خواہد شد

جمع تفریق کا علم:

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔ (کتاب البریہ، ص ۱۴۶/ روحانی خزائن، ص ۱۷۷، جلد ۱۳)

تجزیہ: مرزا کی عمر ۱۸۵۷ء میں سوالہ برس کے حساب سے بھی نہیں بنتی بلکہ سترہ یا اٹھارہ برس بنتی ہے۔ سولہ برس لکھنا مرزا کی پرلے درجے کی جہالت ہے۔

ابن حجر حنفی: (علم تاریخ)

(۱) فتاویٰ ابن حجر جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ (ایام الصلح ص ۸۰/ روحانی خزائن، ص ۳۱۵، جلد ۱۴)

تجزیہ: علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کے بارے میں اسلامیات کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ وہ شافعی مسلک تھے لیکن مرزا کو علم نہ تھا۔ شاید یہ بھی دعویٰ مسیحیت کے لیے شرط ہو۔

(۲) حضور علیہ السلام کے ۱۱ لڑکے:

تاریخ دان جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ (چشمۂ معرفت، ص ۲۸۶/ روحانی خزائن، ص ۲۹۹، جلد ۲۳)

(۲) حضور علیہ السلام کی ۱۲ لڑکیاں:

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔ (ملفوظات، جلد ششم، ۵۷)

مرزا کی مذکورہ دونوں جہالتیں محتاجِ بیان نہیں ہیں۔

(۴) تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ (پیغام صلح ص ۳۸، روحانی خزائن ص ۴۶۵، جلد ۲۳)

(۵) ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو چالیس برس ہے بے کسی اور پریشانی اور یتیمی میں بسر کیا تھا کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغرسنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا اور اسی بے کسی اور غریبی کی حالت میں اس سید الانام نے شیر خوارگی کے دن پورے کیے اور جب کچھ سن تمیز پہنچا تو یتیم اور بے کس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ان بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اس مخدوم العالمین کے سپرد کی اور اس تنگی کے دنوں میں بجز ادنیٰ قسم کے اناجوں یا بکریوں کے دودھ کے اور کوئی غذا نہ تھی اور جب سن بلوغ پہنچا تو آنحضرت کی شادی

کے لیے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اوّل درجہ کے حسن و جمال کے کچھ فکر نہیں کی بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی۔ (ازالہ اوہام، حاشیہ، ص ۱۹، ۲۰، روحانی خزائن، ص ۱۱۲۔۱۱۳، جلد ۳)

علم لغت:

مرزا نے علم لغت میں جو تحقیقات کی ہیں، وہ مضحکہ خیز ہیں۔ ایک ہی لفظ کے دو ٹکڑے کر کے ان کا الگ الگ معنی تجویز کر لیتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے انگریزی میں Make Good کا معنی ہے تلافی کرنا۔ اس میں کوئی شخص یہ نکتہ آفرینی کرے کہ Make کا معنی ہے تلافی اور Good کا معنی ہے کرنا۔ ظاہر ہے کہ اسے جاہل مرکب ہی کہیں گے۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح کا سلوک الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(الف) عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں یعنی ایک انس خدا کی اور ایک انس بنی نوع کی۔

(نسیم دعوت، ص ۲۵، روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۳۸۷)

(ب) مریم وطن سے دور ہونے کو کہتے ہیں۔ (ست بچن حاشیہ، ص ۱۶۴، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۳۰۷)

(ج) برزخ عربی لفظ ہے جو مرکب ہے زخ اور بر سے جس کے یہ معنی ہیں کہ طریق کسب اعمال ختم ہو گیا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۴۰۳)

(د) خنزیر کی وجہ تسمیہ:

خنزیر کا لفظ خنز اور اَرْ سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی بہت فاسد اور اَرْ کے معنی دیکھتا ہوں (اسلامی اصول کی فلاسفی، ص ۲۴، روحانی خزائن ۳۳۸)

(ر) سلمان کی وجہ تسمیہ:

یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ **سلمان منا اھل البیت علیٰ مشرب الحسن**۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی　　اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہو گی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور عناد کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجود کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ (ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ، ص ۸۔۹، روحانی خزائن، ص ۲۱۲۔۲۱۳، جلد ۱۸)

خود ساختہ عربی:

(۱) اَنْتَ قَابِلٌ۔ تو قابلیت رکھتا ہے۔ (اربعین نمبر ۳، ص ۳۳۔۳۴، روحانی خزائن، ص ۴۲۳۔۴۲۴، جلد ۱۷)

(۲) **وَالتَّشَوَّقُ اِلٰی رَقْصِ الْبَغَایَا وَبُوْسِهِنَّ وَعِنَاقِهِن** (اور شوق کرنا بازاری عورتوں کی طرف اور ان کا بوسہ لینا اور گلے لپٹانا۔　(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۹)

(۳) ویملی التفسیر کاملائی...... و ہمچو من در عربی تفسیر نویسد (اعجاز المسیح صفحہ ۲۲ روحانی خزائن ۲۴/۱۸)

اِمْلَاءٌ کا معنیٰ لکھوانا ہے لیکن مرزا صاحب نے اسے لکھنے کے معنیٰ میں لیا ہے جو کہ خلاف حقیقت اور جہالت پر مبنی ہے۔
(۴) بَلْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّسْفکُوا قَائلہ...... بلکہ می خواہند کہ حق گورا بکشند (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳ روحانی خزائن ۱۸/۱۵)
تجزیہ: یہ جملہ عرب محاورہ کے خلاف ہے۔
(۵) یقعون من الشحّ علیٰ کل غضارۃ ولو کان فیه کم فارۃ
واز شدّت حرص بر بر پیالہ مے افتند اگر چہ درآں موشے مردہ باشد (اعجاز المسیح صفحہ ۱۵ روحانی خزائن ۱۸/۱۷)
فیه کی ضمیر غضارہ کی طرف لوٹتی ہے جو کہ مؤنث ہے۔ مرجع مؤنث اور ضمیر مذکر۔ عجب تماشا ہے۔
(۶) فقلت انکنتم تنکرون باعجاز ی (اعجاز المسیح صفحہ ۲۱ روحانی خزائن ۱۸/۲۳) تنکرون کا باصلہ لانا غلط ہے
(۷) ثم طفق المخا لفون یمدحونه علیٰ فتح المیدان (اعجاز المسیح صفحہ ۲۵ روحانی خزائن، ۱۸/ ۲۷)
میدان فتح کرنا۔ اردو محاورہ ہے جو کہ مرزا صاحب نے عربی میں لکھ دیا ہے۔ اس پر بھی دعویٰ اعجاز اور علوم لدنیہ کے حامل ہونے اور غلطی پر ایک لحہ کے لیے بھی قائم نہ رہنے کا۔ سبحانک هذا ابهتان عظیم۔

فصل دوم: مرزا کی علوم نقلیہ سے لاعلمی

علم تفسیر:

(۱) الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة و الناس۔ پس لفظ ناس سے مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔
(ایام الصلح، ص ۶۲، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۲۹۶)
تجزیہ: کسی معتبر تفسیر میں معتبر قول قادیانی نہیں دکھا سکتے کہ ناس سے مراد دجال ہو۔
(۲) لم یلد کالفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنا یا ہوا نہیں۔ (ست بچن، ص ۱۴۰، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۲۶۴)
(۳) دابة الارض سے گروہ متکلمین مراد ہے۔ (ازالہ اوہام، ص ۵۰۳، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۳۷۰)
تجزیہ: یہ خودساختہ تفسیر ہے۔
(۴) سورت فاتحہ میں یوم الدین سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے۔
(اعجاز المسیح، ص ۱۳۷ تا ۱۴۳، روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۱۴۱ تا ۱۴۷)
تجزیہ: اس خودساختہ تفسیر کی کسی تفسیر سے تائید نہیں ملتی۔ ھاتو ابر ھانکم ان کنتم صادقین
(۵) واعبد ربک حتی یا تیک الیقین۔ مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے۔
(ملفوظات، جلد دوم، ص ۹۷)

تجزیہ: نمبر ۵ بھی مرزا کی خودساختہ تفسیر کا ”شاہکار“ ہے۔

علم الحدیث:

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تھی۔ محدثین نے اس حدیث کو اوّل درجہ کی صحیح مانا ہے اور کوئی جرح نہیں کیا گیا۔ (ایام الصلح، ص ۱۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۴، ص ۳۸۸)

مرقات شرح مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں محدثین نے اس پر کافی جرح کی ہے۔ اس لیے قادیانیوں کا یہ کہنا کہ محدثین اسے اوّل درجہ کی صحیح حدیث مانتے ہیں، محض جھوٹ ہے۔

حضرت عیسیٰ کے لیے رجوع کا لفظ احادیث نبویہ میں نہیں آیا۔ جس کا معنی دوبارہ آنے کے ہیں۔

(انجام آتھم ص ۱۱۱۔۱۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۱، ص ۱۱۱۔۱۱۲)

تجزیہ : کنزالعمال کی ایک حدیث میں رجوع کا لفظ موجود ہے۔ **ان عیسیٰ لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیٰمۃ**

(ترجمہ) بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور تمہاری طرف قیامت سے قبل لوٹیں گے۔

تجزیہ: اس لیے مرزا کا مذکورہ قول جہالت پر مبنی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔ (ازالہ اوہام، ص ۲۵۲، روحانی خزائن، جلد ۳ ص ۲۲۷)

تجزیہ: اس مفہوم کی کوئی حدیث قادیانی قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

(۴) مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱، روحانی خزائن، ص ۱۴۲، جلد ۳)

تجزیہ: اگر قادیانی صحیح مسلم میں سے یہ حدیث دکھا دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

(۵) اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المھدیؒ** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادۃ القرآن ص ۴۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۳۷، جلد ۶)

تجزیہ: یہ زوردار بیان بھی سمندر کی جھاگ اور ریت کی دیوار کی طرح بے حقیقت ہے۔

(۶) یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰۔۲۲۱، روحانی خزائن ۳/۲۰۹۔۲۱۰)

تجزیہ: اس تحریر سے مرزا کی دو جہالتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) امام بخاری کا پورا نام محمد بن اسماعیل ہے لیکن مرزا محمد اسماعیل لکھ رہا ہے۔ (۲) مرزا کا یہ کہنا کہ صحیح بخاری میں جو حدیث نہ ملے وہ ضعیف ہے سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ بلکہ وہ احادیث جو امام بخاری کی مخصوص اعلیٰ درجہ کی شرائط پر پوری نہ اتریں وہ انھیں ترک کر دیتے ہیں۔ افسوس کہ مرزا کو اتنا علم بھی نہیں ہے۔

علم وعقائد:

(۱) مخلوق قدیم ہے: پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آتا ہے سو اس طرح ہم ایمان رکھتے ہیں

اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے (چشمہ معرفت ص ۱۶۰ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۱۶۸)

تجزیہ: کیا قادیانی اتنا علم اور اخلاقی جرأت رکھتے ہیں کہ اپنے نبی اور مسیح کو سچا ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید سے مخلوق کے قدیم ہونے کا ثبوت فراہم کریں؟

(۲) حضرت موسیٰ زندہ ہیں: یہ حضرت موسیٰ مرد خدا ہیں جن کی زندگی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اشارہ کیا ہے اور ہم پر فرض کیا ہے کہ ہم ایمان لائیں کہ وہ آسمان میں زندہ ہیں اور فوت نہیں ہوئے اور وہ مُردوں میں سے نہیں (ترجمہ)

(نور الحق ص ۵۰ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۶۸)

تجزیہ: قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آسمانوں پر اس جسدِ عنصری سمیت موجودگی کا کوئی اشارہ نہیں ہے۔

ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین.

(۳) نبوت جاری ہے: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے سے امتی ہو، پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی

تجزیہ: یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اسلامی لٹریچر سے اس بات کی تائید میں کوئی اشارہ تک نہیں ملتا۔

(۴) حضرت عیسیٰ کی وفات: مدت ہوئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے۔ کشمیر میں محلّہ خانیار میں آپ کا مزار ہے موجود ہے۔(حقیقۃ المہدی ص ۷ روحانی خزائن ص ۴۳۳ جلد ۱۴)

تجزیہ: یہ بھی محض ادّعا ہے جس کا کوئی ثبوت قادیانیوں کے پاس نہیں ہے بلکہ ۱۹۸۷ء میں جرمنی کی ایک تحقیقاتی ٹیم اس قبر کا معائنہ و تحقیق کرنے کے بعد یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں کسی اور کی ہے۔

(۵) امام مہدی کے متعلق: مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں نہیں ہوا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵۔ روحانی خزائن ص ۳۵۶، جلد ۲۱)

تجزیہ: مرزا کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی ہے۔ معتبر احادیث بھی، صحاح ستہ وغیرہ میں موجود ہیں جن کا انکار سورج کے انکار کے مترادف ہے۔

(۶) سینکڑوں محمد ﷺ: صدہا ایسے لوگ گزرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد یا احمد تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۶۔ روحانی خزائن ص ۳۴۶ جلد ۵)

تجزیہ: محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کوئی دلیل اس کے متعلق نہیں ملتی۔

(۱) علم اصول حدیث:

ماسوا اس کے یہ اصول محدثین کا مانا ہوا ہے کہ اگر کسی حدیث کی پیش گوئی پوری ہو جائے اور بالفرض اگر اس حدیث کو موضوع ہی سمجھا گیا تھا تو پوری ہونے کے بعد وہ صحیح حدیث سمجھی جائے گی کیونکہ خدا نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔

(ایام الصلح ص ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۱۹)

(۲) اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہے۔ مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے

اس سے اس حدیث کی پیش گوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو خطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ (کشتی نوح ص ۵۸، روحانی خزائن جلد ص ۱۹ اص ۶۳)

تجزیہ: حوالہ (۱) کے متعلق مرزا کا یہ کہنا کہ یہ محدّثین کا مانا ہوا اصول ہے غلط اور محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کوئی دلیل اس پر قادیانیوں کے پاس نہیں ہے۔ اور حوالہ (۲) میں مذکورہ قاعدہ تو اوّل تا آخر قادیانیوں کا خود ساختہ ہے۔ ایک مفروضہ ہے اور اس سے مرزا کا مقصد یہ ہے کہ بعض ضعیف احادیث کو صحیح احادیث پر ترجیح دی جائے اور محدّثین کی عظمت لوگوں کے دلوں سے ختم کی جائے۔

علومِ دینیہ کا عمومی مطالعہ

رمضان المبارک کے ستر دن:

اعجاز المسیح، ضیاءالاسلام پریس میں رمضان المبارک کے ستر دنوں میں طبع ہوئی۔

(ٹائٹل اعجاز المسیح، روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۱)

☆ کنجری کی حرام کی کمائی سے دین کی خدمت جائز ہے۔ (سیرت المہدی ۱/ ۲۶۱ روایت ۲۷۲)

☆ سود کے پیسہ سے اسلام کی خدمت کی جاسکتی ہے؟ (سیرت المہدی ۱/ ۲۶۲ روایت ۲۷۲)

☆ ایسا شخص جس کی ریح بوجہ بیماری نماز میں خارج ہو جائے، اس کے پیچھے صحت مند لوگوں کی نماز درست ہے۔

(سیرت المہدی ۳/ ۱۱۱ روایت ۶۵۴)

☆ گھر سے ایک میل دور جانا ہو تو بھی قصر درست ہے۔ (سیرت المہدی ۳/ ۵۳ روایت ۷۶)

☆ مرزا کے مرید نے فارسی نظم بلند آواز سے پڑھی، مرزا سمیت کسی مقتدی نے نماز نہ دہرائی اور نہ ہی امام کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ (سیرت المہدی ۳/ ۳۸، روایت ۷۰۷)

☆ مرزا نے اپنے زندہ مریدوں کا بھی جنازہ پڑھ دیا۔ (سیرت المہدی ۳/ ۲۲، روایت ۴۹۶)

☆ یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹا دیا جائے اور ایسے خونریز اور خونریز مسیح سے انکار کیا جائے۔ (اعجاز احمدی، ص ۳۴/ روحانی خزائن ۱۹/ ۱۴۴)

زبان میری ہے بات اُن کی

ساغر اقبالی

★ امریکہ، پاکستان میں دہشت گرد گروپوں کی مدد کرتا ہے۔(نگران وزیر داخلہ پاکستان)
کہ افغانستان اور عراق جیسے حالات پیدا کر کے داخلے کا جواز بنایا جا سکے۔
★ کشمیر سنگھ جاسوس، وطن کے دشمن کو انسانی حقوق کے جذبے کے تحت رہا کر دیا گیا۔(ایک خبر)
اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان وطن کے محسن سالہا سال سے قید میں ہیں۔
★ عوام کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ معزول ججوں کی بحالی ممکن نہیں۔(شیر افگن)
عقل نئیں تے موجاں ای موجاں
★ بش گلوکار بن گیا۔ وائٹ ہاؤس کو الوداع کہنے کا گیت گایا۔(ایک خبر)
پرویز مشرف بھی الوداعی گیت گانے کی تیاری کر رہے ہیں۔
★ پارٹی پالیسیوں نے مار ڈالا، عوام واقعی تنگ تھے۔(شیخ رشید)
مگر اقتدار کے نشے میں کچھ نہ سوجھا
★ صدر مشرف کی قوت برداشت کے سبب میڈیا نے آج ترقی کی۔(گورنر خالد)
قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں نجی چینلز کی کیبل کاٹ دی گئیں۔
★ سپیکر منتخب ہونے پر میڈم فہمیدہ کو میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔(فاروق ستار)
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ کسریٰ کی وفات کے بعد اُس کی بیٹی کو حکمران بنا دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی۔''
★ وزارتِ عظمیٰ کا امیدوار ہوں، نامزد نہ ہوا تو میں اور میرا بیٹا کوئی عہدہ نہیں لیں گے۔(امین فہیم)

ترک تعلقات کا مجھ کو بھی غم نہیں
دل چاہتا ہے لیکن ، آغاز وہ کریں

★ ججز کی قید کے کوئی آرڈر جاری نہیں کیے گئے۔ وہ آزاد ہیں۔(اٹارنی جنرل ملک قیوم)
مجھے اور دوسرے ججوں کو اہل خانہ سمیت قید کیا گیا۔(افتخار محمد چودھری)

ادارہ

اخبارالاحرار

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر:

چناب نگر (۲۱؍مارچ) شہداءِ تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کی یاد میں منعقدہ دو روزہ سالانہ ''احرار ختم نبوت کانفرنس'' اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کے بعد فقید المثال جلوس نکالا گیا اور قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کے فریضہ کو دہرایا گیا۔ چناب نگر کی جامع مسجد احرار میں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام دو روزہ ''ختمِ نبوت کانفرنس'' کی آخری نشستوں کی صدارت عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے مرکزی رہنما مولانا صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ) اور حاجی محمد اشرف تائب نے کی۔ مختلف نشستوں سے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، پیر طریقت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک) مولانا مجاہد الحسینی، مولانا عبدالرشید انصاری، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان کے صدر مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی، مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری مولانا محمد مغیرہ، عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار، مولانا عبدالنعیم نعمانی (بورے والا) ممتاز صحافی سیف اللہ خالد (لاہور) مولانا محمد اسحاق ظفر (لیہ)، حافظ عبدالرحیم نیاز (رحیم یار خان)، حاجی محمد ثقلین (ملتان)، مولانا منظور احمد (چیچہ وطنی) مولانا محمد اسماعیل (حاصل پور) مولانا احمد یار چار یاری (چنیوٹ) مولانا محمد ہارون (قائم پور) مولانا محمد زمان (حاصل پور) قاری محمد ایوب (سرگودھا) اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ جبکہ حافظ محمد اکرم احرار، شیخ حسین اختر لدھیانوی نے شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نعتیں پیش کیں اور شہداءِ ختمِ نبوت کو منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔

کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ آج کی ملکی صورتحال اور بین الاقوامی حالات شدت کے ساتھ متقاضی ہیں کہ تمام مکاتبِ فکر تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کی طرز پر متفق و متحد ہو کر تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی قادیانی ریشہ دوانیوں کا حقیقی معنوں میں ادراک کریں اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور سیاسی عزائم کو میڈیا پر بھی بے نقاب کیا جائے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت امتِ مسلمہ کے لیے مضبوط ترین قدرِ مشترک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد پوری دنیا میں یکساں مؤقف اپنا کر پوری امتِ مسلمہ سراپا احتجاج ہے جبکہ مغربی ممالک صحافتی دہشت گردی کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اور بدامنی کو فروغ دے رہے ہیں جبکہ پاکستانی حکومت نے سفارتی سطح پر کوئی مؤثر احتجاج یا لائحہ عمل تیار نہیں کیا جو حکومت کی اسلام بیزاری کا حقیقی مظہر ہے۔ نئی بننے والی حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ حالیہ الیکشن میں عوام نے پرویزی حکومت اور اس کے ایجنڈے اور پالیسیوں کو مکمل مسترد کر دیا ہے۔ **سید عطاء المہیمن بخاری** نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداءِ نے جنگِ یمامہ

میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ کردی تھی۔ اس تحریک میں اکابرامت بزرگانِ احرار اور مجاہدینِ ختم نبوت نے سب کچھ سہہ لیا لیکن اپنے مؤقف سے ذرہ برابر پیچھے نہیں ہٹے۔ افسوس کہ یہ ظلم وسفا کی مسلم لیگی دورِ اقتدار میں ہوئی جس نے شریعتِ محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے نام پر یہ خطہ حاصل کیا تھا۔ **حافظ حسین احمد** نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکیسویں صدی کے گھمبیر مسائل کا حل محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ افغانستان میں ظلم کر کے نہ صرف ایشیا کا امن تباہ کر رہا ہے بلکہ پوری دنیا کا امن تباہ کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایشیا میں امن کے لیے ضروری ہے کہ افغانستان میں امن کی ضمانت دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ قدرتی وسائل کا خزانہ مسلمان ملکوں میں ہے عالمی استعمار اس خزانے کو لوٹنا چاہتا ہے۔ عالمِ کفر نے انسانیت کو دکھ دیا، انسانوں پر ظلم کیا اور انسانوں کا سب سے زیادہ قتلِ عام کیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے اصل دشمن یہودی ہیں کیپٹل ازم اور کمیونزم دونوں استحصالی نظام ہیں اور ان دونوں کے بانی یہودی ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہودی ہی اسلام کے دشمن تھے اور معاشرے کو اپنے استحصالی نظام میں جکڑا ہوا تھا محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کے استحصالی نظام کی زنجیروں کو توڑا اور انسانیت کو ظلم واستحصال سے نجات دلوائی۔ اسلام کے خلاف اُٹھنے والے فتنوں کا علاج یہی ہے جو جناب حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ برطانوی استعمار نے اسلام کی مخالفت کے لیے مرزا قادیانی کو پرموٹ کیا۔ جس نے جہاد منسوخ کیا جبکہ امریکی استعمار نے پرویز مشرف کو پرموٹ کر کے جہاد کو منسوخ کرنے کی مذموم کوشش کی۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں صرف ایک ادارہ ہے جس کا ماٹو ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' ہے اور وہ ہماری فوج ہے۔ امریکہ نے پرویز مشرف کے ذریعے اِس ماٹو کو ختم کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ امریکہ سائنٹیفک ڈاکو بلکہ ڈاکوؤں کا سرغنہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکی صدارتی امیدوار کہتا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا تو مکہ ومدینہ کو ختم کردوں گا۔ امریکہ خود شدت پسند اور دہشت گرد ہے اور ساری دنیا میں دہشت گردی کا موجب بھی بنا ہوا ہے۔ **مولانا زاہد الراشدی** نے کہا کہ ہم تو نسبتوں کی خاطر مجلسِ احرارِ اسلام کے اس پروگرام میں سعادت سمجھ کر شرکت کے لیے چناب نگر آتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبے میں انفرادی واجتماعی اور سیاسی ومعاشرتی مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ اگر ہم میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تک رسائی اور استفادے کی صلاحیت ہو تو کوئی ایسا معاملہ اور مسئلہ نہیں جس میں ہمیں حدیث وسنت سے رہنمائی نہ ملے۔ انھوں نے کہا کہ مغرب کو اعتراض ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مسلمانوں کو غصہ بہت آتا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس بس یہی ایک چیز رہ گئی ہے۔ جس کا دوسرا نام حمیت اور غیرت ہے۔ اگر ایمان باقی ہوگا تو غیرت آئے گی اور ہم قرآنِ پاک کی بے حرمتی اور توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی حال میں بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہمارا کنکشن زوردار ہے صرف ''سیٹ'' میں خرابی ہے۔ ہمارا کنکشن قرآنِ پاک اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وختمِ نبوت کے حوالے سے زندہ وتابندہ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ ان مسائل پر غصہ علامت ہے۔ ہماری غیرت وحمیت کی وجہ سے اور محبت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہمارے زندہ کنکشن کی سلامتی کی علامت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملکی حالات کو امریکی ایجنڈے کے مطابق بڑے خطرناک یوٹرن پر لایا جا رہا ہے، لیکن پاکستان اپنے سٹینڈ پر کھڑا ہو جاتا ہے تو امریکی ایجنڈا آگے نہیں بڑھ سکتا اور ان شاء اللہ تعالیٰ آگے نہیں بڑھے گا۔ انھوں نے کہا کہ پراپیگنڈے کے زور پر بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوگئی کہ پراپیگنڈے کے زور پر امریکی ایجنڈا آگے بڑھے گا، لیکن ۱۸ فروری کے بعد یہ بات سمجھ آجانی چاہیے اور نئے

حکمرانوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیے کہ پاکستان کی عوام اسلام اور ختم نبوت کے خلاف کوئی بات اور کوئی ایجنڈا برداشت نہیں کریں گے۔ ۱۸رفروری کا فیصلہ دوٹوک ہے۔ پچاسی فیصد عوام نے امریکی و پرویزی ایجنڈے کو مسترد کر کے اسلام اور نظریۂ پاکستان کے حق میں رائے دے دی ہے اور ہم ایسی جمہوریت چاہتے ہیں جو اسلام کے مکمل تابع ہو۔ عوام امریکی مداخلت کا خاتمہ اور خودمختاری چاہتے ہیں۔ اگر عوام کے اِس فیصلہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر یہ صورتحال کوئی اور رخ بھی اختیار کر سکتی ہیں۔ پاکستان کے عوام مجلسِ احرارِ اسلام اور دینی جماعتیں اپنے مؤقف پر قائم ہیں کہ جب تک آزادی وخودمختاری بحال نہیں کروا لیتے اور دستوری ضمانتوں پر عمل درآمد نہیں کروا لیتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اور ان اہداف کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ **قاضی محمد ارشد الحسینی** نے کہا کہ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت سے سرشار ہو کر عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے کام پر لگ جائیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ختمِ نبوت کا تاج ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سجایا ختم نبوت کے دفاع کے لیے سچے جذبے کی ضرورت ہے اور قربانی وایثار کے بغیر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سچا نہیں ہوسکتا۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں نے عزیمت کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ حق کو کامیابیوں سے نوازیں۔ **مولانا محمد الیاس چنیوٹی** نے کہا کہ امتناعِ قادیانیت ایکٹ کو ختم کروانے کے لیے پوری دنیا سے دباؤ ڈلوایا جا رہا ہے۔ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلامی سزا موت کو ختم کروانے کے لیے یہود و نصاریٰ اور بیرونی لابیاں سرگرم ہیں اور اس کے پیچھے قادیانی لابی کام کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی جب ۱۹۷۴ء کے دستوری فیصلے اور ۱۹۸۴ء کے قانون امتناعِ قادیانیت کو تسلیم ہی نہیں کرتے تو قادیانی کیوں کر مراعات اور شہری حقوق کے مستحق ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مُرتد کی اسلامی سزا ہماری منزل ہے۔ کوئی سیاسی رہنما یا سیاسی قیادت یا سیاسی حکومت قانونِ تحفظِ ختمِ نبوت کو چھیڑنے کی ہرگز کوشش نہ کرے۔ انھوں نے کہا کہ غازی علم الدین شہید اور عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی قربانی کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا اور یہ قربانیاں مسلمانوں میں ولولہ پیدا کرتی رہیں گی۔ **مولانا مجاہد الحسینی** نے کہا کہ ربیع الاوّل میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا پیغام پوری دنیا میں زندہ کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام کو تمام مذاہب پر غلبہ عطا کیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نسبت واطاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کامرانیوں کے عروج پر پہنچے۔ انھوں نے کہا کہ احرار اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام آتے ہی دلوں میں تحفظِ ختمِ نبوت کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ شہداءِ ختمِ نبوت، سیرتِ طیبہ کے پیام بر تھے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے عبرت ناک انجام سے دوچار ہوں گے۔ جب تک مسلمان سیرتِ طیبہ کا عملی نمونہ نہیں بنتے اِن کی عظمتِ رفتہ بحال نہیں ہوسکتی۔ **مولانا عبدالرشید انصاری** نے کہا کہ احرار ہمارے بزرگوں کی جماعت ہے۔ اس جماعت نے استعمار کے خلاف مجاہدانہ کردار ادا کیا اور اب بھی تحفظِ ختمِ نبوت سمیت مختلف محاذوں پر اپنے اکابر کی وراثت کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ **پروفیسر خالد شبیر احمد** نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ مسلم لیگ نے کہا تھا کہ پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام مکمل شکل میں رائج کیا جائے گا لیکن مسلم لیگ نے اسلام کے نام پر بننے والے ملک کے مقاصد سے بے وفائی اور غداری کی۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ کی طرف دیکھنے والے دامنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی معنوں میں وابستہ ہو جائیں تو ملک میں امن ہو جائے گا ورنہ بدامنی ہی راج کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ صبح، دوپہر، شام جماعتیں اور مؤقف بدلنے والے سیاست دان ابن الوقت، مفاد پرست اور اپر چونسٹ ہیں، ہمارا اِن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ **سیف اللہ خالد** نے کہا کہ

مجلسِ احرارِ اسلام کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ یہ جماعت ختم نبوت کے قزاقوں کا تعاقب کرتے ہوئے قادیان کی طرح چناب نگر بھی پہنچی ہوئی ہے اور چوروں کے اڈے پر پہنچ کر ان کو بے نقاب کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں سازش ہو یا مغربی ممالک میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز خاکے جاری ہوں، تحقیق کر لیجیے پیچھے قادیانی ہاتھ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا اسرائیلی فوج میں کوئی عیسائی شامل نہیں ہوسکتا، لیکن پینٹا گون کی اپنی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج میں ۷۰۰ سے زائد قادیانی شامل ہیں۔ انھوں نے قادیانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم تمہارے گھر میں اور تمہاری ہر پناہ گاہ تک تمہارا تعاقب کرتے رہیں گے اور دنیا کو تمہارے دجل و تلبیس سے آگاہ کرتے رہیں گے۔

کانفرنس کے اختتام پر حسبِ سابق ہزاروں فرزندانِ توحید، مجاہدینِ ختم نبوت اور سرخ پوشانِ احرار نے فقید المثال جلوس نکالا۔ جلوس نے تین کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ دو گھنٹے میں طے کیا۔ جلوس جامع مسجد احرار سے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، عبداللطیف خالد چیمہ، صوفی غلام رسول نیازی، میاں محمد اویس، اشرف علی احرار اور دیگر کی قیادت میں روانہ ہوا تو عجیب سماں بند گیا۔ احرار گارڈز تحریکِ طلباءِ اسلام اور معاون تنظیموں کے رضا کاروں نے سکیورٹی کے سخت انتظامات کر رکھے تھے جبکہ پولیس کی بھاری نفری جلوس کے آگے پیچھے موجود تھی۔ سرخ ہلالی پرچموں والے رضا کار جلوس کے آگے آگے تھے۔ درودِ پاک کا ورد کرتے ہوئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے بڑی شان والے، اسلام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے جلوس کے شرکاء جب چناب نگر شہر کے وسط میں اقصیٰ چوک پہنچے تو جلوس بہت بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جلوس کے راستے کے تمام بازار اور مارکیٹیں بند ہوگئی تھیں۔ اقصیٰ چوک میں ایک ٹرک پر سٹیج تیار کیا گیا تھا۔ جہاں سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آج پھر دین کی دعوت دینے چناب نگر آئے ہیں۔ دین مبین اسلام اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور آج کے عالمی جبر کے ماحول میں ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ وہ کفر و ارتداد اور گمراہی کا راستہ ترک کر کے امن و سلامتی کے راستے پر آجائیں۔ ہمارا قادیانیوں سے کوئی دوسرا جھگڑا نہیں ہے لیکن دجل و تلبیس کے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، ہم اس کھیل کے اصل کرداروں کو ایمانی طاقت و احراری جذبے سے بے نقاب کرتے رہیں گے۔

قراردادیں:

★ مجلس احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس نے ڈاکٹر عبدالقدیر سے پابندیاں ہٹانے اور حساس اداروں سمیت سول و فوج کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کرنے، منکرینِ ختم نبوت کو قانون کے کٹہرے میں لانے اور ان کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبات چناب نگر کی جامع مسجد احرار میں منعقدہ دو روزہ سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' کے اختتام پر منظور ہونے والی قراردادوں میں کیے گئے۔ مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے صحافیوں کو بتایا کہ کانفرنس میں اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ قیامِ پاکستان کے بعد سے اب تک اسلامی نظام کے نفاذ اور حکومت الٰہیہ کے قیام کی طرف کوئی مثبت اور عملی پیش رفت نہیں ہوسکی اور دستورِ پاکستان کی تمام تر ضمانتوں کے باوجود ملک میں احکامِ شرعیہ کی عمل داری کی منزل نظروں سے اوجھل ہے جبکہ قومی خود مختاری بیرونی مداخلت اور استعماری قوتوں کی مسلسل سازشوں کے باعث سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے بلکہ قومی وحدت اور جغرافیائی سالمیت کے بارے میں بھی شکوک وشبہات کی بین الاقوامی حلقوں میں آبیاری کی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال قیامِ ملک کے اصل مقصد اسلامی نظام

سے روگردانی اور امریکی استعمار کی کاسہ لیسی کا منطقی نتیجہ ہے اور اِس سے نجات حاصل کرنے کے لیے تمام دینی وسیاسی جماعتوں کو سنجیدگی کے ساتھ نفاذِ اسلام کی طرف پیش رفت اور مغربی استعمار سے گلوخلاصی کے لیے محنت کرنا ہوگی۔ایک دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مہنگائی، لاقانونیت، قتل وغارت گری، خودکش حملوں اور سوات، وزیرستان اور لال مسجد وجامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے خلاف ریاستی دہشت گردی نے عام شہری کو جان ومال اور آبرو کے تحفظ کے احساس سے محروم کر دیا ہے۔خفیہ ایجنسیاں مختلف علاقوں میں ماورائے آئین لوگوں کو مسلسل غائب کر رہی ہیں۔اشیاءِ ضرورت کی آسمان سے باتیں کرتی قیمتوں نے عوام کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے۔ اِن حالات میں حالیہ عام انتخابات کے ذریعے قائم ہونے والی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ★ امریکہ نواز پالیسی پر نظر ثانی کر کے خود مختاری اور قومی وقار کی بحالی کا اہتمام کرے۔ ★ وزیرستان و سوات اور دیگر علاقوں میں فوج کشی ختم کر کے مذکرات کے ذریعے مسائل حل کرے۔ ★ جامعہ حفصہ دوبارہ تعمیر کیا جائے اور لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز کو رہا کیا جائے۔ ★ مہنگائی پر قابو پانے اور اشیاءِ صرف کی قیمتوں کے ساتھ عام آدمی کی قوتِ خرید کا رشتہ بحال کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرے۔ ★ دستور کے مطابق عدلیہ کو فی الفور بحال کیا جائے اور دستور وقانون کی بالادستی کو کھلے دل سے تسلیم کیا جائے۔ ★ مقدمہ چلائے بغیر لوگوں کو گرفتار کرنے اور غائب کر دینے کا سلسلہ بلا تاخیر ختم کیا جائے اور اب تک غائب کیے جانے والے لوگوں کو رہا کر کے انھیں گھروں میں واپس بھجوایا جائے۔ ★ خودکش حملوں کے بارے میں نگران وزیرداخلہ کے حالیہ بیان کی روشنی میں عالمی ایجنسیوں کے ملوث ہونے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن قائم کیا جائے۔ ★ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ★ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ ★ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری سمیت دیگر ججوں، عدلیہ اور آئین کو بحال کیا جائے۔ ★ یہ اجتماع ملک میں قادیانیوں کی وطن دشمن سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس سلسلہ میں ریاستی اداروں کی سردمہری اور غفلت کو افسوسناک قرار دیتا ہے۔مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کے بقول قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے دشمن ہیں اور اندرون وبیرونِ ملک پاکستان کی نظریاتی حیثیت اور قومی وحدت کے خلاف ہمیشہ مکروسازشوں میں مصروف رہتے ہیں جس کے بیسیوں شواہد پاکستان کی تاریخ کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں دستوری ترمیم، امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عملدرآمد کا اہتمام کیا جائے اور قادیانیوں کی طرف سے ملک کے سیاسی نظام کو استعماری مفادات کے مطابق ڈھالنے کی کوششوں اور خاص طور پر قادیانی بریگیڈیئر ریٹائرڈ نیاز احمد کے مشکوک ومتنازعہ کردار کی روک تھام کرتے ہوئے اس سلسلہ میں قوم کو اعتماد میں لیا جائے اور ملکی سالمیت اور خود مختاری کو قادیانیوں کے ہاتھوں سبوتاژ ہونے سے بچایا جائے۔ ★ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ، اسلامی علامات واصطلات اور شعائرِ اسلامی استعمال کرنے سے قانوناً روکا جائے۔ ★ قادیانی رسائل وجرائد پر پابندی لگائی جائے اور پریس سربمہر کر دیئے جائیں۔ ★ چنیوٹ کو ضلع بنایا جائے۔ ★ قادیانی عبادت گاہوں کی مسجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔ ★ دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے قادیانی جماعت اور اِس کی ذیلی تنظیموں کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ ★ جشنِ بہاراں کے نام پر ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی وعریانی کو بند کیا جائے۔ ★ نصاب میں عقیدۂ ختم نبوت اور شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ابواب بھی شامل کیے جائیں اور اسلامی ابواب کے اخراج کا فیصلہ واپس لیا جائے۔ ★ کانفرنس میں ٹیلی ویژن چینلز کو مانیٹر کرنے والے ادارے ”پیمرا“ سے

پرزور مطالبہ کیا گیا کہ (MTA) قادیانی ٹیلی ویژن چینل کی نشریات بند کی جائیں۔ ★ کانفرنس میں چناب نگر کے اردگرد کے کئی گنا زیادہ بھاؤ کے ساتھ قادیانی جماعت اور اس کی متعدد ذیلی تنظیموں کے لیے وسیع زمینیں خریدنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مستقبل کے حوالے سے اِسے انتہائی خطرناک قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ اسرائیل کی طرز پر مہنگے داموں رقبے خرید کر مرزائی کوئی خطرناک کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ سطح پر اس کا نوٹس لیا جائے۔ ★ یہ اجتماع ڈنمارک کے اخبارات میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت کو مسلمانوں کے دینی جذبات سے کھیلنے کی سوچی سمجھی سازش قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس سلسلہ میں مغربی ملکوں کے اس طرزِ عمل اور مؤقف کو مسترد کرتا ہے کہ اس مسئلے کا تعلق صحافت کی آزادی سے ہے۔ اس لیے کہ آزادیٔ رائے کا تعلق اختلاف رائے اور مثبت تنقید سے ہوتا ہے۔ توہین، تمسخر، استخفاف اور استہزاء کو آزادیٔ رائے کے زمرے میں شمار کرنا خود ''رائے'' کے حق کی توہین ہے۔ اس لیے یہ اجتماع ڈنمارک اور دیگر مغربی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس غلط اور مضحکہ خیز مؤقف پر ضد کرنے کی بجائے حقیقت پسندی سے کام لیں اور مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی بلکہ دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور مذہبی شعائر کی توہین کو جرم قرار دیں اور ڈنمارک کی حکومت اس جسارت پر ملتِ اسلامیہ سے معافی مانگے۔ ★ یہ اجتماع حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈنمارک کی حکومت سے سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں اور او آئی سی کا ہنگامی اجلاس بلا کر اس سلسلہ میں مشترکہ لائحہ عمل طے کیا جائے۔ ★ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ★ کانفرنس میں قادیانیوں کی طرف سے ۲۰۰۸ء کو صد سالہ جشن خلافت قرار دینے جیسی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی آنجہانی ہوا تھا اب ۲۰۰۸ء میں ایک صدی ہو رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام اس حوالے سے پوری دنیا کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کے لیے سیمینارز، اجتماعات اور لٹریچر چھاپنے کا اہتمام کرے گی تاکہ دنیا پر واضح کیا جا سکے کہ ایک سو سال میں قادیانی فتنے نے امت کو کیا دیا اور اپنے کفر وارتداد کو اسلام کا ٹائٹل دے کر اسلام اور مسلمانوں کا استحصال کیا۔ کانفرنس میں ملک کی سیاسی قیادت پر زور دیا گیا کہ وہ ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدے کے تحفظ اور قادیانیوں کی اسلام و وطن دشمن سرگرمیوں کے سدِ باب کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کرے۔ کانفرنس کی آخری قرار داد میں کہا گیا کہ صدر پرویز مشرف ملک کے حال پر رحم کرتے ہوئے ضد چھوڑ دیں اور پرامن انتقالِ اقتدار کو یقینی بنائیں۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی:

چیچہ وطنی (۶ / مارچ) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ قادیانی ریشہ دوانیوں کا راستہ روکنا صرف دینی جماعتوں کا نہیں سیاسی جماعتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک وملت سے غداری کرنے والوں کا محاسبہ کریں اور نئے سیاسی سیٹ اپ میں بڑھتے ہوئے قادیانی اثر ونفوذ کا ادراک کریں۔ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے اور وہ ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کو کمزور کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ کانفرنس مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چیچہ وطنی کی جامع مسجد میں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقد ہوئی، جس میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا عبدالحفیظ مکی (مکہ مکرمہ)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جماعتِ اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن، پاکستان

شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، قائد اہل سنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی، جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا احمد علی سراج (کویت) مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، ممتاز صحافی اور کالم نگار سیف اللہ خالد، بزمِ رضا پاکستان کے چیئرمین شیخ اعجاز احمد رضا، ''انوارِ ختم نبوت'' لاہور کے مدیر مولانا محمد یونس حسن، مولانا عبدالنعیم نعمانی، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا ضیاء الدین آزاد، حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد اکرم احرار، مولانا شاہد عمران رشیدی، حافظ عبدالباسط، قاری مظفر خان اور دیگر نے خطاب کیا۔ جب کہ پیر جی قاری عبدالجلیل، مولانا عبدالستار، قاری منظور احمد طاہر، قاری عبدالجبار، قاری عتیق الرحمٰن، قاری بشیر احمد، محمد اسلم بھٹی، مولانا کلیم اللہ رشیدی، قاری سعید ابن شہید کے علاوہ مسلم لیگ (ن) کے مقامی رہنما شیخ محمد حفیظ، شیخ عبدالغنی، رائے محمد مرتضیٰ اقبال سمیت دیگر مقامی دینی وسیاسی زعماء نے خصوصی شرکت کی۔ **سید عطاء المہیمن بخاری** نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور شہداء ختم نبوت کا پیغام یہ ہے کہ ہم اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے نفاذ کی عملی جدوجہد کرنے والے بن جائیں۔ آج دنیا میں فساد اللہ تعالیٰ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ انھوں نے کہا کہ صدر پرویز مشرف ملک وقوم سے وفاداری کرنے کی بجائے اپنے ذاتی اقتدار کو ہر قیمت دوام دینے کے لیے ہر چیز کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں اور انھیں ملکی سلامتی سے زیادہ عزیز اپنا ذاتی اقتدار ہے۔ انھوں نے کہا کہ سیاسی رہنما یاد رکھیں کہ پاکستان میں سب سے پہلی فوجی طاقت ۱۹۵۳ء میں مجاہدین ختم نبوت پر آزمائی گئی۔ شہداء ختم نبوت کے مقدس خون سے ہاتھ رنگنے والوں کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ **مولانا عبدالحفیظ مکی** نے کہا کہ نائن الیون کے بعد امریکہ سمیت دنیا بھر میں اسلام قبول کرنے والوں کا تناسب بڑھا ہے اور مطالعہ قرآن وسنت کا ذوق ابھرا ہے۔ امریکہ میں نائن الیون کے بعد ایک ماہ میں بیس ہزار یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے، یہی گھبراہٹ عالم کفر کو پریشان کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے جہاد جیسے اسلام کے اہم رکن کی تنسیخ کر کے اسے حرام قرار دیا۔ اب امریکہ ویورپ جہاد کو بدنام کر کے اسلام کے پھیلاؤ کو روکنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین کی بنیاد ہے، اس کو متزلزل کرنے والے اسلام کے دائمی دشمن اور غدار ہیں اور ان کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے اُسی کے ایجنٹ ہیں۔ **سید منور حسن** نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ایک تسلسل کے ساتھ ختم نبوت کے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے جدوجہد کر رہی ہے اور احرار کی جدوجہد کے ہم دل سے معترف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیت نے اپنی بقا کے لیے ایوانِ اقتدار اور عالمِ کفر سے ہمیشہ بھیک مانگی ہے اور اپنے نام نہاد مذہب کو بچانے کے لیے دنیا کو دھوکہ دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ عالمِ کفر پوری کوشش کر رہا ہے کہ مذہب کو اجتماعی دھارے سے نکال کر انفرادی مسئلہ بنا دیا جائے اور لوگوں میں اپنی مرضی کا مذہب پلانٹ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ گلوبلائزیشن کے ذریعے پوری دنیا میں گمراہی اور بدامنی کو امن کے نام پر متعارف کروایا جارہا ہے۔ ایسے میں ہمیں فکری اور نظریاتی رشتے مستحکم کر کے اپنی نظریاتی اور ملکی سرحدوں کے دفاع کے لیے کمربستہ ہونا چاہیے۔ **مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری** نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی روح اور جان ہے۔ اسلام میں سب سے پہلا فتنہ انکارِ ختم نبوت اور دوسرا تنقیصِ صحابہؓ کا پیدا ہوا۔ فتنۂ قادیانیت تمام فتنوں سے خطرناک ترین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم اور ان کے رفقاء کار کو بہت صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ ان کی کوششوں اور قربانیوں کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں لاہوری وقادیانی مرزائی اقلیت قرار دیئے گئے۔ **مولانا زاہد الراشدی** نے کہا کہ مجلس

احرار اسلام تو نام ہی قربانیوں کا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے سارے فیصلے امریکہ میں ہوتے ہیں۔ ڈنمارک نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں دوبارہ توہین آمیز خاکے شائع کر کے دنیا کو جو پیغام دیا ہے وہ پیغام منافقت اور دہشت گردی کا پیغام ہے۔ انھوں نے کہا کہ دلیل کا جواب دلیل سے دیا جاتا ہے لیکن گالی کا جواب دلیل سے نہیں تھپڑ سے دیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم وکلاء کی طرف سے عدلیہ اور آئین کی بحالی کی جدوجہد اور حکومتی جبر واستبداد کے سامنے ڈٹ جانے پر ان کو سلام بھی کرتے ہیں اور ان کی حمایت بھی لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ وکلاء، سول سوسائٹی کے خوبصورت نام پر غیر ملکی اور لادین این جی اوز کے ہاتھوں ''ڈی ٹریک'' ہونے سے بچ جائیں ورنہ اس تحریک کے مطلوبہ نتائج مفقود ہو جائیں گے۔ **مولانا محمد احمد لدھیانوی** نے کہا کہ ۵۵ سال قبل ۱۹۵۳ء میں دس ہزار شہداء نے عقیدۂ ختم نبوت کی خاطر مقدس خون دے کر ایک نئی تاریخ تو رقم کر دی لیکن اس مسئلہ پر کوئی کمپرومائز نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ توہینِ انبیاء اور توہین صحابہ دونوں ناقابل برداشت ہیں اور دونوں فتنوں کا تعاقب ہماری زندگی کا مشن ہے۔ انھوں نے کہا کہ شہداء لال مسجد اور جامعہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر گولیاں چلانے کا حق کوئی قانون اور مذہب نہیں دیتا۔ ایسا کرنے والے دنیا وآخرت میں رسوا ہو کر رہیں گے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی فتنے کے خلاف تحریک ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کے قائدین کے ہر حکم کی تعمیل ہم اپنے عقیدے کا حصہ سمجھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایران سے ''تاریخ اسلام'' نامی چھپنے والی کتاب میں سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی برہنہ تصویر چھاپی گئی ہے جو توہینِ انبیاء کی بدترین مثال ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے پیچھے بھی یہودی اور سبائی سازشیں کارفرما ہیں۔ **مولانا احمد علی سراج** نے کہا کہ ہم نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قرآن پاک کی روشنی میں دیکھا ہے۔ ڈنمارک مسلمانوں کے ایمان سے کھیل رہا ہے اور توہین انسانیت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ منصبِ رسالت وختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہم اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ انھوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ختم نبوت کا منکر تھا اور غلام احمد پرویز فتنۂ انکارِ حدیث کا بانی ہے۔ ہم دونوں فتنوں سمیت ہر دین دشمن تحریک کے اصل خدوخال واضح کرنا اپنا مقصد زندگی بنائے ہوئے ہیں۔ **مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری** نے کہا کہ مرزا قادیانی انگریز سامراج کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس احرار اسلام کو تا قیامت قائم ودائم رکھے، جس نے قادیان ہی سے اس فتنے کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ **سید محمد کفیل بخاری** نے کہا کہ جب تک دنیا باقی ہے، دین کا کام جاری رہے گا۔ قادیانیوں نے ہر موقع پر ملک کو نقصان پہنچایا اور فرقہ واریت کو پروان چڑھایا۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی بریگیڈیئر (ر) نیاز نئے سیاسی جوڑ توڑ کے ذریعے ایوانِ اقتدار میں قادیانیت کے فروغ کے لیے سازشیں کر رہا ہے۔ تمام دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا کے سامنے قادیانیت کا حقیقی چہرہ دکھائیں۔ روزنامہ ''امت'' کراچی کے **سیف اللہ خالد** نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت آزادیٔ صحافت نہیں، یورپی میڈیا کے پاس کوئی دلیل نہیں کہ وہ مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرے۔ ۱۹۵۳ء کا معرکہ ابھی ختم نہیں ہوا، وہ اب بھی جاری ہے۔ **مولانا ضیاء الدین آزاد** نے کہا کہ اکابر احرار نے ہر دور میں قادیانیت کے خلاف عقیدۂ ختم نبوت کا پرچم بلند کیا ہے۔ قادیانیت مذہب وملت دونوں کے غدار ہیں۔ **شیخ اعجاز احمد رضا** نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کے حوالے سے پاکستان اور مسلم حکمرانوں کی بے حسی اور خاموشی بڑی معنی خیز ہے۔ **عبداللطیف خالد چیمہ** نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں وقت کے چنگیزوں اور ہلاکوؤں نے مجاہدین ختم نبوت اور کارکنانِ احرار کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ شہداء لال مسجد کا خونِ بے گناہی ضرور رنگ لائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی چاہتے ہیں کہ

پاکستان میں ان کو وہ حیثیت دی جائے جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے یعنی ہماری ہر پالیسی ان کی مرضی کے مطابق بنے۔ پیپلز پارٹی سمیت دیگر سیاسی قوتوں کو بھی اس صورتحال پر نظر رکھنی چاہیے۔قبل ازیں کانفرنس کی پہلی نشست جو محمد اکرام احرار (لاہور) کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی میں ختمِ نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا جس میں مختلف تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے طلباء نے ٹیموں کی شکل میں بھرپور شرکت کی اس انعامی مقابلے میں ڈان کیڈٹ ہائی سکول کے طلباء غلام سرور ساجد، بابر مشتاق، حافظ بلال جاوید اور حافظ اعظم ناصر نے اول، جامعہ اسلامیہ کے طلباء عبدالصبور شاکر، غلام مصطفیٰ، محمد فاروق اور محمد سالم نے دوسری ، دارالعلوم ختمِ نبوت کے محمد قاسم چیمہ، محمد نعمان چیمہ، حافظ محمد مغیرہ اور محمد صیام امین نے تیسری، اقراء پبلک سکول کے احمد حنیف ،فرحان ودود، وجیہہ الحسن اور محمد مغیث اسلم نے چوتھی، جبکہ گورنمنٹ سکول غازی آباد کے محمد زبیر، محمد اسامہ، غلام عباس اور محمد زاہد نے پانچویں پوزیشن حاصل کی۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت و ختم نبوت کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کی بنیادی شرط ہے ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے والا گروہ ملک وملت کا غدار اور دین کا دشمن ہے پوری امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ بعدازاں شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر اور دیگر مہمانانِ خصوصی نے جیتنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کیے۔

کانفرنس میں برطانیہ کے ممتاز مسیحی رہنما آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر روون ولیمز کی طرف سے برطانوی مسلمانوں کے لیے نکاح وطلاق اور مالیاتی معاملات میں اسلامی شریعت کے قوانین کے نفاذ کی حمایت کا خیر مقدم کیا گیا اور برطانوی حکومت کو یاد دلایا گیا کہ ڈاکٹر روون ولیمز نے یہ مطالبہ کرکے کوئی نئی یا انجانی بات نہیں کی بلکہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو اپنے نکاح وطلاق اور دیگر خاندانی معاملات اپنے اپنے مذہب کے مطابق طے کرنے کا دستوری حق حاصل ہے۔ اسی طرح برطانوی بلکہ تمام مغربی ملکوں کے مسلمانوں کا یہ حق ہے کہ انھیں اپنے خاندانی مسائل وتنازعات اپنے مذہب کے مطابق نمٹانے کا حق دیا جائے اور ان کے لیے شرعی قوانین کے نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی کی جھلکیاں

- ★ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ انھوں نے روایتی سرخ قمیص زیب تن کر رکھی تھی۔
- ★ کانفرنس کی نقابت کے فرائض حسبِ سابق حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور مولانا عبدالنعیم نعمانی نے ادا کیے۔
- ★ پہلی نشست بعد نماز ظہر ختم نبوت کوئز پروگرام ہوا۔ جس میں مختلف سکولوں اور مدارس کے طلباء نے بھرپور شرکت کی۔
- ★ دوسری اور آخری نشست کا آغاز بعد نمازِ عشاء ہوا جو رات تین بجے تک جاری رہی۔
- ★ پنڈال اور جلسہ گاہ سے ملحق جامع مسجد بازار کو سرخ ہلالی پرچموں اور مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا، جن پر مختلف نعروں سمیت شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جن میں '' قادیانیوں کو اقلیتی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ مرزائیوں کا جو یار ہے اسلام کا غدار ہے۔ مرزائی نواز حکمران نامنظور نامنظور'' قابلِ ذکر ہیں۔
- ★ جلسہ گاہ میں تاریخِ احرار پر مشتمل ایک بہت بڑا بینر بھی لگایا گیا، جس پر قیامِ احرار ۱۹۲۹ء سے موجودہ دور تک احرار

کی تاریخی جھلکیاں تھیں۔

★ سیکورٹی کا انتظام گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ سخت تھا، جس میں احرار سیکورٹی فورس کے ساتھ ساتھ مقامی پولیس نے بھی جلسہ گاہ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی اور جماعتِ اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن کے تحریک ختم نبوت اور موجودہ صورت حال پر پُرمغز اور مدلل بیانات ہوئے۔

★ ملک کے معروف حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد شاہد عمران عارفی اور حافظ محمد اکرم احرار نے ختم نبوت کی نظموں اور ترانوں سے سامعین میں جوش و ولولہ پیدا کر دیا۔

★ اکثر مقررین نے عام انتخابات میں صدر پرویز مشرف اور اس کی حامی جماعت قاف لیگ کی عبرتناک شکست کو سانحہ لال مسجد اور دیگر اسلام دشمن پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا۔

★ لاہور، ملتان، ساہیوال، بورے والا، عارف والا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، فیصل آباد، چناب نگر، کمالیہ، میلسی کے علاوہ دیگر شہروں اور مضافات سے مجاہدین ختم نبوت اور احرار کارکن قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

★ کانفرنس کو انٹرنیٹ پر براہِ راست پوری دنیا پر نشر کیا گیا۔ انٹرنیٹ سیکشن میں میر کاشف رضا، میر رمیز احمد، کاشف فاروق، محمد الیاس میراں پوری اور شاہد حمید پر مشتمل ایک مستعد ٹیم نے میڈیا کی خدمات احسن طور پر انجام دیں۔

★ گزشتہ سالوں کی نسبت اس مرتبہ انٹرنیٹ پر ختم نبوت کانفرنس کے سامعین کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ تھی۔

★ دورانِ کانفرنس فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد، امیر شریعت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد اور مرزائی نواز حکمران مردہ باد کے فلک شگاف نعرے پورے احراری جوش و خروش سے بلند ہوتے رہے۔

★ سٹیج پر ضلع ساہیوال اور شہر بھر کے مذہبی، سیاسی اور سماجی رہنما کانفرنس کے اختتام تک موجود رہے۔

★ مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے معاونین کے ساتھ تمام امور کی نگرانی براہِ راست کی۔

★ دعا سے پہلے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے تمام مقررین، شرکاء کا شکریہ اور احرار کارکنوں کو کانفرنس کی کامیابی پر خراجِ تحسین پیش کیا۔

★ کانفرنس کا اختتام فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی (مکہ مکرمہ) کی طویل دعا کے ساتھ ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جلال پور پیروالا:

جلال پور پیروالہ ((رپورٹ: محمد ابوسفیان عبداللہ۔۱۲/مارچ) ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ مسلمان اپنی جانیں نچھاور کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے۔ مجلس احرار اسلام اپنی درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ مجلس احرار اسلام جہاں حریت کی تاریخ ہے وہاں عشق نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تاریخ بھی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے جامعہ فاروقیہ صوت القرآن ٹرسٹ جلال پور پیروالا میں منعقدا یک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہا کہ توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پس

منظر میں قادیانی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ کارفرما ہے۔ مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے میں یہودی لابی ملوث ہے۔ انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم گستاخ ممالک کا سفارتی وتجارتی بائیکاٹ کریں۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ یورپ وامریکہ کی غلط فہمی ہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد مسلمان خاموشی سے بیٹھے رہیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے جان لینا اور جان دینا ہر مسلمان کا دینی فریضہ اور ایمان کا حصہ ہے۔

کانفرنس کی صدارت مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالا کے امیر قاری عبدالرحیم فاروقی نقشبندی نے کی۔ قبل ازیں سید عطاء المہیمن بخاری نے تحصیل احمد پور شرقیہ کے موضع لکھواڑہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب تحفظ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ ہم پر اس پر اپنا سب کچھ قربان کردیں۔ اس موقع پر جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور کے نائب مدیر اعلیٰ مولانا حماداللہ درخواستی اور مولانا یار محمد عابد نے بھی خطاب کیا۔

★★★

چیچہ وطنی (۸/مارچ) مختلف تعلیمی اداروں اور مدارس کے سینکڑوں طلباء نے ڈنمارک سے شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا اور امریکی صدر بش کی قیادت میں عالم کفر کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف موجودہ عالمی مہم پر سخت نعرے بازی کی۔ جلوس پروفیسر راشد علی مرزا کے علاوہ طالب علم رہنماؤں حافظ عمران غنی، ملک آصف مجید، ملک نوید انجم، مبشر گجر، محمد یٰسین، محمد عتیق الرحمٰن، محمد سلیم شاہ اور دیگر کی قیادت میں بریلینٹ کالج آف کامرس سے شروع ہوا جس میں گورنمنٹ رائے نیاز ہائی سکول، گورنمنٹ ہائی سکول، گورنمنٹ ایم۔ سی ہائی سکول، گورنمنٹ ڈگری کالج اور دارالعلوم ختم نبوت کے طلباء اور تحریکِ طلباء اسلام کے کارکن بھی شامل ہوئے۔ بعض تعلیمی اداروں میں چھٹی کردی گئی۔ جلوس کے شرکاء پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والے اخبارات اور ڈنمارک کی حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کررہے تھے۔ جلوس کے شرکاء نے بینرز بھی اٹھا رکھے تھے، جن پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے بڑی شان والے، عالمی دہشت گردی مردہ باد، اسلام زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، جیسے فلک شگاف نعرے لگارہے تھے۔ پولیس جلوس کے ہمراہ تھی۔ جلوس مکمل طور پر پرامن رہا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اوکانوالہ روڈ، کالج روڈ، باہر والا اڈہ، شہر والے پُل، مین بازار ختم نبوت چوک سے ہوتا ہوا جلوس جامع مسجد روڈ پر جب جامع مسجد کے سامنے پہنچا تو بہت بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کرگیا جہاں شُبانِ احرار کے حافظ محمد مغیرہ نے تلاوتِ قرآنِ پاک کی۔ مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈنمارک سے دوبارہ اسلام اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شائع ہونے والے خاکے دنیا کے امن کو تباہی کی طرف لے جانے کی صہیونی سازش ہے۔ یہ سازش صرف اسلام کے نہیں انسانیت کے خلاف بھی گھناؤنے کردار کی حامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب امن وسلامتی کا داعی ہے۔ اِسی لیے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جسارت کی جارہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ آزادی رائے کے نام پر گالی دینا آزادی رائے کی بھی نفی ہے۔ انھوں نے کہا کہ دوسال قبل ڈنمارک سے خاکوں کی اشاعت میں قادیانی جماعت ملوث تھی جو ریکارڈ پر موجود ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسلم حکمرانوں کی اس مسئلہ پر بے حسی اور مؤثر اقدامات سے گریز افسوس ناک اور دردناک ہے اور معنیٰ خیز بھی! انھوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت کو اس مسئلہ پر اہم کردار کرنا چاہیے تھا، لیکن پرویزی حکومت مسلمانوں کے عقیدے اور فکر کی ترجمانی کی بجائے امریکی مفادات کی نگہبان بن کہ رہ گئی ہے اور اپنے ہی معصوم عوام کے خون

کی پیاسی بنی ہوئی ہے۔انھوں نے کہا کہ پاکستان اور دستور پاکستان کی بنیاد ''اسلام'' ہے لیکن موجودہ حکمران اس بنیاد کو ختم کرنا چاہیے ہیں جو قائدِاعظم اور علامہ اقبال کے فکر اور نظریۂ پاکستان کی نفی ہے۔انھوں نے طلباء سے کہا کہ غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا پرامن احتجاج جاری رکھیں اور امن وامان کا کوئی مسئلہ ہرگز پیدا نہ کریں۔

★★★

لاہور(۱۰؍مارچ) مجلسِ احرارِاسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستانی حکومت کے سامنے رکھے گئے ۱۱ مطالبات کی فہرست نے ہر محبِّ وطن پاکستانی کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے امریکہ پاکستان کو ایک مقبوضہ کالونی بنانا چاہتا ہے جسے امریکہ نے اپنی فوجوں کے ذریعے فتح نہیں کیا بلکہ اپنے گماشتوں اور من بھاتے حکمرانوں کے ذریعے فتح کیا اور اب فتح حاصل کرنے کے بعد ایک ذلت آمیز حکم نامہ جاری کر رہا ہے تاکہ پاکستان جو عالمِ اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہے، اُسے ہر طرح سے اپنی طاقت کے شکنجے میں جکڑ کر رکھ دے، نہ کوئی اس کی مرضی کے خلاف سوچ سکے اور نہ ہی کچھ کر سکے۔احرار رہنماؤں نے اس پر انتہائی غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کی شدید مذمت کی ہے اور امریکہ کے اس اقدام کو پاکستان کی خودمختاری کے خلاف ایک کھلا چیلنج قرار دیا ہے۔انھوں نے کہا کہ گزشتہ ساٹھ برسوں میں جن خطرات کا اظہار خصوصاً صدر پرویز مشرف کے عہدِ حکومت میں تمام محبِّ وطن حلقے کرتے رہے ہیں اب سب پر عیاں ہو گیا ہے کہ ہماری وہ تنقید برحق اور جائز تھی اور اس کی دلیل موجودہ امریکی مطالبات ہیں جو پرویزی دورِ حکومت میں ہونے والی مکروہ غلط اور ذلت آمیز حکمت عملیوں کا ایک فطری و منطقی نتیجہ ہے۔ایسے حالات میں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان میں نئی بننے والی حکومت کے سربراہ اور متوقع مقتدر شخصیات سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بتائیں کہ ان امریکی مطالبات کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور کیا سوچتے ہیں؟۔انھوں نے سوال کیا کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سمیت نئی حکومت اس سنگین مسئلہ پر کھل کر اپنی رائے کا اظہار کریں کہ وہ کون سی پالیسی پر عمل پیرا ہوں گی کیونکہ حالیہ انتخابات میں عوام نے پرویز حکومت اور (ق) لیگ کی تمام پالیسیوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔انھوں نے کہا کہ نئی حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ مسندِ اقتدار سنبھالنے کے بعد تحفظِ ختم نبوت کے قوانین اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ کے عملی نفاذ کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ نئی حکومت اس ملک کی نظریاتی حدود کی حفاظت کرنے کے لیے تیار ہے یا پھر وہ بھی انہی خطوط پر امریکی تابعداری کو برقرار رکھے گی جس کا نتیجہ امریکی مطالبات کی شکل دنیا کے سامنے ہے۔انھوں نے کہا کہ ہمارے اکابر نے برطانوی سامراج کو برِصغیر سے نکال باہر کیا تھا۔آج امریکہ نے پنجے گاڑھے ہوئے ہیں۔ہمارے نصیب العین اور مئوقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ہم امریکی و بیرونی مداخلت کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔انھوں نے کہا کہ دین کے نام پر سیاسی کھیل کھیلنے والے اور مفادات کی سیاست کرنے والے بھی آخر کار خالص دینی سیاست کے محاذ پر کھڑے ہو جائیں گے کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

★★★

گجرات(رپورٹ: حافظ ضیاء اللہ دانش) مجلس احرارِاسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد یونس الحسنی بخاری اور راقم الحروف کی خصوصی دعوت پر ۱۴؍مارچ کو ضلع گجرات کے دورے پر یہاں تشریف لائے۔ چیچہ وطنی جماعت کے قدیم ساتھی محمد ارشد چوہان بھی ان کے ہمراہ تھے اور تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء

کے حوالے سے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے آبائی گاؤں ''ناگڑیاں'' کی مسجد میں خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سزا قتل ہے اور اس پر امت کے تمام طبقات متفق ہوں اور ایک ہی رائے رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ صدر پرویز نے امریکی ایجنڈے کی تکمیل اور اپنے ذاتی اقتدار کو بچانے کے لیے ملکی سلامتی کو بھی داؤ پر لگا رکھا ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ناگزیر قرار دینے کی بجائے انتخابات میں اپنی پالیسیوں اور اپنی ٹیم کی عبرت ناک شکست کے بعد اقتدار چھوڑ دیں۔ بعد نماز جمعۃ المبارک کھاریاں پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور صحافیوں کے سوالات کے جواب میں کہا کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ان کو وہ حیثیت دی جائے جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے، یعنی ہماری ہر پالیسی ان کی مرضی کے مطابق بنے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی اسی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں اور پرویز حکومت کے دورِ اقتدار میں قادیانیت نوازی کے نئے ریکارڈ قائم کیے گئے ہیں۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آئین غیر اسلامی قانون سازی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا لیکن یہاں تو حدود آرڈیننس کو غیر مؤثر کرنے کے لیے حقوقِ نسواں بل لایا گیا اور اس قسم کے قوانین کو اسلامی قانون کا نام دے کر کفری ارتداد کی راہ ہموار کی گئی۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بالادستی کا مطالبہ ہر شہری کا آئینی و بنیادی حق ہے۔ جب کہ آئین کے نام پر غیر آئینی اقدامات کی نئی نئی مثالیں قائم کی گئی ہیں۔ پریس کانفرنس میں احرار ساتھیوں کے علاوہ مولانا قمر الزمان صدیقی اور مولانا غلام شبیر شاہد اور مولانا راشد محمود ضیاء بھی موجود تھے۔ بعد ازاں علماء کرام کی دعوت پر وہ جامعہ حفصہ صدیقیہ تجوید القرآن پنجن کسانہ (کھاریاں) تشریف لے گئے۔ رات کا قیام ناگڑیاں ہی تھا۔

اگلے روز ۱۵؍ مارچ ہفتہ کو انھوں نے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حافظ سید ضیاء الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بھی حاضری دی اور قبرستان میں دعائے خیر کی۔ کوٹلہ ارب عل خان کی نام ور شخصیت مولانا قاری غلام رسول شوق اور ریٹائرڈ صوبیدار اللہ رکھا نے چیمہ صاحب سے مدرسہ محمودیہ معمورہ میں ملاقات اور تبادلۂ خیال کیا۔ بعد ازاں حافظ محمد عابد اور مولانا محمد آصف کے والد گرامی کے انتقال پر تعزیت کے لیے ان کے گھر گئے۔ گجرات شہر میں زیر تعمیر مرکز احرار کا دورہ کیا۔

گجرات میں روزنامہ ''اسلام'' کے بیورو چیف چودھری عبدالرشید وڑائچ اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد شہید ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی قبر پر (ساروکی چیمہ وزیر آباد) حاضری دی اور دعائے خیر کی۔ ازاں بعد گوجرانوالہ میں بھائی محمد عمر فاروق کی رہائش گاہ پر ضیافت میں شرکت کی۔ اس موقع پر دیگر احباب کے علاوہ اہل حدیث رہنما محمد ابرار ظہیر بھی موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں حافظ محمد ثاقب سے ملاقات کے بعد حافظ محمد سلیم کے ہمراہ مشہور احرار کارکن حاجی یوسف علی مرحوم کے فرزند جناب عثمان عمر ہاشمی سے ملاقات کے بعد پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی سے ملاقات و تبادلۂ خیال کیا۔ اس کے بعد مدرسۃ مدینۃ العلم جناح کالونی گوجرانوالہ میں قاری محمد ریاض جھنگوی، قاری محمد یوسف اور قاری محمد سلیم سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں عبداللطیف خالد چیمہ نے ۲۸؍ فروری کو سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی جاری کردہ سالانہ ''فتح مباہلہ کانفرنس'' میں جماعت کی نمائندگی کی۔ ۲۹؍ فروری کو چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں ۲۲۔ ۱۱؍ ایل (غازی آباد) میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر نماز جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔

یکم مارچ کو بورے والا کا دورہ کیا اور احباب جماعت سے ملاقاتیں کیں۔ ۳؍ مارچ کو کمالیہ گئے اور ناظم جماعت کمالیہ، محمد طیب کے سسر کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۱؍ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد نور ساہیوال میں ''تحفظ ناموسِ

رسالت صلی اللہ علیہ وسلم'' کے سلسلہ میں خطاب کیا۔ جب کہ ۲۹/ مارچ کو جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ابن سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان (ایم پی اے) کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ میں شرکت وخطاب کیا۔

سید محمد کفیل بخاری کا دورۂ کراچی:

کراچی (شفیع الرحمٰن احرار، مولانا محمد نظیف) مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' کے مدیر سید محمد کفیل بخاری ۱۶/ مارچ کو دوروزہ مختصر دورے پر کراچی پہنچے۔ ۱۶/ مارچ ۲۰۰۸ء کو سہ پہر تین بجے ''مجلس صوت الاسلام'' کے زیرِ اہتمام تاج محل ہوٹل میں ''محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس'' میں آپ نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے داعی جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے مدیران مولانا ابوہریرہ اور مولانا ابوذر نے آپ کا استقبال کیا۔ سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانیت ظلم وجور اور گمراہی کا شکار تھی۔ ہر طرف جہالت کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر بے پناہ فضل وکرم اور رحم فرمایا اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی و رسول بنا کر بھیجا۔ آپ ہی انسانیت کے حقیقی محسن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کے نور سے ظلم وجور اور جہالت وگمراہی کے اندھیرے ختم ہوئے۔ انسانیت کو شعور وآگہی اور ہدایت وصراطِ مستقیم کی نعمتیں ملیں۔

سید محمد کفیل بخاری نے ڈنمارک اور دیگر مغربی ممالک کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ناپاک حرکتوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبے کا خود تحفظ کریں گے، لیکن امتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کمینوں، لعینوں اور نام نہاد مہذب وروشن خیالوں سے اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کریں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچی محبت کا اظہار کریں۔ اس کانفرنس میں جناب حافظ حسین احمد، قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد اسعد تھانوی اور دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔

سید محمد کفیل بخاری نے نمازِ عصر خانقاہ اشرفیہ گلشن میں ادا کی اور حضرت مفتی محمد مظہر صاحب مدظلہ سے ملاقات بھی کی۔ عصر تا مغرب جناب محمد آصف کے ہاں گئے اور رات جناب محمد ارشد کے ہاں قیام کیا۔ روزنامہ ''اسلام'' کے مولانا محمد احمد اور جناب زبیر احمد ظہیر بھی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ مجلس احرار اسلام کراچی کے کارکنوں سے بھی ملاقات کی۔ مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی اور قاری علی شیر بھی موجود تھے۔

۱۷/ مارچ کو بعد نمازِ فجر جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے مہتمم حضرت مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کی۔ مولانا احتشام الحق احرار، بھائی ضیاء الرحمٰن اور راقم شفیع الرحمٰن بھی ہمراہ تھے۔

۱۱ بجے دوپہر جامعہ اسلامیہ درویشیہ (سندھی مسلم سوسائٹی) کے مہتمم حضرت مولانا حافظ لیاقت علی شاہ صاحب مدظلہ کی دعوت پر اُن کے ہاں تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا نے بہت ہی اکرام کیا۔ مدرسہ کی طرف سے شائع شدہ مختلف دینی کتب ہدیہ کیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے بعد میں جامع مسجد درویشیہ کے وسیع ہال میں طلبہ سے خطاب کیا۔ جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا نورالہدیٰ مدظلہ اور دیگر اساتذۂ کرام بھی موجود تھے۔ سندھی مسلم سوسائٹی میں ہی مولانا محمد عبداللہ صاحب کے ہاں بھی گئے۔

دینی درس گاہ جامعہ اصحاب صفہؓ گلشنِ اقبال کراچی کا دورہ فرمایا۔ جامعہ پہنچنے پر جامعہ کے بانی مہتمم نواسۂ مولانا محمد گل شیر شہیدؒ علامہ مفتی ہارون مطیع اللہ اور اُن کے رفقاء نے شاہ صاحب کا پرتپاک استقبال کیا۔ شاہ صاحب نے دینی مدارس

کے حوالے سے مختصر مگر پر مغز گفتگو فرمائی۔ مولانا محمد گل شیر شہیدؒ کے سوانح و خدمات پر چھپنے والی کتاب سمیت مختلف باہمی دلچسپی کے امور بھی زیرِ بحث آئے۔ دریں اثناء علامہ مفتی ہارون مطیع اللہ کے ساتھ اُن کی خالہ جان (صاحبزادی مولانا محمد گل شیر شہیدؒ) کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے درجات بلند ہونے کی دعا کی۔

سید محمد کفیل بخاری کا دورۂ جلال پور پیر والا:

جلال پور پیر والا (رپورٹ: محمد ابوسفیان عبداللہ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور مدیر ''نقیبِ ختم نبوت'' ملتان، سید محمد کفیل بخاری تنظیمی دورہ پر جلال پور پیر والا تشریف لائے تو مجلس احرار کے کارکنوں نے مقامی امیر قاری عبدالرحیم فاروقی نقشبندی کی قیادت میں اُن کا استقبال کیا۔ سید محمد کفیل بخاری نے جامعہ فاروقیہ صوت القرآن ٹرسٹ اسامہ کالونی میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وطن عزیز میں عدلیہ کی آزادی، ججز کی بحالی، وزیرستان وسوات میں جاری آپریشن اور پاکستان کی سیکورٹی فورسز کی طرف سے اپنے ہی ہم وطنوں کے قتل عام، مہنگائی، بے روزگاری اور بدامنی جیسے خوفناک اور سنگین مسائل آنے والی حکومت کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہیں اور پاکستان کی عوام اس کا حل چاہتی ہے۔ پریس کانفرنس میں مقامی امیر قاری عبدالرحیم فاروقی نقشبندی، قاری محمد معاذ، عبدالرحمٰن جامی نقشبندی، عبداللطیف نقشبندی کے علاوہ حافظ محمد شاہد بھی موجود تھے۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ حالیہ عام انتخابات میں عوام نے دین اور وطن دشمن قوتوں کو مسترد کر دیا ہے جو سیاسی جماعتیں ابھر کر سامنے آئی ہیں ان پر عوام نے اعتماد کیا ہے۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ پرویز مشرف کو ہر صورت واپس جانا ہے لیکن عوام کی خواہش ہے کہ وہ جانے سے پہلے اپنے مذہبی اور قومی جرائم کا حساب چکا کر جائیں۔ وہ پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ کے سب سے بڑے قومی مجرم ہیں۔ ان کی داخلی اور خارجہ پالیسیوں نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ مجلس احرار اسلام ملک بھر میں مارچ، اپریل میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کر رہی ہے۔ بعد ازاں جامعہ فاروقیہ صوت القرآن کی جامع مسجد بیت الرحیم میں خطبہ جمعۃ المبارک کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کبھی بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کے اجتماعی مفادات پامال نہیں کرنے دے گی۔ انھوں نے کہا کہ ڈنمارک نے ایک بار پھر گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کر کے عالم اسلام کے مسلمانوں کو للکارا ہے۔ ہمیں یہود و نصاریٰ کے خلاف متحد ہو کر پوری قوت کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس وقت اسلامی ممالک کے سربراہان جس مجرمانہ خاموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

انتخاب مجلس احرار اسلام لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان):

قاری ظہور رحیم عثمانی (صدر)، حافظ محمد صدیق (نائب صدر)، حافظ عبدالرحمٰن (سیکرٹری جنرل)، مولوی محمد اقبال (ناظم نشریات)

انتخاب مجلس احرار اسلام ماہڑہ (ضلع مظفر گڑھ):

جام مختار احمد (صدر)، ڈاکٹر عابد حسین (سیکرٹری جنرل)، شفیع احمد (ناظم نشریات)

مجلس شوریٰ: جام اللہ بچایا، جام فاروق احمد، جام نیاز احمد، جام قاری نصر اللہ، جام سجاد احمد، جام اصغر علی، جام محمد شفیع، جام عبدالستار، جام حاجی کریم بخش، ایم مختار احمد، ایم عبدالرحمٰن جامی، حافظ غلام حیدر

ادارہ

مسافرانِ آخرت

مولانا محمد گل شیر شہید کی صاحبزادی کا انتقال:

حضرت مولانا محمد گل شیر شہیدؒ کی صاحبزادی، حافظ حسین احمد صاحب کی ہمشیر اور جامعہ اصحابِ صفہؓ گلشن اقبال، کراچی کے بانی مہتمم علامہ مفتی ہارون مطیع اللہ کی خالہ جان مختصر علالت کے بعد ٹمن ضلع چکوال میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، سید محمد کفیل بخاری اور ڈاکٹر محمد عمر فاروق (تلہ گنگ) نے مرحومہ کے انتقال پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے لیے دعاء مغفرت اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے صبر کی دعا کی ہے۔

★ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا احمد علی سراج (کویت) کے نوجوان، معذور اور انتہائی نیک سیرت فرزند حافظ محمد احمد سراج گزشتہ دنوں ڈیرہ اسماعیل خان میں انتقال کر گئے۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے مولانا احمد علی سراج سے فون پر حضرت پیر جی مدظلہ اور جماعت کی جانب سے تعزیت کا اظہار کیا۔

★ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے قدیم رفیق جناب عبدالمجید صاحب (ڈیرہ والے) کے والد گرامی جناب عبدالرشید ۱۹/ مارچ کو انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ جامع مسجد میں ادا کی گئی جو قاری محمد قاسم نے پڑھائی۔

★ مجلس احرار اسلام وہاڑی کے رہنما جناب محمد سلطان کی اہلیہ ۲۶/ مارچ کو انتقال کر گئیں۔

★ ملتان میں ہمارے قدیمی مہربان جناب رانا عبدالواحد ایڈووکیٹ کی اہلیہ، رانا عبدالماجد کی والدہ اور جناب محمد اشرف کی ممانی صاحبہ ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء کو انتقال کر گئیں۔

★ ملتان میں ہمارے کرم فرما جناب سلیم الدین اعوان کے جواں سال فرزند محمد عامر مختصر علالت کے بعد ۱۹/ فروری ۲۰۰۸ء کو انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۲۵ سال تھی۔

★ مولانا محمد عابد کے والد عبداللطیف مرحوم (ناگڑیاں، ضلع گجرات) ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء

★ حاجی نذیر احمد مرحوم (ناگڑیاں، ضلع گجرات) ★ محمد صدیق جٹ مرحوم (ناگڑیاں، ضلع گجرات)

★ مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے سابق امیر مولانا شیخ محمود الحسن قریشی مرحوم (انتقال: ۲۲/ دسمبر ۲۰۰۷ء)

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین)

قارئین سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مجلس احرار اسلام
کے زیر اہتمام سالانہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں

جن میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
اور دیگر زعماء احرار خطاب کریں گے

11 اپریل 2008ء خطبہ جمعہ
محلّہ کھر پڑ ہٹھاڑ، قصور

مبارک مسجد کوٹ مراد خان، قصور
بعد نماز مغرب

16 اپریل 2008ء
بروز بدھ، بعد نماز عشاء
کلور کوٹ (ضلع بھکر)

17 اپریل 2008ء
جمعرات، بعد نماز عشاء
مدرسہ ختم نبوت لاہور روڈ
بورے والا (ضلع وہاڑی)

20 اپریل 2008ء
بروز اتوار، بعد نماز عشاء
جامع مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
گلی چھوہناں والی، محلّہ رسول پور میلسی

2 مئی 2008ء
قبل از نمازِ جمعہ تا عصر
مدنی مسجد، بخاری ٹاؤن
سرگودھا روڈ چنیوٹ

4 مئی 2008ء
بروز اتوار، بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69-سی، حسین سٹریٹ
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

منجانب: تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) * مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ معمورہ

بانی
سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قائم شدہ
28 نومبر 1961ء

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

الحمدللہ
مدرسہ معمورہ اپنے تعلیمی و فکری سفر پر گامزن ہے اور تسلسل کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ طلباء کے لیے مدرسہ معمورہ اور طالبات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ میں حفظ و ناظرہ قرآن، درسِ نظامی اور پرائمری و مڈل شعبوں میں تعلیم جاری ہے۔

- دارالقرآن
- دارالحدیث
- دارالمطالعہ
- دارالاقامہ

کی تعمیر میں حصہ لیں

طلباء کی درس گاہوں، رہائش، دفتر اور لائبریری کے لیے 24 کمروں پر مشتمل دو منزلہ عمارت کی تعمیر شروع کی جارہی ہے۔ لاگت فی کمرہ دولاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔ صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور نقد و سامانِ تعمیر دونوں صورتوں میں تعاون فرما کر اجر حاصل کریں۔

رابطہ
061 - 4511961
0300-6326621
majlisahrar@yahoo.com
majlisahrar@hotmail.com

ترسیلِ زر
بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان
بذریعہ آن لائن: 2-3017-010 بینک کوڈ: 0165

الداعی الی الخیر
ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری
امیر
مجلس احرار اسلام
پاکستان

Designed by
0321-6358191